4937

فہرست کتب ابواب و فصول آیات الاحکام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نثنی اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد و نصلی علی رسولہ الاحمد
نبیہ الامجد محمد ن المبعوث الی الاحمر و الاسود و علی آلہ و اہل بیتہ و صحابہ الہادین الی الرشد
بعد حمد و ثنا کے کہتا ہے مسکین ہیچمدان حبیب علی کہ مدت سے واسطے نفع برادران دینی کم علم کے
یہہ دل میں آتا تھا کہ ترجمہ تفسیر احمدی کا کہ اسمیں صرف آیات احکام کی تفسیر موافق مذہب
حنفیہ کی ہے اور نزدیک تمام عالموں کے بہت معتبر اور مقبول اور معمول ہے اردو زبان میں کیا جاوے
اور بعضی فوائد اور بہی تفاسیر کتبی مثل اکلیل اور بیضاوی اور مدارک اور موضح القرآن وغیرہ کے
تفسیر زیادہ ہوویں اور دلیلیں اصول فقہ کی اور فوائد عربیت وغیرہ کی بالکل اسمیں جمع ہوجاویں
لہذا بعد تلاش بسیار اور تفحص بیشمار کے حافظ قرآن ماحی مراسم بدع و طغیان کی متوقع مقبول
درگاہ ایزد مخلع بخلعت بلند نامی حافظ عبد العلی نگرامی کو کہ بلا واسطہ شاگرد ارشد حضرت استاد
الکل عالم فقہ و تفسیر مخترع مضامین دلپذیر منبع فضل و کمال مورد مراحم ایزد متعال ماہر حدیث
تفسیر جامع تحریر و تقریر پیرو سنت رسول محبّ آل بتول مرجع علما و فضلا رئیس الاتقیا و صلحا
سرد فتر کاملین کلیل مفسرین و محدثین موید بتائیدات ازلی ماہر برکات خفی و جلی مولانا و مقتدانا
مولوی سید انور علی صاحب ظلہ العالی علی رؤس المسترشدین کے بہ لائق اس خدمت کے پا کر تکلیف ترجمہ

اور تہذیب اس کتاب کی دی اور عرض کی کہ ترجمہ ان آیتوں کا اور بعضی فائدے موضح القرآن عزیزی سے
لکھیں اور ترتیب ان آیات کی بطور ابواب فقہ کی دین الحمد للہ کہ اونہوں نی موافق آرزو کی
اس کتاب کو آغاز سی انجام تک نہایت تہذیب و تنقیح سی تمام کیا اور بعد اسکی اس عاجز نی اول سی آخر تک
موافق آرزو مترجم کی سبقا سبقا جناب مولوی صاحب ممدوح کی پڑہا اونہوں نی بہی بخیال فرط احتیاط
فقط اپنی یاد پر تکیہ نکر کی حرف بحرف اس تفسیر کو اوسکی ماخذ سی مطابق کیا اور کچھ فائدے اور بہی
اوسپر بڑہائی جزا دی اللہ تعالے اسکی مترجم اور اسکی بانی اور اسکی درست کرنی والے اور اسپر عمل کرنی
والی کو بہتر جزا اِنَّهٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ وَهُوَ حَسْبِیْ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ⊙

كِتَابُ الْاِيْمَانِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قولہ تعالے لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ج

نیکی یہی نہین کہ منہہ کرو اپنی مشرق کیطرف یا مغرب کی لیکن نیکی وہ ہی جو کوئی ایمان لاوے
اللہ اور پچھلی دن پر اور فرشتون پر اور کتاب پر اور نبیون پر ف اس آیۃ سی ایمان مفصل معلوم
ہوا یعنی یہود کہتی تہی کہ ہم بیت المقدس کے مغرب طرف نماز پڑہتی ہین یہی نیکی ہی اور نصاری
کہتی تہی کہ ہم بیت المقدس کے مشرق طرف نماز پڑہتی ہین یہی نیکی ہی ترک ایمان ہمکو
ضرر نہین کرتا حقتعالی نی اونکی رد مین یہہ آیۃ ارشاد کی اس سی ایمان مفصل اور احکام اسلام
معلوم ہوکر یعنی خدا اللہ پر ایمان لاوے اور اوسکی شریک کسیکو نکری اور قیامت کا آنا حق جانے اور حساب
جزا کو سچ اعتقاد کری اور ایمان لاوے فرشتون پر کہ وہ مخلوق اللہ کے ہین اوسی کی حکم پر چلتی ہین

چلتی ہین مرد ہین نہ عورت اور غیر محصور ہین اونمین چار فرشتی مقرب ہین جبرئیل اور میکائیل اور
اسرافیل اور عزرائیل اور جو انبیا پر کتابین اوتری ہین سب حق ہین توریت موسیٰ پر انجیل عیسیٰ پر زبور
داؤد پر فرقان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سو صحیفہ ہین پچاس شیث پر اور تیس ادریس پر
اور دس آدم پر اور دس ابراہیم پر اور بعضون نی کہا ہی کہ آدم پر نہین اوتری ابراہیم پر اوتری
بیس صحیفہ اوتری اور حق جانا کہ سب پیغمبر بھیجی ہوئی خدا کی ہین جیسی کہ یہود فقط موسیٰ پر ایمان لائی اور نصاری
فقط عیسیٰ پر کہتی ہین اونکی بعضی حدیثون مین ایک لاکھ چوبیس ہزار اور بعضو مین دو لاکھ چوبیس ہزار آئی ہی پر بہتر
کہ اونکی عدد کو منحصر نکری بل معتقد ہو کہ جتنی شخصونکو حقتعالیٰ نی خلق مین احکام پہونچانی کی لئی
بھیجا ہی حق ہین اور لفظ نبیین کو جمع مذکر سالم لانا دلیل ہے کہ سب نبی مرد ہے عورتونمین کوئی نبی نہین ہوا
یہی قول ٹہیک ہی اور جو بعضی قائل ہین کہ چار عورتین نبی تہین حوا سارا یوجاند مان حضرت موسیٰ کی
علیہم السلام یہہ ضعیف ہے ایسی ہی لکہا ہی تفسیر احمدی مین **قوله تعالی** اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝
اللہ اوسکی سوا کسیکی بندگی نہین جیتا ہی سبکا تہامنی والا نہین پکڑتی اوسکو اونگہہ
نہ نیند اوسی کا ہی جو کچہہ آسمان اور زمین مین ہی کون ایسا ہی کہ سفارش کری اوسکی پاس
مگر اوسکی اذن سی جانتا ہی جو خلق کی روبرو ہے اور پیٹہہ پیچہی اور یہہ نہین گہیر سکتی اوسکی علم مین سی
کچہہ مگر جو وہ چاہے گنجایش ہی اوسکی کرسی مین آسمان اور زمین کو اور تہکتا نہین اونکی
تہامنی سی اور وہی ہی اوپر سب سی بڑا ۔ اس آیہ سی بارہ مسئلی معلوم ہوئی اللہ لا الہ [?]

الوہیت اور توحید حق تعالی کی الحی سی حیات ابدی القیوم سی مستقل ہونا اوسکا اور نہ محتاج غیر کا ہونا
کسی کام مین لا تاخذہ سی پاک ہونا اوسکا صفات حدوث اور نقصانات سی لہ ما فی السموات والارض سی
مالکیت اور جریان حکم اور تصرف اور بی شریک ہونا من ذا الذی سی اوسکی عظمت شان اور ہیبت
ربوبیت اور شفاعت نہونا کفار کی لیئی اور ہونا مسلمانون کی لیئی بعد حکم اللہ کی یعلم سی
کمال علم لا یحیطون سی عاجز ہونا خلق کا اوسکی علم کی دریافت سی اور دلیل اس بات پر کہ
اوسکو علم قایم بالذات ہی نہ جیسی کہ معتزلہ کہتی ہین کہ وہ عالم بلا علم ہی الا بما شاء سی
مشیت اور ارادت اوسکی وسع کرسیہ سی گہیر لینا اوسکی ملک اور قدرت کا سب چیز کو ولا
یؤدہ سی پیدا کرنا اوسکا سب اشیا کو بغیر آلات کی ہو العلی العظیم سی برتر ہونا اوسکا
سب سی اور باہر ہونا اوسکا وہم سی گویا اوسکا ترجمہ یہہ ہی ع ای برتر از خیال و قیاس و
گمان و وہم قول اوسکا وسع کرسیہ السموات والارض مراد کرسی سی علم ہی یا قدرت مجازا یا عرش یا
یا ایک جسم کبیر ہی عرش کی پاس جیسا کہ حدیث مین ہے کہ ساتون آسمان اور ساتون زمین کرسی
کی آگی مثل ایک چہلی کی ہین جنگل مین اور بڑائی عرش کی کرسی پر جیسی کی بڑائی اس جنگل کی ہی اس چہلی پر
ایسا ہی تفسیر احمدی اور بیضاوی مین ہی **قوله تعالی لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ**
لَفَسَدَتَا جو ہوتی آسمان اور زمین مین معبود بغیر خدا کی جاتی رہتی دونون یہہ آیتہ عمدہ دلیل ہے
اللہ کی توحید پر بزرگون نی اسکی بیان مین بہت کچہہ لکہا ہی اور سعد الدین تفتازانی نے
شرح عقائد نسفیہ مین بخوب وجہ اسکی شرح کی ہی جو چاہی وہان دیکہہ لی اور تکمیل مین
ہی کہ یہہ دلیل عقلی قطعی ہی اوسکی وحدانیت پر **قوله تعالی وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا**
كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ ۞ اگر ہم چاہتی تو دیتی ہر جیکو سوجہہ اپنی راہ کی لیکن ٹہیک پڑی میرے

کہی بات کہ مجکو بہرنی دوزخ جنوں سی اور آدمیون سی اکہٹی ف اس آیہ کو پوچہا گیا کہ جو چیز
بندی کو صلح ہی وہ اللہ پر [illegible] ہی یہ اس مردود ہوا قول معتزلہ کا کہ اللہ پر وجوب اصلح کی قائل
ہین اور تخصیص سی جن اور بنی آدم کی دوزخ کی لئی معلوم ہوا فرشتی اون کامون سی کہ جہنم کو پہنچاوین
معصوم ہین یہہ ہی تفسیر احمدی مین اور ملائکہ کی عصمت کا بیان آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ
تعالی **قولہ تعالی** اِن تَکفُرُوا فَاِنَّ اللہَ غَنِیٌّ عَنکُم وَلَا یَرضٰی لِعِبَادِہِ
الکُفرَ وَاِن تَشکُرُوا یَرضَہُ لَکُم ت اگر تم منکر ہوگی تو اللہ پروا نہین رکہتا
تمہاری اور پسند نہین کرتا اپنی بندونکی منکری اور اگر حق مانو گی تو وہ پسند کریگا تمہارا
ف اکلیل مین ہے کہ اس آیہ سی مستنبط ہوا کہ سب طاعات سی اللہ تعالی راضی ہی اور معصیت سے
نہین اور تفسیر احمدیہ مین ہے کہ یہہ مسئلہ علم کلام کا بڑی عقائد دینیہ مین سے ہے لیکن خیر اور شر کا جانب اللہ سے
ہونا اس آیہ سی نہین بوجہا جاتا ہی اور دلائل سی ثابت ہی معتزلہ کہتی ہین کہ خیر اللہ کی جانب سے
اور شر شیطان کی جانب سی ہی اہل سنت کہتی ہین کہ سب اوسکی مشیت اور تقدیر سی ہے
پر اوسکی امر اور رضا سی نہین اور معتزلہ قائل ہین کہ بندی اپنی افعال خالق ہین اہل سنت کہتے
ہین کہ بندونکی فعل اللہ کی مخلوق ہین طرفین سی دلائل کتب کلامیہ مین مذکور ہین اور تکبیر سے
یہہ قول اللہ کا دلیل ہی اہل سنت کی وَاللہُ خَلَقَکُم وَمَا تَعمَلُونَ یعنی اللہ نی تمکو پیدا کیا اور
تمہاری سب اعمال کو طاعت ہون یا معصیت اسمین ایک اور فائدہ ہی کہ جسطرح اللہ اعمال کا
خالق ہی ویسی ہی بندہ اعمال کا کاسب ہی نہ جیسی کہ جبریہ کہتی ہین کہ بندی کو کچہہ اختیار
نہین ہی اپنی کامونمین سب اللہ کرتا ہی اور قدریہ کہتی ہین کہ افعال مین اللہ کو ہرگز دخل نہین ہی
سب بندہ ہی سی ہوتا ہی **قولہ تعالی** وُجُوہٌ یَومَئِذٍ نَاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا
نَاظِرَۃٌ وَوُجُوہٌ یَومَئِذٍ بَاسِرَۃٌ تَظُنُّ اَن یُفعَلَ بِہَا فَاقِرَۃٌ ت کتنی منہہ اون

تازی ہین اپنی رب کی طرف دیکہتی اور کئی اوسدن اوداس ہین خیال مین ہین کہ
اون پر وہ ہوویگی جس سی کمر ٹوٹی ف تفسیر احمدی مین اس آیہ سی اہل سنت نی
تمسک کیا ہی کہ اللہ کا دیدار آخرت مین مسلمانونکو ہوگا کافرونکی نصیب مین
نہین فخر الاسلام بزدوی نی کہا ہی کہ یہہ آیت محکم ہی یعنی حق ثبوت دیدار خدا کے
واجب ہے ہر مسلمان کو کہ اوس پر اعتقاد کری اور کیفیت دیدار کہ کسطرح اور کیسی ہوگا
اوسکا علم اللہ ہی کو ہی اور دیدار بہی موافق مراتب کی ہوگا بعضی ہر صبح اور شام
دیکہین گی بعضی ہفتہ مین ایکبار بعضی مہینی مین ایکبار بعضی سال مین ایکبار بعضی فقط
ایک ہی مرتبہ **فصل** جو آیتین کہ قران شریف کی احکام مین ہین اونکا بیان نے یہہ
فصل ملائکہ کی عصمت کے بیان مین ہی اور بشر کی فضیلت کا **قولہ تعالے**
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ
وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ف کہتی ہین کہ خدا کی فرزند ہین پاک ہی اللہ اس بہتان سی بلکہ وہ
بندی نزدیکی ہین پیشی نہین کرتی اوس سی اپنی قول کی اوسکی حکم پر چلتی ہین ف خزاعہ
فرشتونکو اللہ کی بیٹیان کہتی تہی اونکی رد مین یہہ آیہ آئی اور یہی مضمون اور مقام مین بہی
ہی **قولہ تعالے** لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ وقولہ تعالے
لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ف ان آیتون سی فرشتونکی
عصمت مستنبط ہوتی ہی اور سب علما ہی اونکی عصمت پر متفق ہین اور ہاروت و ماروت
کی باب مین کہتی ہین کہ وہ دو فرشتی ہین نہ اوس سی کفر ہوا نہ کبیرہ لوگونکو سحر سکہاتی تہی اور
کہتی تہی کہ ہم تو آزمانی کو ہین تو مت کافر ہو اور ابلیس کی باب مین کہتی ہین کہ
گروہ جن تہا ہر فرشتون کی پاس ملتی سی ملائکہ مین گنا گیا اور اہل سنت بشر کو افضل

دیدار الٰہی کے ثبوت مین

بیان عصمت ملائکہ

جانتی ہین ملائکہ سی اور معتزلہ ملائکہ کو طرفین کی دلیل علم کلام مین مذکور ہی یہہ خلاصہ ہے
تفسیر احمدیکا **قولہ تعالیٰ** ان اللہ اصطفیٰ ادم و نوحا وال ابراہیم
وال عمران علی العالمین ذریۃ بعضہا من بعض ت خدا نی برگزیدہ کیا
آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم اور عمران کی آل کو تمام عالم سی وہ دونو آل ایک ہی ذریت ہین
ایک دوسری سے نکلی ہین ف صاحب اکلیل نی استدلال کیا ہی اس آیہ سی کہ سب
پیغمبر فرشتون سی افضل ہین اور تفسیر احمدی مین ہی کہ اسی سے معلوم ہوا کہ بشر فرشتون سے
افضل ہین اور مفصل یہہ ہی کہ رسول بشر کی افضل ہین رسول ملائکہ سی اور رسول
ملائکہ کی افضل ہین عامہ بشر سے اور عامہ بشر افضل ہین عامہ ملائکہ سے اور ایک مسئلہ در نکاح
کفارونکی نکاح ایسی مین درست ہین جس طرح پر اعتقاد کہتی ہون **فصل** پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی فضیلت کا اور ختم نبوت کا اور اجتہاد کا بیان ہی **قولہ تعالیٰ** واذ
اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم
رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال ءاقررتم و
اخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشہدوا وانا معکم
من الشاہدین ت اور جب لیا اللہ نی اقرار نبیونکا کہ جو کچھہ مینی تمکو دیا کتاب اور علم پھر
آوی تم پاس کوئی رسول کہ سچ بتاوی تمہاری پاس والی کو تو اوسپر ایمان لاؤگی
اور اوسکی مدد کروگی فرمایا کہ تمنی اقرار کیا اور اس شرط پر لیا میرا ذمہ بولی ہمنی اقرار
کیا فرمایا تو اب شاہد رہو اور مین بہی تمہاری ساتہہ شاہد ہون ف مدارک مین ہے
کہ ظاہر یہہ وعدہ سب نبیونسی ہی پر اونکی اولاد سی مراد ہی اور تفسیر احمدی مین ہی
کہ اس آیہ سی صریح معلوم ہوا کہ حضرت سب پیغمبرون سی افضل ہین کیونکہ اللہ نی

[illegible]

[illegible]

پیغمبرونسی میثاق لیا حضرت کی ایمان اور مدد کاری پر اور ایمان لانا نبیونکا
حضرت پر مستلزم ہی حضرت کی فضیلت کا **قوله تعالی** کُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ
أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ ت تم ہو بہتر سب امتون سی جو پیدا ہوئی ہین لوگونمین حکم کرتی ہو پسند بات پر
اور منع کرتی ہو ناپسند سی اور ایمان لاتی ہو اللہ پر ف کامل مین ہی کہ اس آیۃ سی معلوم ہوا
کہ یہہ امت اور امتون سی افضل ہی اور سب امت مین سی صحابہ افضل ہین اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سب پیغمبرونسی افضل ہین کیونکہ امت کی شرافت نبی کی شرافت سی ہوتی ہی
تفسیر احمدیمین ہی کہ فخر الاسلام بزدوی نی اس آیۃ سی استنباط کیا ہی کہ اس امت کا
اجماع حجۃ ہی اور اجماع کا بیان آگی آویگا انشاء اللہ تعالی **قوله تعالی** مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ت محمد باپ نہین کسیکا تمہاری مردون مین لیکن رسول ہی اللہ کا
اور مہر سب نبیون پر اور ہی اللہ سب چیز جانتا ف زینب بنت جحش زید بن حارثہ
کی نکاح مین تہین اور زید بن حارثہ کو حضرت بیٹا کہتی تہی جب زید نی زینب کو طلاق
دی اوسی حضرت نی نکاح کیا تہا منافق کہتی تہی کہ آپ ہی بیٹی کی جورو کو حرام کہتی ہین
اور آپ ہی اوسکو نکاح مین لاتی ہین اللہ تعالی نی اونکی رد مین فرمایا کہ محمد حقیقتمین
تم مردون مین سی کسیکا باپ نہین ہی تو زید کا باپ ہوا اور زینب اوسکی بیٹی کی جورو
کہلاوی اس آیۃ سی معلوم ہوا کہ ہماری حضرت پر نبوت تمام ہوئی بعد آپکی کوئی نبی نہوگا اور حضرت عیسی
اوترینگی آپ ہی کی شریعت پر عمل کرینگی یہہ خلاصہ ہی تفسیر احمدیکا **قوله تعالی**
إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُن

وَلَا تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا وَّلَا تُجَادِلْ
عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيمًا يَسْتَخْفُوْنَ
مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى
مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا اوتاری تجکو کتاب سچی کہ تو انصاف
کری لوگونمین جو سوجہاوی تجکو اللہ اور تو مت ہو دغابازون کی طرفسی جہگڑنی والا
اور بخشوا اللہ سی بیشک اللہ بخشنی والا مہربان ہے اور مت جہگڑ اونکی طرف سی جو اپنی جیمین
دغابازی رکہتی ہین اللہ کو خوش نہین آتا جو کوئی ہو دغاباز گنہگار چہپتی ہین لوگونسی
اور نہین چہپتی اللہ سی اور وہ اونکی ساتہہ ہی جب راتکو ٹہراتی ہین جس بات سی وہ راضی
نہین اور جو کرتی ہین اللہ کی قابو مین ہی ف موضح القرآن مین ہی کہ یہہ اول
اور آخر کی آیتون مین ذکر ہی ایک قصہ کا حضرت کی وقت مین ایک انصاری کی زرہ
آٹی مین بہری گم ہو گئی صبحکو تلاش کی تو آٹی کا خط دیکہا ایک شخص کی گہر تک اوسکا
نام طعمہ بن ابیرق تہا وہان جہاڑ لیا تو نہ پائی وہ خط آگی دیکہا ایک یہودی کی گہر تک
زید نام وہان پائی اوس یہودی نی کہا کہ مجکو طعمہ نی سپرد کی طعمہ نی کہا مین بری ہون چور
وہی ہی طعمہ کی قوم نی رات مشورت کی کہ ہم حضرت کی پاس ملکر گواہی دینگی کہ طعمہ بری ہی
تو حضرت ہماری حمایت کرینگی اور یہودی چور ٹہریگا صبح کو یہی کیا اللہ تعالی نی حضرت کو
خبردار کردیا فی الحقیقہ چور یہی تہا طعمہ اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ اس آیت مین سوای مسئلہ قضا بالحق کی صاحب
مدارک نی دو مسئلہ اور ذکر کئی ہین ایک یہہ کہ حضرت کی حق مین اجتہاد جایز ہی اور یہہ ارشاد سی
مستفید ہوا کیونکہ شیخ ابو منصور نی اوسکی معنی لکہی ہین جو الہام کری تجہہ پر بسبب حق ظاہر کرنی کی اصول منزل الیہ
اور حضرت کی اجتہاد مین اختلاف ہے بعضی جایز رکہتی ہین اور بعضی نہین ہمارا مذہب یہہ ہے کہ آپ پر مقدمہ مین

انتظار وحی کی بالعموم ہی اگر وحی آئی تو بہتر ورنہ انتظار کی بعد جسوقت کی فوت مصلحت ہو نیکا اندیشہ ہوتا اجتہاد فرماتی جو صواب ہوتا تو بہتر تہا اور جو خطا ہوتا تو آپ اوسی ٹہری نرہتی بلکہ وحی آتی جب حکم واقعی ہوتا بخلاف اور مجتہدون کی کہ وہ اپنی خطا پر ابدالدہر ٹہری رہتی ہین دوسری یہ کہ کلام معنی قائم بالذات کو کہتی ہین کہ اذ یبیتون مالا یرضی من القول تدبر کا قول نام رکہا اس مسئلہ مین بہی اختلاف ہین ہمارے اور معتزلہ کی وہ کلام نفسی کا انکار کرتی ہین اسی سی خلق قرآن کی قائل ہین اور جب آیہ سی کلام نفسی بشر مین بوجہا گیا ممکن ہوا کہ اوسکو بہی اللہ تعالی طرف نسبت کرکی وہان بہی کلام نفسی ثابت کرین اس مسئلہ کی تحقیقات کتب کلامیہ مین مذکور ہوئے ہیں

فصل معراج کی حقیقت کا بیان ہے قولہ تعالی سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ت پاک ذات ہی جو لی گیا اپنی بندہ کو راتی رات ادب والی مسجد سی پرلی مسجد تک جسمین ہمنی خوبیان رکہی ہین کہ دکہاوین اوسکو کچہ اپنی قدرت کا نمونہ وہی ہی سنتا دیکہتا ف تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیہ سی معراج بیت المقدس تک ثابت ہوئی ہی اس لئی اہل سنت کہتی ہین کہ مسجد اقصی تک معراج قطعی ہی قرآن سی ثابت ہی اور آسمان دنیا تک خبر مشہور سی ثابت ہے اور آسمانون تک احادیث سی ثابت ہی پہلی کا منکر کافر دوسری کا منکر بدعتی گمراہ تیسری کا فاسق بعضی کہتی ہین کہ معراج ربیع الاول مین ہی اور بعضی کہتی ہین کہ ربیع الاخر مین اور بعضی رمضان کے قائل ہین اور بعضی شوال کی اور صحیح یہ ہی کہ رجب کی ستائیسوین رات کو پیغمبری کی بارہوین برس مین ہجرت کی قبل اور اختلاف ہے کہ معراج خواب مین ہی یا بیداری مین بروح ہی یا بجسد صحیح یہ ہی کہ بیداری مین ہی بجسد مع روح ہی یہی اہل سنت کا

آیہ سبحان الذی سے معراج بجسم ہی ثابت ہے

اعتقاد جو فقط معراج روح کا قائل ہو یا خواب کا وہ گمراہ فاسق ہی اور حکما بالکلیہ
انکار کرتی ہین اس جہت سی کہ آسمان مین اونکی نزدیک خرق والتیام منع ہی اسکی بحث
علم کلام مین **قولہ تعالیٰ** والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غوی
وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی علمہ شدید القوی
ذو مرۃ فاستوی وھو بالافق الاعلی ثم دنی فتدلی فکان قاب
قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفواد ما رای
افتمارونہ علی ما یری ولقد راہ نزلۃ اخری عند سدرۃ
المنتہی عندھا جنۃ الماوی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی ما
زاغ البصر وما طغی لقد رای من آیات ربہ الکبری **ت**
قسم ہی تارے کی جب گری بہکا نہین تمہارا رفیق اور بی راہ نہین چلا اور نہین بولتا اپنی
چاؤ سی یہ تو حکم ہی جو پہنچتا ہی اوسکو سکہایا سخت قوتون والی نی زور آور نی پہر سیدہا
بیٹہا اور وہ تہا اونچی کنارے آسمانکی پہر نزدیک ہوا اور لٹک آیا پہر رہگیا فرق دو کمانکا
میانہ یا اس سی بہی نزدیک پہر حکم بہیجا اللہ نی اپنی بندی پر جو بہیجا جہوٹہ نہ دیکہا دل نی
جو دیکہا اب تم کیا اوسی جہگڑتی ہو اوسپر جو اوسنی دیکہا اور اوسکو اسنی دیکہا ہی ایک
دوسری اوتاری مین پرلی حد کی بیری پاس اوسی پاس ہی بہشت رہنی کی جب چہا رہا تہا اوس
بیری پر جو کچہ چہا رہا تہا بہکی نہین نگاہ اور حد سی نہین بڑہی بیشک دیکہی اپنی رب کی بڑی
نمونی **ف** اس آیۃ کی دو توجیہین ہین ایک یہ شدید القوی سی جبرئیل مراد ہین یعنی حضرت
اونکو دو مرتبہ صورت اصلی سی دیکہا ایکبار دنیا مین دوسری بار سدرۃ المنتہی مین اور دوسری
یہ کہ شدید القوی سی اللہ مراد ہی اور سب ضمیرین اوسکی طرف پہرتی ہین پہر کیف

ان آیتون سی معلوم ہوا کہ حضرت معراج مین جناب المنتہی تک تشریف لیگئی اور عرش
اور کرسی اور عجائبات دیکھی اور قوم جو قائل ہین کہ معراج بیت الاقصی تک قرآن سے
ثابت ہی اور باقی حدیث سی وہ کہتی ہین کہ اسری کی آیہ محکم ہی قطعی الدلالت
اور سورہ نجم مجمل ہے غیر قطعی الدلالت کیونکہ احتمال ہی کہ اپنی دنیا کی مکان مین جبرئیل کو
یا خدا کو سدرۃ سی دیکھا ہو اس واسطی کہ جسد کی جانی کی لئی کوئی قرینہ یہان نہین ہے
اور اسری کی آیت مین احتمال نہین ہو سکتا ہی کیونکہ وہان سب قرینی جسد کی جانی کی ہین

فصل قبر کی عذاب کا بیان ہے **قولہ تعالی** یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول
الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ ویضل اللہ الظالمین ویفعل
اللہ ما یشاء ع ت مضبوط کرتا ہی اللہ ایمان والونکو مضبوط بات سی دنیا کی
زندگی مین اور آخرت مین اور بچلا دیتا ہی اللہ بی انصافون کو اور کرتا ہی اللہ
جو چاہی **ف** موضح القرآن مین ہی کہ قبر مین جو کچھ پوچھی مضبوط بات کہی گا ٹھکانا نیک پاویگا
اور بچلی بات کہی گا خراب ہوگا اور اکلیل مین ہے کہ یہ آیہ منکر اور نکیر کی سوال مین اتری چنانچہ
بخاری اور مسلم نی تخریج کیا ہی اور تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیہ سی قبر کا سوال
اور عذاب اور تنعیم مستنبط ہوتا ہی اور یہی حدیث مین ہی کہ یہ آیہ عذاب قبر کی بیان مین ہے
قبر مین دو فرشتی آتی ہین مردہ کو زندہ کر بٹھلاتی ہین اور پوچھتی ہین کہ تیرا رب کون ہی
اور پیغمبر کون اور تیرا دین کیا ہی اگر اوسنی کہا اللہ میرا رب ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا پیغمبر
اسلام میرا دین ہی اوسکو آسائش ہوتی ہے اور یہی مطلب ہے یثبت اللہ الذین امنوا بالقول کی
اور اگر جواب نہ آیا اوسپر عذاب ہوتا ہے اوسکی طرف اشارہ ہی یضل اللہ الظالمین سے

قولہ تعالی النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا ویوم

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ ت

اگ ہی کہ دکہا دیتی ہے اونکو صبح اور شام اور جسدن اوٹہی گی قیامت داخل کرو فرعون والون کو سخت سی سخت عذاب مین **ف** موضح القرآن مین ہی کہ یہہ عالم قبر کا حال ہی کہ گور اوسکا ٹہکانا دکہایا جاتا ہے کہ قیامت کو اوسمین پہنچیگا اور مومن کو بہشت اور اکلیل مین سے عجایب کرامتی سی کہ اس آیہ مین پہلی دلیل ہی قبر کی عذاب پر کیونکہ معطوف غیر ہے معطوف علیہ کا تفسیر احمدیہ مین ہے کہ اس آیہ سی اہل سنت نی قبر کا عذاب ثابت کیا ہی کا فرون کے لئی علم کلام مین اور تفاسیرون مین اسکی تصریح ہی پر مسلمان جو نیک ہین اونسی فقط سوال ہو گا اور جو فاسق ہین اگر وہ جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات یا شہید مری ہین تو نیک مسلمان کی حکم مین ہین اور جو ایسی بہی نہین ہین اونکو اللہ چاہی بخشی یا چاہی عذاب کری پر عذاب اوسی ہی موقوف رہتا ہی اوسدن کہ وہ برکت والا ہی جیسی جمعہ یا رمضان کا مہینا یا عاشورا کا دن اور اس آیہ مین دلیل ہی کہ نفس باقی رہتا ہی **فصل** صور کی پہونکنی کا اور بعث کا اور وزن اعمال کا بیان ہے **قوله تعالی** وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

ت اور پہونکا گیا نرسنگہا پہر بیہوش ہو گرا جو کوئی ہی آسمانون مین اور زمین مین مگر جسکو اللہ نی چاہا پہر پہونکا گیا دوسری بار پہر تبہی وہ کہڑی ہو گئی دیکہتی اور چمکی زمین اپنی رب کے نور سی اور لا دہرا دفتر اور حاضر ائی پیغمبر اور گواہ اور فیصلہ ہوا اونمین انصاف سی اور اون پر ظلم نہ ہوگا **ف** ایکبار نفخ سی ہی عالم کی فنا کا دوسرا زندہ ہونیکا

بے تمیز ہو رہتی کا بعد حشر کی جو بہا خبر دار ہو لی گا اسکی بعد اللہ کی سامنی حاضر ہو جاوینگے تحریر
احمدیہ مین ہی اکہ یہ آیہ جامع ہی تینون مسئلہ کی صاحب مدارک نی بیان کیا ہی نفخہ تین ہونگی ایک نفخۂ فزع
جو مذکور ہی سورہ نمل مین دوسرا نفخۂ موت کا تیسرا نفخۂ بعث کا یہ دونون آیتون مین مذکور ہین نفخۂ
موت مین سب آدمی اور جنی اور طیور اور فرشتی مرجاوینگی مگر جسکو اللہ چاہی کہ وہ جبرئیل اور
میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل ہین بعضی نی کہا وہ اوٹہانے والے عرش کی ہین بعضون
کہا کہ رضوان اور مالک اور ملائکہ ماتحت ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ وہ چیزین ہین جو آمادہ کی گئی ہین
واسطی ثواب یا عذاب کے جیسی حوران جنت اور سانپ بچہو دوزخ کی اور بعضون نے کہا شہید ہین
بعد اسکی عزرائیل کو حکم ہوگا کہ کیا نے تو میرا قول کل نفس ذائقۃ الموت نہین سنا پہر
وہ بہی مر جاویگا پہر زندہ کریگا اللہ تعالی اسرافیل کو پہر میکائیل کو پہر جبرئیل کو پہر عزرائیل کو
پہر سب آوینگی براق لیکر حضرت کی قبر کی پاس مکان انکی قبر کا بہول جاوینگی آواز دینگی بار بار
بلند سی پکارینگی پس آپ جواب دینگی مگر اسرافیل کو اور قبر سی نکلینگے اور براق پر سوار ہو
پہر اسرافیل کو دوسری نفخ کا کہ وہ نفخۂ ثانی کا ہی حکم ہوگا اور ان دونو نفخو کے بیچ مین چالیس
برس کا فاصلہ ہوگا پس نرم ہو جاوینگی سب کی ہڈیان اور ریزہ ریزہ ہونگی اور بہی اس نفخہ سی
کہل جاوینگی آسمان کی دروازی اور پہاڑ اور زمین کو زلزلہ ہوگا اور زمین نکالیگی اپنی پیٹ سی
مردی اور خزانی اور سب قبرون سی اوٹہینگی اور جمع ہونگی سب کا منہ اوسکا آئینہ ہین حق
اعتقاد انکا واجب منکر انکا کافر اور وہ صحیفے کہ جنمین فرشتون نی اعمال آدمیونکی
وقت بلوغ سی موت تک لکہی ہین اور ہر سال کی ساتہ سو مین صحیفہ ہوتی ہین نیکی
بدی کا نامہ ایک پلہ مین اور نیکی کا دوسری پلہ مین رکہکر تولینگے جسکا نیکی کا پلہ بہاری
ہوگا اوسکو بخشش ہوگی اور جسکا ہلکا ہوگا اوسکو رنج ہوگا اس سی ثابت ہوا کہ میزان ہی حق

فصل شفاعت کا بیان ہے **قوله تعالى** كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا
أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۝ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ
فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝
وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ حَتَّى أَتَانَا
الْيَقِينُ ۝ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ۝ **ت** ہر جی اپنی کئی مین پہنسا ہے
مگر داہنی والی باغون مین ہین ملکر پوچھتی ہین گنہگارونکا احوال تم کاہی سی گئی دوزخ مین
وہ بولی ہم نہی تھی نماز پڑہتی اور نہی کہلاتی محتاج کو اور تھی بات مین دہنستی ہنسانے
والون کی اور تھی جھٹلاتی انصاف کے دن کو جبتک آپہنچی ہم پر یقین آنی والی کام نہ آئی
اونکو سفارش سفارش کرنی والون کی **ف** اس آیۃ سی معلوم ہوا کہ کفار کو
فروع کی ترک کرنی سی عذاب ہوگا اور اونکو ایمان اور معاملات اور عقوبات کا خطاب
ہوتا ہی اور عبادات کا آخرت کی حق مین خطاب ہی بالاتفاق پر دنیا کی حق مین اختلاف ہے
شافعیہ اسکی قائل ہین حنفیہ نہین اور فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ سی پوچھا گیا
کہ اہل کبائر مومنو کی لئی پیغمبرون اور صالحون کی شفاعت نفع کریگی معتزلہ کہتی ہین
اہل کبائر کی لئی شفاعت نہوگی طرفین کی دلیلین علم کلام مین ہین **فصل** اعراف حق ہے
قوله تعالى وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا
بِسِيمَاهُمْ **ت** اور دونون کی بیچ مین ایک پردا ہے اور اوسکی سری پر کئی مرد ہین کہ پہچانتی
ہین ہر ایک کو اوسکی نشان سے **ف** لوگون نی اختلاف کیا ہی اعراف حق ہی ہمارے
نزدیک حنفیہ کی اعراف حق ہی موضح القرآن مین ہے کہ جنت اور دوزخ کے بیچ مین دیوار ہی
اوسکی سری پر مرد ہین نجات والے جو حساب سی فارغ ہین بہشتی اور دوزخی کو پہچان کر

جنت والونکو خوشخبری کہین گی سلامتی کی یہ ابہی امیدوار ہین خوشخبری سنکر خوش ہو نگی
تفسیر احمدی مین اور اکلیل مین اہل اعراف کو کئی قول سی ثابت کیا ہی حذیفہ کی روایت مین
وہ قوم ہین جو نیکی اور بدی اونکی برابر ہی اور اور روایت سی وہ لوگ ہین جو اللہ کی راہ مین
شہید ہوئی ہین پر ماباپ کی نافرمانی کی ہی یا وہ لوگ ہین جو ماباپ کی بغیر اذن باہر
نکلی ہین علم پڑہنی کو پہر وہ ایک مدت تک جنت مین نجاوین گی بسبب عقوق کی یا مسلمان
جن ہین یا وہ لوگ ہین جن پر دین غالب ہی یا غرور والی ہین تفسیر احمدی مین جمالی سی لکہا ہی
کہ وہ وہ لوگ ہین جو پیغمبرونکی فترہ مین مری ہین یا مشرکون کی لڑکی اور قاضی سی نقل کیا ہی
کہ وہ موحد ونکا گروہ ہی جنہون نی عمل مین کوتاہی کی ہی یا وہ لوگ ہین جو درجہ بلند رکہتی
ہین مثل پیغمبرون اور شہیدون اور علما کی اور حسینی مین ہی شعبی سی کہ وہ عباس اور حمزہ اور علی
اور جعفر طیار ہین بہرحال اعراف کا ہونا حق ہی منافق کی سوا کسیکو اوسمین شک نہین

فصل کفار اور مومنون کی اولاد کی حکم کا بیان ہی **قولہ تعالی** وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ
عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ **ت** جو یقین لائی اور اونکی راہ
چلی اونکی اولاد ایمان سی پہچا دیا ہمنی اون تک اونکی اولاد کو اور گہٹایا نہین اونسی
اونکا کیا کچہہ ہر آدمی اپنی کمائی مین پہنسا ہی **ف** اکلیل مین ہی کہ اس آیہ سی معلوم ہوا
کہ مسلمانونکی لڑکی اپنی ماباپ کے ساتہ جنت مین ہونگی اونکی درجو مین اگرچہ عمل نہین کیا
تفسیر احمدی مین ہی کہ مسلمانونکی لڑکی مسلمان ہین اور کافرونکے لڑکی کافر ہین دنیا کی احکام
مین بالاتفاق پر آخرت کی احکام مین اختلاف ہی اکثر کہتی ہین کہ اپنی باپون کے پیرو ہونگی
خواہ مسلمانون کے لڑکی ہون خواہ مشرکون کی اور بعضون نی کہا ہی کہ مشرکون کی لڑکی

لڑکی دوزخ مین نجاوینگی کیونکہ اللہ عذاب نہین کرتا بیگناہ پر اور بعضون نی کہا ہی
کہ مسلمانون کی خادم ہونگی جنت مین اور بعضون نی کہا ہی کہ سب لڑکی اور دیوانی
نہ جنت مین جاوینگی نہ دوزخ مین **فصل** صراط کی بیان مین **قولہ تعالیٰ** وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا
وَارِدُھَا کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ
فِیْھَا جِثِیًّا **ف** اور کوئی نہین تم مین پہنچیگا اوس پر ہو چکا تیری رب پر ضرور مقرر
پہر بچاوینگے ہم انکو جو ڈرتی رہی اور چہوڑ دینگی گنہگارون کو اوسمین اوندہی گری
ف اکلیل مین ہی کہ جمہور ورود کی معنی دخول کہتی ہین خطاب ہی سارے عالم سی کیا مومن
کیا کافر تفسیر احمدی مین ہی زاہد کہ جب آیہ وَاِنَّ جَھَنَّمَ لَمَوْعِدُھُمْ اَجْمَعِیْنَ اوتری حضرت
صلعم اور عائشہ اور فاطمہ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم مقبرہ بقیع غرقد مین
جاکر بہت روے وہان یہ آیہ آئی زیادہ افسوس اور رنج ہوا پہر انکی تسلی کی لئی اس آیہ مین ڈر
والونکی نجات کا بیان فرمایا پہر کشاف سی نقل کیا ہی کہ ورود سی یا دخول مراد ہے
جیسی کہ جابر بن عبداللہ سی مروی ہے کہ حضرت نی فرمایا کوئی بہلا اور برا نہوگا کہ دوزخ مین نجاویگا
پر مسلمانون پر برد وسلام ہوگی جیسی ابراہیم پر ہوئی اور یہہ اُولٰئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ
کی منافی نہین ہی کیونکہ بعد سی مراد یہہ ہی کہ عذاب سی بعید رہین یا یہ نار سی مراد ہے
کہ دنیا مین انکی بدن مین تپ ہوتی تہی جیسی مجاہد سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ تپ حصہ
نار سی ہر مومن کو یا مراد ہی صراط ممدود پر جانا یہ ابن مسعود اور حسن اور قتادہ سے
روایت ہے خلاصہ یہ کہ اس آیہ سے صراط پر گذرنا بوجہا گیا اور صراط ایک پل ہے
دوزخ کی پیٹہہ پر کہنچا ہوا جنت کی سے نیچے بال سے باریک تلوار سے تیز جو شرک سی بچا ہے وہ
اوس سے نجات پاویگا اور جنت مین جاویگا جو کافر ہوگا اوس سے پہسل کر دوزخ مین گریگا

فصل حوض کوثر کا بیان ہی **قوله تعالیٰ** اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ فَصَلِّ
لِرَبِّكَ وَانْحَرْؕ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۠ **ف** ہمنی دی تجکو کوثر سو نماز پڑہ
اپنی رب کی آگی اور قربانی کر بیشک جو بیری ہی تیرا وہی رہا پیچہا کٹا **ف** موضح القرآن
اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ کوثر نام ہی ایک نہر کا بہشت مین اوسکا پانی دودہ سی سفید
اور شہد سی میٹہا اور برف سی ٹہنڈا اور مکہن سی نرم دو نو کرانہ اوسکی زبرجد کی
اور خوشبوتر مشک سی اور اوسپر خیمین ہین یاقوت اور زبرجد اور موتی کی اور
اوسپر سبز جانور ہین جو کوئی ایکبار پی سلدہی پیاس نہ لگی اوسکا پانی ایک حوض مین
بہرتا ہی محشر مین وہ پرنالی کرتی ہین ایک سونی کا ایک روپی کا حوض جو عرض مین دو مہینی
کی راہ چار طرف برابری اوسکی ایک فرش ہی تختو لسی روپی اور سونیکی اور کنارہی پر لگی
ہین یک ایک موتی کی اندر سی خالی حوض مین آبخوری تیرتی ہین سونی روپی کی جتنی
آسمان کی تاری حضرت اور اونکی یار وہان کہڑی ہین امت پہنچی جاتی ہی جو وہان جا پہنچا اوسکا
پانی پیا پہر ساری مدت محشر کی پیاس نہ لگی : اور اپنی گروہ مین جا ملا امن مین آیا جو نہ پہنچا
اوسپر افسوس ہی قربانی حضرت پر ضرور تہی اور امت مین مالدار پر ہی اور کافر کہتی تہی
اس شخص کے بیٹا نہین زندگی تک اسکا نام ہی پیچہی کون نام لیگا سو اونکا نام روشن ہی
قیامت تک اوس کافر کو کوئی نہین جانتا فصل باس کا ایمان قبول نہونا **قوله تعالیٰ**
اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ
مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِۚ
حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا

وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ط اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ **ف** توبہ قبول کرنی اللہ کو ضرور سوا اونکی جو عمل کرتی ہین
برا نادانی سے پہر توبہ کرتی ہین شتاب سی تو اونکو اللہ معاف کرتا ہی
اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا اور اونکی توبہ نہین جو کرتی جاتی ہین برے
کام جب تک سامنی آئی کسیکو موت کہنی لگا مینی توبہ کی اب اور نہ اونکو
جو مرتی ہین کفر مین اونکی واسطی ہمنی طیار رکہی دکہہ کی مار **ف** اکلیل مین ہی
کہ ان دونون آیتون مین بیان اسکا ہی کہ جب تک آدمی موت کی غرغرہ کو نہ پہنچی
اور ملائکہ کو نہ دیکہی توبہ قبول ہوتی ہی پہر جب یہ وقت آیا نہ توبہ قبول ہی نہ
ایمان اور تفسیر احمدی مین ہی امام زاہدی سی کہ یاس کی وقت کافر کا ایمان بالاتفاق
مقبول نہین پر عاصی کی توبہ اگر اللہ چاہی تو قبول کری یہی ہی مذہب اہل سنت کا
اور یہ جو مشہور ہی کہ اعتبار ایمان اور کفر کا خاتمہ پر ہی سو یہ یاس کی راہ سی نہین ہے
بلکہ آدمی بسبب پی در پی ہونی سختیون کی اوسوقت اختیار کرتا ہی کفر کو اور جاری
کرتا ہی اپنی زبان پر یا اعتقاد کرتا ہی اپنی دلمین اون چیزونکو کہ سلب کرتی ہین ایمان کو
اور اسی معلوم ہوا کہ فرعون کا ایمان بہی ڈوبتی وقت مقبول نہین ہوا اس لئی
کہ توبہ کافر کی وقت یاس کی قبول نہین ہوتی صوفیہ مین سی بعضی فرعون کی قبول
ایمان کی قائل ہین اور بعضی علماء متاخرین ہی اونکی پیرو ہین پر علماء راسخین نی اونکی
سرشکنی کی ہی اس مختصر مین اوسکی گنجایش نہین **فصل** مشرک کی بخشی نجانی کا
بیان ہی **قولہ تعالی** اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝

ف تحقیق اللہ نہیں بخشتا ہے یہ کہ اوسکا شریک پکڑیے اور بخشتا ہے اسکے نیچے جسکو چاہے اور جسنے شریک ٹہرایا اللہ کا اوسنے بڑا طوفان باندہا ف مدارک مین ہے کہ حضرت علی فرماتے ہین کہ سارے قرآن مین مجکو یہ آیۃ بہت محبوب ہے اور معنی اس آیۃ کے یہ ہین کہ جوکوئی شرک پر مرا اوسکی بخشش نہین اور جو گنہگار گناہ اوسکے کبیرہ ہون یا صغیرہ اللہ چاہے تو بخشدے اور تفسیر احمدی مین ہے کہ یہ مضمون اسی سورہ مین دو مقام مین ہے ایک یہ جو مذکور ہوا دوسرا وَمَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا پہلے کا شان نزول معلوم نہین دوسرے کا یہ ہے کہ ایک پیر نے حضرت کے پاس آکر عرض کی کہ مین گناہون مین ڈوبا ہون مگر جب سے اللہ کو پہچانا اور اوسکا ایمان لایا شرک نہین کیا اور سوا اوسکے کسیکو معبود نہین پکڑا اور گناہ جرأت سے نہین کیا اور اللہ کو عاجز نہین سمجہا اب مین نادم ہون اور تائب میرا حال کیا ہوگا یہ آیۃ آئی ان دونو سے معلوم ہوا کہ شرک بغیر توبہ کے مغفور نہین اور اوسکے سوا اور گناہون پر چاہے عذاب کرے اور چاہے بخشے اور جو شرک اور گناہون سے توبہ کرے وہ مغفور ہے یہ ہے مذہب اہل سنت کا

فصل اولی الامر کی اطاعت کا بیان ہے

قَوْلُہٗ تَعَالٰی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ف اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم رسول کا اور جو اختیار والے ہین تم مین پہر اگر جہگڑ پڑو کسی چیز مین تو اوسکو رجوع کرو طرف اللہ کے اور رسول کے اگر یقین رکہتے ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر

[حاشیہ: [illegible]]

یہہ خوب ہی اور بہتر تحقیق کرنا ہی ف موضح القرآن مین ہی کہ اختیار والی بادشاہ
اور قاضی اور جو کسی کام پہ مقرر ہوا اوسکی حکم پر چلنا ضرور ہی جبتک وہ خلاف خدا
اور رسول کی حکم نکری اگر صریح خلاف کری تو وہ حکم نہ مانی اگر دو مسلمان جھگڑین ایک
نی کہا چل شرع مین رجوع کرین دوسری نی کہا مین شرع نہین سمجھتا یا مجھی شرع سی کام نہین وہ بیشک
کافر ہوا اور تفسیر احمدی مین ہی کہ اولی الامر سی مسلمانونکی امرا اور خلفا مراد ہین یا سرایا کے
امرا اور بعضون کی نزدیک علما ہین اور حق یہہ ہی کہ اولی الامر وہ ہین کہ جو حکم رکھتا ہو
امام یا امیر بادشاہ یا حاکم عالم یا مجتہد قاضی یا مفتی اور جاننا چاہیی کہ خلافت کاملہ
حضرت علی پر ختم ہوئی بخلاف خلافت ناقصہ کی کہ وہ باقی تہی اور خلفاء عباسیہ مین
بہی تہی اور امامت شرطونکی کم ہونی سی اس زمانی مین جاتی رہی کیونکہ اونکی شرط یہہ ہی
کہ امام قریشی ہو وہ بالفعل اکثر مقامات مین پایا نہین جاتا پر سلطنت اور امارت باقی ہی
اونکی اتباع ہمین اولی الامر ہونی کی سبب سے چاہیی نہ اس اعتبار سی کہ وہ خلیفہ
اور امام ہین **فصل** حجت اجماع اور اوسکی فضیلت کا بیان ہی **قوله تعالیٰ**
وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ
وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۞ ت اسیطرح کیا ہمنی تمکو امت معتدل
کہ تم ہو بتانی والی لوگون پر اور رسول ہو تم پر بتانی والا ف اکلیل مین ہی
کہ آیہ سی اس امت کی فضیلت سب امتون پر اور حجت ہونا اس امت کی اجماع کا
مستنبط ہوا **قوله تعالیٰ** وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ
وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۞ ت اور جو کوئی مخالفت کری

رسول سی جب کہل چکی اوسپر راہ کی بات اور چلی سب مسلمانونکی راہ سی سوای ہم اوسکو حوالی
کرین وہی طرف جو اوسنی پکڑی اور ڈالین اوسکو دوزخمین اور بہت بری جگہ پہنچا
ف موضح القرآن مین ہی کہ رسول نی فرمایا کہ اللہ کا ہاتہہ ہی مسلمانونکی جماعت پر
جسنی جدی راہ پکڑی وہ جا پڑا دوزخ مین جس بات پر امت کا اجماع ہوا وہی اللہ کی
مرضی ہی اور منکر ہو تو دوزخی ہی اور تفسیر احمدیمین ہی کہ اس آیہ سی معلوم ہوا کہ اجماع
بہی مثل کتاب اور سنت کی حجہ قطعی ہی منکر...... اوسکا کافر اجماع وہی وہ
ہین کہ مجتہد ہون اور فسق اور ہوا سی رکہتی ہون بعضون نی کہا صحابہ کی سوا اور کسیکا
اجماع نہین ہی اور بعضون نی کہا رسول کی عترۃ کی سوا اور کسیکا نہین اور بعضی
اہل مدینہ پر منحصر رکہتی ہین اسمین کلام بہت اصول فقہ مین مذکور ہی فصل قیاس
کا بیان ہی قولہ تعالی هُوَ الَّذِيٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا
وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ
حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ
بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝
وہی ہی جسنی نکال دئی جو منکر ہین کتاب والون مین سی اونکی گہر وسنی پہلی ہی بہیر ہو
تم نہ اٹکلتی تہی کہ وہ نکلین گی اور وہ خیال رکہتی تہی کہ اونکا بچاؤ ہی اونکی قلعی اللہ
کا ہاتہہ سی پہر پہنچا اون پر اللہ جہاں سی اونکو خیال نہتہا اور ڈالی اونکی دلمین دہاک
اوجاڑنی لگی اپنی گہر اپنی ہاتہون اور مسلمانونکی ہاتہو سے دہشت مانو ای انکہہ والو
ف تفسیر مین ہی کہ اس آیہ سی دلیل پکڑی ہی قیاس کی حجیت ہونی پر اور اسمیں

اسپر کہ قیاس مجتہد ونکو فرض کفایہ ہی کیونکہ اعتبار کہتی ہین ایک خبر کو ایک خبر پر قیاس کرنیکو **فصل** ازواج کی مناقب کا بیان ہی **قولہ تعالی** یَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۝ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝ **ف** ای نبی کے عورتون تم نہین ہو جیسی ہر کوئی عورتین اگر تم ڈر رکھو سو تم دبا کر نکہو بات پہر لالچ کری کوئی جسکی دلمین روگ ہی اور کہو بات معقول اور قرار پکڑو اپنی گہر وکمین اور نکہاتی پہرو جیسا دکہانا دستور تہا پہلی وقت نادانی کی اور کہڑی رکہو نماز اور دیتی ہو زکوۃ اور اطاعت مین رہو اللہ کی اور اوسکی رسول کی اللہ یہی چاہتا ہی دور کری تم سی گندی باتین اس کہر والو اور ستہرا کری تمکو ایک ستہرائی سی **ف**

المنزل مین ہی کہ ظاہر آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی ازواج عورتون سی مطلقاً افضل ہین حتی کہ مریم اور حضرت کی لڑکیون سی ابہی تفسیر احمدیہ مین ہی کہ اہل سنت کہتی ہین کہ عائشہ افضل ہین فاطمہ سی پر اور ازواج کو حضرت فاطمہ پر فضل نہین اور اوسکی حاشیہ منہیہ مین ہی کہ سوای عائشہ اور خدیجہ کی اور ازواج کا فضل حضرت فاطمہ پر علما مین معہود نہین اور محققین اہل سنت کہتی ہین کہ خدیجہ سب ازواج سی افضل ہین پہر تفسیر احمدیہ مین لکہا ہی کہ یہ آیہ حضرت کی ازواج اور اہل بیت کی فضل مین ہی اہل بیت کی مراد مین اختلاف ہی عکرمہ سی روایت ہی کہ حضرت کی ازواج مراد ہین اور یہ جمہور کا مذہب

اور عائشہ اور ام سلمہ اور ابی سعید خدری اور انس بن مالک سی روایت ہی کہ فاطمہ اور علی اور حسنین رضی اللہ عنہم مراد ہین اور منصور ماتریدی سی نقل ہی کہ یہ آیۃ عام ہے آپکی سب ازواج اور اولاد کو کسی پر مخصوص نہین **فصل** صحابہ کی فضل کا بیان ہے

قولہ تعالے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا ط سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِہِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ج کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِہِمُ الْکُفَّارَ ط وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْہُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝ محمد رسول اللہ کا ہے اور جو لوگ اوسکی ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو دیکھی اونکو رکوع مین اور سجدی مین ڈھونڈتی ہین اللہ کا فضل اور اوسکی خوشی پانا اونکا اونکی منھہ پر ہے سجدی کی اثر سی یہہ کہاوت ہی اونکی توریت مین اور کہاوت اونکی انجیل مین جیسی کہیتی نی نکالا اپنا پٹھا پھر اوسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کہڑا ہوا اپنی نال پر خوش لگتا ہے کہیتی والی کو تا جلاوی ان سی جی کافرون کا وعدہ دیا ہی اللہ نی اونمین سی جو یقین لائے ہین اور کئی ہین بہلی کام معافی کا اور بڑی نیک کا **ف** تفسیر احمدی مین ہے کہ اگرچہ یہ آیۃ ساری صحابہ کی فضائل مین نص ہی کسیکو تخصیص نہین مفسرون نی خلفاء اربعہ کے خصوصیت کا اشارہ کیا ہی وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ سی حضرت ابوبکر صدیق اور اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ سی حضرت عمر اور رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ سی عثمان ذو النورین اور رُکَّعًا سُجَّدًا سی حضرت علی مرتضی مراد ہین اور لِیَغِیْظَ بِہِمُ الْکُفَّارَ سی اشارہ ہی کہ بعض

بیان فضیلت صحابہ [illegible]

مبغض اونکا کافر ہی صحابہ کی فضائل قرآن مین بیشمار آئی ہین یہ اسمین خلفاء اربعہ کا
ذکر ترتیب سی تہا اس لئی اس آیت کی تفسیر اختیار کی سورۂ حج مین ہے اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ
فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ الآیہ مفسرون نی کہا ہی کہ اس سی مراد خلفاء اربعہ
ہین سورہ نور مین فرمایا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ الآیہ خلفاء اربعہ اس
سی مراد ہین ساری صحابہ قرآن اور حدیث مین ممدوح ہین سبکا ذکر بخیر چاہیئی اور جو
اور اتقیا اور اولیا اور صلحا کو ثواب کی امید ہی اوسی زیادہ صحابہ کو ہی رضی اللہ عنہم
اجمعین **فصل** شیخین کی خلافت کا بیان ہے **قولہ تعالے** قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ
سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ تُقَاتِلُوْنَھُمْ اَوْ یُسْلِمُوْنَ فَاِنْ
تُطِیْعُوْا یُؤْتِکُمُ اللّٰہُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا کَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ یُعَذِّبْکُمْ
عَذَابًا اَلِیْمًا **ت** کہدی پیچہی رہگئی گنوارونکو آگی تمکو بلاوین گی ایک لوگون
بڑی سخت لڑنی والی تم اونسی لڑوگی یا وہ مسلمان ہونگی پہر اگر حکم مانوگی دیگا تمکو اللہ
نیک اچہا اور اگر پلٹ جاؤگی جیسی پلٹ گئی پہلی بار دیگا تمکو ایک دکہہ کی مار **ف**
مخلفین سی مراد غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم وغیرہ ہین اور اولی باس شدید سی مراد
بنی حنیفہ ہین مسیلمہ کذاب کی قوم اور جو مرتد ہوئی حضرت کی بعد اس صورت مین دو باتین نکلی
ایک یہ کہ عرب کی مشرکون و مرتدون سی جزیہ مقبول نہین ہی مگر اسلام ہی یا سیف
بخلاف اہل کتاب کی اور عجم والی مشرک کہ اونسی جزیہ مقبول ہی دوسری حضرت ابوبکر صدیق
کی خلافت کیونکہ سوای ونکی اوسوقت مین اور داعی نتہا اور بعضون نی کہا ہی اولی باس
شدید سی مراد فارس و روم ہین اس صورت مین فقط حضرت عمر کی خلافت پر دلالت ہے کیونکہ اوسوقت مین
فقط داعی وہی تہی **فصل** یہ بیان اوسکا ہی کہ بہتر فرقون مین سی ایک جنتی ہی اور باقی دوزخی

قولہ تعالی وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ **ت** اور کہا یہ
راہ ہی میری سیدہی سو اسپر چلو اور مت چلو کئی راہین پہر تمکو ہٹا دینگی اوسکی راہ
یہ کہہ دیا ہی تمکو شاید تم بچتی رہو **ف** اگرچہ ظاہر آیۃ سی فرق متعددہ کی اثبات کا
کوئی دلیل نہین ہی پر مدارک مین ہی کہ حضرت نی ایک خط سیدہا کہینچا اور فرمایا یہ راہ
سیدہی ہی اس پر چلو پہر اوس خط کی طرف چہہ خط کہینچی اور فرمایا یہ اور راہین ہین ہر راہ
مین شیطان اپنی طرف کہینچتا ہی اوس سی بچو اور یہ آیۃ پڑہی پہر چہہ راہون کی بارہ بارہ راہین ہوئین
تو بہتر فرقی ہوئی اور حدیث مین ہی کہ میری اُمت تہتر گروہ ہوگی اونمین سی ایک نجات
پاویگا اور سب ہلاک ہوینگی اگرچہ ہر کوئی آپکو ناجی جانتا پر تحقیق وہی ہی جو صحابہ اور تابعین
اور سلف صالحین کی پیرو ہون ابن عباس سی ہی کہ جسمین دس خصلتین ہون وہ ناجی ہی تفضیل
الشیخین و توقیر الختنین و تعظیم القبلتین و الصلوٰۃ علی الجنازتین و الصلوٰۃ خلف الامامین و ترک
الخروج علی الامامین و المسح علی الخفین و القول بالتقدیرین و الامساک عن الشہادتین اور
الفریضتین یعنی ابوبکر اور عمر کو افضل جانتا اور عثمان اور علی کی توقیر کرنی بیت المقدس اور
کعبہ کی تعظیم کرنی فاسق اور صالح کی جنازہ پر نماز پڑہنی فاسق اور صالح کی پیچہی نماز پڑہنی
پادشاہ جابر یا عادل سی خروج نکرنا دونو موزہ پر سفر اور حضر مین مسح کرنا خیر اور شر کو تقدیر
اللہ سی جانتا کسیکو جنتی اور دوزخی بعینہ نکہنا پر جنکو بشارت جنت کی ہی جیسی عشرۂ مبشرہ
اور حضرت سبطین اور غیر اونکی بلکہ یون کہا جاہیی کہ سب مسلمان بہشت پاوینگی اور
کافر دوزخ مین جاوینگی اور نماز فریضہ اور زکوٰۃ کو ادا کرنا یہ خلاصہ ہی تفسیر احمدی کا اور
مزید تفصیل اکثر رسالون مین مندرجہ وہی طول کی باعث یہان ذکر نکیا مثل میثاق کی حقیقت کا

حقیقتکا بیان ہی قولہ تعالیٰ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ
ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ
وَكُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ ت
جسوقت نکالی تیری رب آدم کی بیٹوں کی ..... پیٹہ مین سی اونکی اولاد
اور اقرار کروایا اونسی اونکی جان پر کیا مین نہین ہون رب تمہارا بولی البتہ ہم قائل ہین
کبہی کہو قیامت کے دن ہمکو اسکی خبر نتہی یا کہو کہ شرک تو نکالا ہمارے باپ دادون نی پہلی
ہم ہوئی اولاد اونکی پیچہی تو ہمکو کیون ہلاک کرتا ہی ایک کام پر کہ کیا خطا والون نی
ف تفسیر احمدی مین ہی کہ ابن عباس نی کہا ہی کہ اللہ نی آدم کی پیٹہ سی اوسکی اولاد کو ظاہر
کرکی دکہلایا چیونٹی کی شکل مین اور اونکو عقل دی اور فرمایا یہ تیری اولاد ہین انسی عہد لیتا ہون
اپنی عبادتکا اور یہ جنت کی جانی سی پہلی ہوا تہی اور طائف کی بیچ مین اور بعضون نے
کہا ہی کہ جنت سی اوترنی کی بعد اور بعضون نی کہا کہ جنت مین خلاصہ یہ کہ سب نے میثاق لیا
اور سبہون نی جواب دیا جو دنیا مین اوسکا ایمان لایا اپنی اقرار مین ثابت رہا اوسکو ثواب ملیگا
ایفائی عہد سے اور جو کافر ہوا دنیا مین اوسنی خلاف کیا اوسپر عذاب ہوگا اور بعضون نے
کہا کہ جب اللہ نی الست بربکم فرمایا چار صفین ہوئین پہلی صف نی زبان اور دل سے
اقرار کیا وہ وہ لوگ ہین کہ جنکی ولادت اور موت دونو سعادت پر ہوئی جیسی حضرت علیؓ اور رفقا
دوسری صف نے فقط دل سی اقرار کیا وہ وہ لوگ ہین جنکی فقط موت سعادت پر ہوئی جیسی حضرت
ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ تیسری صف نے فقط زبان سی اقرار کیا وہ وہ لوگ ہین کہ جو پیدائش مین
سعید ہوئی اور مرنی پر شقی ہوئی جیسی ابلیس اور بلعم باعور چوتہی صف نے کچہ اقرار نہین کیا وہ وہ لوگ ہین

فصل اللہ سے ڈرنے اور اوس سے امید رکھنے کے بیان میں کہ جنکی پیدائش اور مرگ دونوں شقاوت پر ہوتی جیسے فرعون اور ابوجہل

فصل اللہ سی ندر رہنی کا بیان ہی قولہ تعالی اَفَاَمِنُوا مَکْرَ اللّٰہِ فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ ف کیا ندر ہوئی اللہ کی داوسی سو ندر نہین اللہ کی داوسی مگر جو لوگ خراب ہونگی ف اکلیل مین ہی کہ اس آیہ سی معلوم ہوا کہ اللہ کی مکر سی ندر رہنا گناہ کبیرہ ہی تفسیر احمدی مین ہی کہ مراد اللہ کی مکر سی اس جگہہ عذاب کرنا خدا کا اور ہلاک کرنا اوسکا غفلت مین ہی اور جسطرح اللہ کی مکر سی نڈر رہنا کفر ہی اسیطرح اللہ کی رحمت سی ناامید ہونا کفر ہی فصل شریعت کی استہزا کرنی والیکا بیان ہی قولہ تعالی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ف اور جو تو اونسی پوچھی تو کہین ہم تو بول چال کرتی تہی اور دل لگی کرتی تہی تو کہہ کیا اللہ سی اور اوسکی کلام سی اور رسول سی ٹھٹھی کرتی تہی بہانہ مت بناؤ کافر ہوگئی ایمان لاکر اگر ہم معاف کرینگی تم مین بعضونکو البتہ مار دینگی بعضونکو اسپر کہ وہ گنہگار تہی ف تفسیر احمدی مین ہی کہ کچہہ منافق حضرت کی سامنی غزوۂ تبوک مین آئی اور کہنی لگی دیکہو اس مرد کو چاہتا ہی کہ فتح کری شام کی قلعہ کیا عقل سی بعید ہی پہر انکو خبر دی اللہ نی اس بات کی پہر بلایا آپ نی اونکو اور فرمایا کہ کیون تمنی ایسا ایسا کہا پہر اونہون نی انکار کیا اور قسم کہائی کہ نہیں تمہاری حق مین اور تمہاری اصحاب کی حق مین ایسا نہین کہا بلکہ ہم سفر مین ہنستی تہی پہر یہ آیہ اوتری فصل تکلیف مالایطاق کا بیان ہی قولہ تعالی لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

کہ جسطرح اللہ کی مکر سی نڈر رہنا کفر ہی اسیطرح اللہ کی رحمت سی ناامید ہونا بھی کفر ہی

فصل شریعت کی استہزا کرنے والے کے بیان میں

فصل تکلیف مالایطاق کے بیان میں

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ت اللہ تکلیف نہین دیتا کسی شخص کو مگر جو اوسکی
گنجائش ہو اوسیکو ملتا ہی جو کمایا اور اوسی پر پڑتا ہی جو کیا ای رب ہمارے نہ پکڑ اگر ہم بہولین
یا چوکین ف اکلیل مین ہے کہ اس آیۃ سی معلوم ہوا کہ جو تکلیف آدمی کی گنجائش مین
نہین ہی منع ہی جیسی اجتماع ضدین کی تکلیف دینی یا جسم کی پیدا کرنی کی یا آدمی لنگڑے لولی اور
کی یا بیمار کو نماز مین کہڑی ہونی کی یا جب پانی نہو تکلیف وضو کی دینی اور تفسیر احمدی مین ہے کہ یہی ہی مذہب
اہل سنت کا اور مدارک مین ہی کہ لا تؤاخذنا سی بوجہا جاتا ہی کہ نسیان اور خطا سی مواخذہ
جائز ہی ورنہ نہین تو سوال ساتہہ عدم مواخذہ کی جائز ہوتا **فصل** علم کی چہپانی کا بیان ہے **قولہ تعالی**
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ فَنَبَذُوْہُ وَرَآءَ
ظُہُوْرِہِمْ وَاشْتَرَوْا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ **ت** اور جب اللہ نی
لیا کتاب والوں سی کہ اوسکو بیان کروگی لوگون پاس اور نہ چہپاوگی پہینک دیا وہ قرار اپنی پیٹہ کے
پیچہی اور خرید کیا اوسکی بدلی مول تہوڑا سو کیا بری خرید کرتی ہین **ف** مدارک مین ہے
کہ اس سی معلوم ہوا کہ عالمون پر علم کا شائع کرنا واجب ہی کسی غرض فاسد کی لئی اور
نفع کی لئی یا بخل سی یا اذیت کی دفع کی لئی اوسکا چہپانا نہ چاہئی اور تفسیر احمدی مین ہے
کہ اس سی معلوم ہوا کہ عالمون پر اور عامی پر عمل اوسکی موافق واجب ہے اور یہ نکلا کہ خبر
واحد عمل مین حجت ہی **فصل** امر کی واجب ہونیکا بیان ہے **قولہ تعالی** لَا تَجْعَلُوْا
دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ
یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْکُمْ لِوَاذًا فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ اَنْ
تُصِیْبَہُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ **ت** مت ٹہراو بلانا رسول کا اپنی اندر
برابر اوسکی جو بلاتا ہی تم مین ایک کو ایک اللہ جانتا ہی اون لوگونکو تم مین جو سٹک

جاتی ہین انکہ بچاکر سو ڈرتی رہین جو لوگ خلاف کرتی ہین اوسکی حکم کا کہ پڑی اونپر
کچھہ خرابی یا پہنچی اونکو کچھہ دکہہ کی مار **ف** تفسیر حسینی مین ہی کہ بعضی اصولیون نی اس آیہ
سی استدلال کیا ہی کہ امر مطلق وجوب کا مقتضی ہی اور سورۂ احزاب مین ہی یہ آیہ
کہ امر وجوب پر دلالت کرتی ہی اکلیل مین ہی کہ اس سی حضرت کو نام سی پکارنا
حرام ہو جانا گیا چاہیی کہنا یا رسول اللہ یا نبی اللہ یہ حکم استمراری ہی وصل وحی
تفصیل کا بیان ہی **قولہ تعالے** وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا
وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ
اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ اور کسی آدمی کی حد نہین کہ اوسسی باتین کری اللہ مگر
اشارہ سی یا پردہ کی پیچھی سی یا بہیجی کوئی پیغام لانی والا پہر پہنچا دی اوسکی حکم سی جو چاہی وہ
اوپر ہی حکمتون والا **ف** مروی ہی کہ یہود حضرت سی کہتی تہی کہ تم کیون نہین اللہ سی
بلا واسطہ کلام کرتی مثل حضرت موسی کی اگر ہو تم نبی سچی تب یہ آیۃ آئی اور امام زاہدی کہا
کہ یہود کہتی ہی کہ اللہ ہمسی کیون نہین کہہ دیتا کہ محمد اللہ کا رسول ہی تب حکم آیا کہ خدا آدمی
باتین نہین کرتا مگر اپنی ہونٹون سی یا اپنی جی مین ڈالی یعنی وحی کہ مراد اوس سی دل کی
بات ہی کہ جلد تیسرے سی روبرو جیسی حضرت کے لئی شب معراج مین یا پردہ کی پیچھی سی جیسی
حضرت موسی کو لیکن پہلا مرادی پہلی معنی ہین یا مراد وحی سی الہام جیسی حضرت
ابراہیم کو ہوا دوسری پردہ کی پیچھی اور اوسی آواز غیب مراد ہی جیسی ہمار
پیغمبر کی لئی شب معراج مین ہوا کہ آپکی اور اللہ کی درمیان پردہ تہی سونی اور
موتی کی اوس مین مسافت ستر برس کی تہی اور پیغام بہیجنی سی جبرئیل کا پیغام لانا
مراد ہی فخر الاسلام کی کلام مین مذکور ہی کہ وحی ہوتی ہین ظاہرا اور باطنا

اور باطن ظاہر وہ کہ فرشتی کی زبان سی یا اوسکی اشارہ سی یا الہام سی ثابت ہو باطن وہ جو بہانا
سی ہاوی سی خواب او ہاتف او مسافہ کا بیان تہا اس لیی کہ خواب الہام مین داخل ہی اور
او مسافہ اس دار دنیا مین نہین ہوتا یہ خلاصہ ہی تفسیر احمدی کا فصل جن کی ایمان کی تفع کا
بیان ہی قوله تعالی وَاذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ
فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ
اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ
اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ
يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ ت
اور جب متوجہ کر دی ہمنی تیری طرف کتنی لوگ جنون مین سی سننی لگی قرآن
پہر جب وہان پہنچی بولی چپ رہو پہر جب تمام ہوا اولٹی گیلی اپنی قوم کو ڈر سناتی
بولی ای قوم ہماری ہمنی سنی ایک کتاب جو اوتری ہی موسی کی بعد سچا کرتی سب اگلونکو
سجہاتی سچا دین اور ایک راہ سیدہی ای قوم ہماری مانو اللہ کی بولانی والی کو
اور اوس پر یقین لاؤ کہ بخشی تمکو کچہہ تمہاری گناہ اور بچای تمکو ایک دکہہ کی مار سی
ف موضح القرآن مین ہی کہ حضرت نکلی تہی حج کی دنون مین شہر مکہ سی
باہر نماز صبح پڑہنی لگی اپنی یارون کی ساتہہ اوس وقت سی جن سن گئی
اور مسلمان ہوئی اور اپنی قوم کو جا کر سمجہایا اس بار حضرت سی نہین ملی بہت
لوگ مسلمان ہو کر ایک رات مکہ سی باہر آئی حضرت اکیلی باہر گئی سب لی قرآن
سیکہا اور دین قبول کیا سورۂ جن مین اونکی باتین مفصل ہین تفسیر احمدی مین ہی
کہ جن بہی کافر ہین اور مومن کافرون کو نار کا عذاب بالاتفاق ہی مومن

اختلاف ہی مالک اور ابن ابی لیلی اور ابو یوسف اور محمد کہتی ہین جیسی مسلمان اد میونکو جنتمین
ثواب ملیگا ویسی ہی جن مسلم کو بہی قاضی اور صاحب کشاف نی بہی خدنیا کیا ہی اور ضحاک
کہتی ہین کہ جن جنتمین جاوین گی اور کہاوین گی اور پیوین گی یہی ہی مختار اکثر مشائخ کا اور
بعضون نی کہا ہی کہ جسطرح آدمی نعمت کی لذت پاوین گی وہ ذکر اور تسبیح سی لذت پاوینگے
اور بعضون نی کہا ہی کہ جنتمین نجاوینگے اوسکی گرد گہومین گی اور امام اعظم فرماتی ہین کہ ثواب
اونکو نہوگا ایمان اونکو فقط آگ سے بچا لیگا اکلیل مین ہی کہ ولوا الی قومہم
منذرین سی نکلتا ہی کہ جن مین سی کوئی رسول نہین ہوا رسول کا ہونا بنی آدم
مین مخصوص ہی او نمین ڈرانی والی البتہ ہوئی ہین **فصل قیامت کی علامتون کا بیان ہی**

قولہ تعالی هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ
أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ
لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي
إِيمَانِهَا خَيْرًا **ف** کاہی کی راہ دیکہتی ہین لوگ مگر یہی کہ اون پر اوین فرشتی
یا آوی تیرا رب یا آوی کوئی نشان تیری رب کا جسدن آویگا ایک نشان تیری رب کا
کام آویگا ایمان لانا کسیکو جو پہلی سی ایمان نہ لایا تہا یا اپنی ایمان مین کچہ نیکی نہی کی تہی
اس آیہ مین بعض آیات ربک دو مرتبہ ہی اول سی قیامت کی علامتین عموما مراد ہین
دوسری سی آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا خصوصا مراد ہی اور قیامت کی علامتین
دو قسم ہین صغری اور کبری صغری بہت ہین اور کبری دس ہین پانچ قران سے ثابت ہین
دہوان اور دابۃ الارض کا نکلنا اور عیسی کا آسمان سی اوترنا اور یاجوج ماجوج کا نکلنا اور آفتاب کا طلوع ہونا
مغرب سے اور پانچ حدیث سی ثابت ہین دہنسنا لوگونکا مشرق مین اور مغرب مین اور جزیرہ

بیان علامات قیامت [illegible]

جزیرۂ عرب مین اور دجّال کا ظاہر ہونا اور آگ نکلنی عدن سی اس آیہ مین طلوع ہونا آفتاب کی مغرب سی
بیان ہی اور باقی حال ان نشانیون کی تفسیر سی معلوم ہوگا اور جب آفتاب مغرب سی نکلنی گا
توبہ کا دروازہ بند ہو گا جو کافر اپنی کفر سی یا مومن فاسق اپنی فسق سی توبہ کریگا قبول
نہین اور صغری علامتونکا بیان مولوی رفیع الدین صاحب حنفی نی رسالہ قیامت مین لکہا ہی
حضرت علی کی روایت سی کہ ملک کا محصول لیا جانا اور زکوٰۃ دینی کو مثل تاوان کی سمجہنا
اور امانت کو مثل غنیمت کی حلال سمجہنا اور مرد کو عورت کی اطاعت کرنی اور ما کی
نافرمانی کرنی اور باپ کو دور کہنا اور دنیا کی لئی دین کا علم سیکہنا اور بد اصلو اور رنج
خلقونکا سردار ہونا اور نی لیا قتونکو کام ہونا ایذا کی ڈرسی تعظیم کرنی رواج ہونا گانی کا اور کثرت
شراب خواری کی اور ناچنی والون اور راگ اور باجی اور بہت ہونا زنا کا
اور مسجد وںمین لعب کرنا اور سلام کی بجای دشنام سی بات چیت کرنی اور یہ
لوڈیوں سی بہت اولاد ہونی اور نو دولتونکو سرداری ہونی اور مردون کو مرد
سی شہوت رانی کرنی اور عورتون کو عورتون سی اور مسلمانون پر کافرونکا ہجوم ہونا
ہر طرف سی اور بہت ہونا جہوٹ کا اور دلون سی امانت اور ٹہہ جانی اور ریا کی لئی
علم سیکہنا اور حیا کا دور ہونا اور ظلم بہت ہونا یہان تک کہ امن باقی نہ رہی اور مذہب
باطلہ کا شائع ہونا جہوٹ باتون اور بدعتون کا رواج ہونا قولہ تعالی
قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي
حَقًّا ترجمہ بولا یہ ایک مہر ہی میری رب کی پہر جب آوی وعدہ میری ربکا گرا دیوی اسکو ڈہا کر
اور ہی وعدہ میری ربکا سچا ف تفسیر احمدی مین ہی کہ یہ آیہ ذو القرنین اور یاجوج ماجوج
کی قصہ مین ہی یعنی جب قیامت آوی گی یہ سد کہ ذو القرنین نی بنائی ہی گر جائیگی اور یاجوج

ماجوج نکلین گی اور موضح القرآن مین ہی کہ حضرت کی بعثت مین دیوار پر سوراخ ہو گیا
اور حضرت عیسیٰ کی وقت اونکا نکلنا ہی دنیا کو لڑائی سی عاجز کرین گی آسمان پر تیر
چلا دین گے وہ لوہو مین بہری اوینگی آخر حضرت عیسیٰ کی بددعا سی یکبار ساری مر رہین گی

قوله تعالیٰ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ **ت** اور جب پڑچکی گی اونپر
بات نکالین گی ہم اونکی آگی ایک جانور زمین سی اونسی باتین کریگا اسواسطی کہ لوگ ہماری نشانیان
یقین نکرتی تہی **ف** موضح القرآن مین ہی کہ قیامت سی پہلی صفا پہاڑ مکہ کا پہٹیگا اوس
سی ایک جانور نکلیگا لوگونسی باتین کریگا کہ اب قیامت نزدیک ہی اور سچی ایمان والی اور
جہوٹی منکرون کو جدا جدا کر دیگا نشان دیکر تفسیر احمدی مین ہی کہ ساٹہہ گز کا اوسکا طول
ہوگا کوئی بہاگنی والا اوس سی نہ بچیگا اور دوڑنی والا اوسکو نہ پائیگا اوسکی چار پاؤن
ہونگی اور پر اور رونئین اور دو بازو منہہ آدمی کا سر گائی کا آنکہہ سور کی کان ہاتہی کی
سینگ بارہ سنگی کی گردن شتر مرغ کی سینہ شیر کا رنگ چیتی کا کوکہین بلی کی دم بہیڑی کی اور
نکلیگی پہر سی جیسی اونٹنی صالح علیہ السلام کی آفتاب کیطرح سیر کریگا اور پورا نکلیگا تین دن کی بعد اور بعضو
نی کہا کہ پہلی ہی روز نکلیگا اور ہوگا اوسکی پاس موسیٰ کا عصا اور انگوٹہی سلیمان کی مسلمانونکی
چہرونکو عصا سی ملیگا کہ روشن ہونگی انگوٹہی کا فرونکی منہہ مین ملیگا منہہ اونکی سیاہ ہونگی پہر سب کو نام
لیکر پکاریگا سفید رو کو کہیگا ای اہل جنت اور سیہ رو کو کہیگا ای اہل نار **قوله تعالیٰ**
وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ
ف اور وہ نشانہ ہی اوس گہڑی کا سو اوسمین مت شک کرو اور میرا کہا مانو یہ ہی ایک
سیدہی راہ **ف** اس آیہ سی حضرت عیسیٰ کا اترنا آسمان سی قیامت کی قریب معلوم ہوا ایسی ہی

اکلیل اور تفسیر احمدی مین اور بیضاوی مین ہی کہ حضرت عیسیٰ زمین مقدس کی ایک ثنیہ پر کہ اسکو
افیق کہتی ہین اترین گی آپ کی ہاتہہ مین ایک حربہ ہوگا اوس سی قتل کرینگی دجّال کو پہر بیت
المقدس مین آوینگی لوگ صبح کی نماز پڑہتی ہونگی امام مہدی پیچہی ہٹ جائین گی حضرت عیسیٰ
اونکو آگی کرینگی اور اونکی پیچہی نماز پڑہین گی اور شریعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر چلین گی پہر سورونکو مار ڈالین گی اور نصاریٰ کی چلیپا کو توڑین گی اور گرجا گہرونکو
گراوینگی اور قتل کرینگی نصاریٰ کو مگر جو اونمین سی ایمان لاوی گا وہ بچی گا پہر تفسیر احمدی
مین ہی کہ حضرت عیسیٰ اوترنے کی بعد شادی کرین گی ایک لڑکا بہی ہوگا چالیس برس
رہین گی پہر وفات پائین گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ مین دفن ہونگی قیامت کو
ہماری حضرت اور عیسیٰ اور ابوبکر اور عمر ساتہہ ہی اوٹہین گی **قولہ تعالیٰ** فارتقب
یوم تاتی السماء بدخان مبین ۞ یغشی الناس ہذا عذاب الیم ربنا
اکشف عنا العذاب انا مؤمنون **ف** سو تو راہ دیکہہ جسدن کہ لاوی آسمان
دہوان صریح جو گہیر لی لوگونکو یہ ہی دکہہ کی مار ای رب کہول دی ہمسی یہ آفت ہم
یقین لاتی ہیں **ف** اکلیل مین ہی کہ دہوان بہی قیامت کے علامتون سی ہی اور تفسیر
احمدی مین ہی کہ حضرت نے فرمایا دہوان بہرلی گا مشرق اور مغرب کی مابین کو
چالیس دن رہیگا مسلمانون کو زکام سا ہوگا اور کافرون کو نشہ سا چڑہی گا او
اونکی نتہنونسی اور کانون سے اور پاخانہ کی جگہ سے نکلیگا ۞۞۞

کتاب الطہارۃ

وضو کا بیان ہی **قولہ تعالیٰ** یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا
وجوہکم و ایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی

الکعبین ف اے ایمان والو جب تم اوٹھو نماز کو تو دھو لو اپنے منہہ اور ہاتھ کہنیون
تک اور مل لو اپنے سر کو اور پاؤن ٹخنون تک ف اکلیل میں ہے کہ زید بن سلم نے اذا قمتم کی تفسیر میں
کہا ہے اذا قمتم من النوم اس صورت مین لفظ قیام سے اشارہ ہے کہ جو کوئی بیٹھے ہوئے
سو جاوے تو وضو نہ ٹوٹے اور وامسحوا برؤسکم سے حنفیہ نے دلیل پکڑی ہے چوتھائی سر کے مسح پر
کیونکہ با ممسوح پر داخل ہے الہ پر امام مالک کہتے ہین کہ با زائد ہے مراد استیعاب ہے اور امام
شافعی کہتے ہین کہ با الصاق کے لئے ہے ایک یا دو بال کا مسح کفایت کرتا ہے اور ارجلکم
مین دو قرأت ہین نصب اور جر پہلی صورت سے یہ مراد ہے کہ جب پاؤن مین موزے نہ
ہون تب دھووے اور دوسری صورت سے یہ مراد ہے کہ جو پاؤن مین موزے پہنے ہو تو مسح
کرے کیونکہ دو قرأت بمنزلہ دو حکم کے ہین اور بعضون نے اس سے دلیل پکڑی ترتیب کے وجوب
پر اور یہ آیہ دلیل ہے کہ وضو شرط ہے نماز کی صحت کے لئے وضو ادا نماز کے واجب نہین ہوتا
اور رد ہے اوسپر جو مضمضہ اور تسمیہ اور استنشاق کو واجب جانتا ہے اس حدیث سے توضأ کما
امرک اللہ تعالی کیونکہ قرآن مین صرف چار عضو کے دھونے کو کہا ہے اور رد ہے اوسپر جو کہنیون کا
کا غسل واجب کہتا ہے کیونکہ انکا وجوب قرآن سے نہین ہے اور بعضون نے دلیل پکڑی ہے لفظ
الی سے کہ کہنیان اور ٹخنے غسل مین داخل نہین ہین کیونکہ غایۃ خارج ہوتی ہے مغیا سے اور
جو اونکے دخول کے قائل ہین وہ الی کو بمعنی مع کہتے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ عمامہ پر اور جو
پر اور ان بالون پر جو سر سے بڑھ گئے مسح جائز نہین کیونکہ وہ سر مین داخل نہین ہین
اور سر کا دھونا بھی نہین جائز ہے اور تین بار دھونا عضو کا واجب نہین ہے کیونکہ امر
تکرار پر دلالت نہین کرتا اگر مامور نے مامور بہ کو ایکبار کیا ذمہ سے اوسکے ہوا فصل وضو
ٹوٹنے کا بیان قولہ تعالی او جاء احد منکم من الغائط ف

یا آیا ہی کوئی شخص تم مین سی جائی ضرور سے ف اکمل ہین کہ اس سی معلوم ہوا کہ جو آگی یا پیچھی
سی نکلی وس سی وضو جاتا رہتا ہی **فصل** منہ کے سی وضو نجانیکا بیان ہی **قولہ تعالی**

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ
اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ط وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا
اِلَّا الْحُسْنٰى ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ط
لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ
فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝

ت اور جنہون نی بنائی ہی ایک مسجد ضد پر اور کفر پر اور پہوٹ ڈالنی کو مسلمانون مین
اور تہانگ اوس شخص کی جو لڑ رہا ہی اللہ سی اور رسول سی آگی کا اور اب قسمین کہاوینگی کہ ہمنی
چاہتی تہی اور اللہ گواہ ہی کہ وہ جہوٹی ہین تو نہ کہڑا ہو اوسمین کبہی جس مسجد کی بنا
دہری پرہیزگاری پر پہلی دن سی وہ لایق ہی کہ تو کہڑا ہو اوسمین اوسمین وہ مرد ہین جنکو
خوشی ہی پاک رہنی کی اور اللہ چاہتا ہی ستہرائی والونکو **ف** موضح القرآن مین ہی
کہ حضرت مکہ سی ہجرت کر آئی تو مدینہ سی باہر اوتری ایک محلہ تہا بنی عمرو بن عوف کا چند
روز کی شہر مین جا کہ پکڑی اور مسجد نبوی تعمیر کی اوس محلی مین جہان نماز پڑہی تہی
وہان کی لوگون نی مسجد طیار کی اور جماعت قائم رہی مسجد قبا کر مشہور ہوئی حضرت
اکثر ہفتی کی روز وہان جاتی اور نماز پڑہتی اوس محلی مین بعضی منافقون نی چاہا کہ اور
مسجد بناوین پہلون کی ضد پر اور اپنی جماعت جدا ٹہراوین اور ایک راہب ابو عامر
کہ اسلام کی ضد سی نکل گیا تہا اوسکو نفاق سی بلا کر وہان سردار و امام کرین حضرت سی
چاہا کہ ایک بار اول آپ وہان نماز پڑہین پیچہی ہم جماعت قائم کرین حضرت کی دعا معلوم

وغیرہ نے کہا کہ جنگ تبوک سے ہم پھرینگے تو اول وہاں نماز پڑہ کر شہر میں داخل ہونگے حق تعالی نے
ہمیں خبردار کر دیا اور مسجد قبا کے لوگوں کی تعریف کی اور مدارک میں ہے کہ جب اللہ تعالی نے
حضرت کو اس حال سے مطلع کیا وحشی قاتل حمزہ و معن بن عدی وغیرہ کو بھیجا اونہوں نے اوس مسجد
ضرار کو گرا کر جلا دیا اور مردار اور کوڑا بہر دیا اس سے لوگوں نے مستنبط کیا کہ جو مسجد بنائے میں
ریا اور سمعہ اور کوئی غرض اللہ کی خوشی سوا ہو یا مال غیر طیب سے ہو وہ مسجد ضرار میں داخل
ہے ۱۲ مکرر
اس آیہ سے کئی مسئلہ معلوم ہوئے ایک یہ کہ جو مسجد ریا اور سمعہ سے بنی اوس میں نماز نچاہیے دوسرے
یہ کہ پانی سے استنجا کرنا افضل ہے تیسرے یہ کہ پہلے کلوخ سے استنجا کرنا چاہیے پھر پانی سے کیونکہ مسجد
قبا والے ایسے ہی کرتے تھے اس لئے ممدوح خدا کے ہوئے چوتھے یہ کہ اصولیوں نے لکھا ہے کہ ذکر
چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ اللہ نے مستنجی بالماء کو طہارت سے وصف کیا اور استنجا کی حالت
میں مس ذکر ضرور ہے جو مس ذکر ناقض وضو ہوتا طہارت سا تھ کیوں موصوف ہوتے
ایسا ہی اکلیل اور تفسیر احمدیہ میں **فصل** غسل کا بیان **قولہ تعالی** وَإِنْ كُنْتُمْ
جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا **ت** اگر تمکو جنابت ہو تو خوب طرح پاک ہو **ف** جنابت
کبھی ہمبستری سے ہوتی ہے کبھی منی شہوت کے ساتھ نکلتی ہے ایک یہ کہ منی شہوت کو دکر انزال ہو بیداری میں
دوسری یہ کہ ایسی ہی ہو نیند میں اسے فقہا احتلام کہتے ہیں یا حشفہ کو قبل میں یا دبر میں داخل کیا
اس صورت میں فاعل اور مفعول دونوں پر غسل واجب ہے اگرچہ منی باہر نہ ہو اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب
صورتیں جنابت کی ہیں غسل کی اور غسل میں تین فرض ہیں منہہ میں پانی ڈالنا اور ناک میں اور سارا بدن
دہونا کیونکہ یہ صیغہ چاہتا ہے کہ طہارت کامل ہو پس وہ جسم ہے منہہ اور ناک میں پانی
ڈالنا اور ساری بدن کا دہونا اور نہ انکے نکلی اندر ایسی ہی ہے تفسیر احمدی میں **فصل**
پانی کی طہارت کا بیان ہے **قولہ تعالی** إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَ

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ
الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ف
جسوقت ڈالدی تم پر اونگھہ اپنی طرف سی تسکین کو اور اوتارا تم پر آسمان سے
پانی کہ اوس سی تمکو پاک کری اور دور کری تم سے شیطان کی نجاست اور محکم کرے اوس سی تمہاری دل پر
اور ثابت کری تمہارے قدم ف موضح القرآن مین ہی کہ جب دو لشکر مقابل ہوئی اکثر
مسلمانوں کو حاجت غسل ہوگئی اور پانی پیچھا کاہی تہا اور زمین ریت تہی جہاں پاؤں
نہ ٹہرین صبح کو لڑائی درپیش تہی یہ چیزین دیکھکر مسلمان ڈری کہ آثار شکست کی ہین
اوسوقت بارش ایسا برسا کہ غسل اور پیاس کو کافی ہوا اور زمین جم گئی اور ایک اونگھہ آگئی
اوس سی چونکی تو دل کا خوف جاتا رہا اور اکلیل مین ہی کہ طہارت کی اصل پانی
ہی احداث اور نجاسات مین اور تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیہ سی معلوم ہوا کہ آسمان کا پانی پاک
کرنی والا ہی پس طاہر ہی ہی چنانچہ فرمایا حقتعالی نی وانزلنا من السماء ماء طہورا
قوله تعالى وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ وَأَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا
أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ف اور وہی ہی کہ جسنی چلائین باوین خوشخبری لاتی
اوسکی مہر سی آگی اور اوتارا ہمنی آسمان سی پانی ستہرائی کرنی کا کہ جلادین اوس سی مری ہوئی
دیس کو اور پلادین اسکو اپنی بنائی بہت چارپایوں اور آدمیونکو ف اس آیہ سی معلوم ہوا کہ آسمان
کا پانی بہت پاک ہی اوسکی طہارت جاتی نہین مگر جب کوئی نجاست اوسمین ملجائی یا اس
مین استعمال کرین قربت کی لئی خواہ کوئی وصف اوسکا متغیر ہو یا نہ ایسی ہی تفسیر احمدی مین ہے

ثالث فصل تیمم کا بیان

قوله تعالى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ت اى ايمان والو

نزديك نهو نماز كى جب تمكو نشا هو جبتك كه سمجهنى لگو جو كهتى هو اور نه جب جنابت مين هو مگر راه چلتى هوئى جبتك غسل كرلو اور اگر تم مريض هو يا سفر مين يا آيا هى كوئى شخص تم مين جائى ضرورسى يا لگى هو عورتون سى پهر نه پايا پانى تو اراده كرو زمين پاك كا پهر ملو اپنى مونهه كو اور هاتهون كو الله هى معاف كرنى والا بخشنى والا ف موضح القرآن مين هى كه پهلى حكم فرمايا كه نشا مين نماز كى پاس نه جاو يه حكم جب تها كه نشا حرام نهوا تها ليكن نماز سى مانع ٹهرا تها اور اب اگر نيند سى بيهوش هو يا مرض سى كه اپنى مونهه كى لفظ نه سمجهى تو اوس حالت كى نماز درست نهين پهر قضا كرى پهر فرمايا كه جنابت مين نماز كى پاس نجاو جبتك غسل نكرو مگر راه چلتى يعنى سفر مين كه اوسكا حكم آگى هى پهر فرمايا كه اگر پانى كا عذر هو اور طهارت ضرور هو تو زمين سى تيمم كر پانى كا عذر تين صورت سى بتايا اور طهارت كا ضرور هونا دو صورت سى ايك صورت پانى كى عذر كى يه كه مريض هى پانى ضرر كرتا هى دوسرى يه كه سفر در پيش هى پانى جتنى كو ركها هى آگى دور تك نه مليگا تيسرى يه كه پانى موجود نهين اس تيسرى كى ساتهه دو صورتين طهارت كى ضرورت كى فرمائين ايك كه شخص جائى ضرورسى آيا وضو كى حاجت هى دوسرى يه كه عورت سى لگا غسل كى حاجت هى اب تيمم كا طريق يهى كه زمين

کہ زمین پاک پر دونوں ہاتھ مارے پھر منھہ کو مل لے تمام پھر دو تو ہاتھ مارے پھر ہاتھوں کو مل لے کہنی تک اور تفسیر احمدیہ میں ہے کہ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۤءً سے تیمم کی شرطیں معلوم ہوئیں یعنی جو تم پانی کے استعمال پر قادر نہو یا اوسکے نہونے سے یا اوسکے دوری سے یا زر اور ڈول کے گم ہونے سے یا اژدہے اور درندے اور دشمن کے ڈر سے تو تیمم کرو. اور تیمم قصد کو کہتے ہیں اس مفہوم سے نیت کا فرض ہونا تیمم میں ثابت ہوا یہ حکم بالاتفاق ہے اور صعید کہتے ہیں روے زمین کو خواہ مٹی ہو خواہ اور کچھہ اس سے ابو حنیفہ مٹی اور ریگ اور پتھر پر اگرچہ اوسپر غبار بھے نہو تیمم درست رکھتے ہیں مگر شرط ہے کہ طہارت کامل ہو اسی پر ایک مسئلہ متفرع ہوتا ہے جو زمین نجس سوکھہ جاوے نماز اوسمین پڑہے پر تیمم نکرے اور تفرع کرنا تیمم کو پانی کی نیابی پر دلیل ہے کہ پانی کی طہارت اصل ہے اور تیمم عوض ہے یہ بالاجماع ہے پر ہمارے نزدیک عوض مطلق ہے یعنی جسطرح پانی حدث کو زائل کرتا ہے ویسے ہی تیمم بھی اس سے جائز رکھا ہے کہ ایک تیمم سے بہت نمازیں پڑہے جبتک کہ تیمم نہ ٹوٹے اور شافعی کے نزدیک عوض ضرورے ہے یعنی اوس سے نماز ہو جاتی ہے پر حدث حقیقت میں باقی رہتا ہے اسی ہر فرض کے لیے تیمم واجب کہتے ہیں **قوله تعالى** وَاِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ **ف** اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا آیا ہے کوئی شخص تم میں جاے ضرور سے یا لگے ہو عورتوں سے پھر نپایا پانی تو ارادہ کرو زمین پاک کا پھر ملو اپنے منھہ اور ہاتھوں کو وہاں سے **ف** اکلیل میں ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تیمم حدث اصغر اور حدث اکبر دونوں سے ہوتا ہے اور فقط منھہ اور دونوں ہاتھ کا ملنا چاہیے حدث اکبر سے بھی اور تفسیر احمدیہ میں ہے کہ اگرچہ آیت سے تیمم ہاتھونکا بغلونتک معلوم ہوتا مگر جو تیمم خلیفہ وضو کا ہے

ہین کہنیون کا دہونا واجب ہی یہان بہی ہاتھ کا بہرنا کہنیون تک ضرور ہی اور کلیل
ہین ہی کہ لو یجدوا ماء سی معلوم ہوا کہ پانی کا ڈہونڈہنا تیمم کی قبل واجب ہی نا اوسکا
گم ہونا ثابت ہوا اور یوجہا گیا کہ جو تہوڑا پانی کہ وضو کو کافی نہین ہی پایا تو استعمال کرنا واجب ہی
کیونکہ اوس پر صادق آتا ہی کہ وہ واجد الماء ہی اور قبل وقت کی تیمم سچا ہی بدلیل او
قول کی اذا قمتم الی الصلوٰۃ اور معلوم ہوا کہ اوس سی فرض ساقط ہوجاتا سفر اور حضر
مین کیونکہ اللہ تعالی نی وجوب قضا کا ارشاد نہین کیا شرح وقایہ مین ہی کہ جو چیز زمین
جنس سی طاہر ہوا اوس پر تیمم درست ہی جیسی مٹی اور ریت اور پتہر اور سرمہ اور ہرتال
~~اور اون چیزون پر درست نہین کہ جو کہ ان سی پیدا ہون جیسی حقیق اور زمرد اور یہ~~
~~اور یکہراج غیرہ~~ اور جو چاندی اور سونا کہان مین لگا ہوا ہوا اوس پر درست نہین پر جو
کہا مین لگا ہوا ہو اور مٹی سی ملا ہوا اوس پر درست ہی **فصل حیض کا بیان ہی**

قولہ تعالیٰ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي
الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ
اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا
حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ **ترجمہ** اور پوچہتی ہین تجہسی حکم حیض کا تو کہہ وہ گندگی ہی سو تم
پرے رہو عورتون سی حیض کی وقت اور نزدیک نہ ہو اونسی جبتک پاک نہو دین پہر جب
ستہرائی کر لین تو جاؤ اون پاس جہانسی حکم کیا تمکو اللہ نی اللہ کو خوش آتی ہین توبہ
کرنی والی اور خوش آتی ہین ستہرائی والی عورتین تمہاری کہیتی ہین تمہاری سو جاؤ اپنی کہیتی مین جسطرح
چاہو اور آگی کی تدبیر کرو اپنی واسطی اور ڈرتی رہو اللہ سی اور جان رکہو کہ تمکو اوس سی ملنا ہی ترجمہ

شافعی کی نزدیک

اور حنفیوں کی یہاں درست ہی

حیض میں ... سے صحبت ... نہیں

سنا ایمان والونکو **ف** موضح القرآن مین ہی کہ حیض کہتی ہین خون کو کہ جو عورتونکو عادت سے
اور خلاف عادت جو آوے سو آزار ہی حکم ہوا کہ اسوقت پری رہو عورت سی رسول خدا نی فرمایا
کہ آزار سی آگی نہ چلی پہر جب پاک ہون تو جاوی جہانسی حکم فرمایا اللہ نی یعنی دوسری جگہہ جو
ناپاک ہی اوسکا تو حکم کبھی نہین اور مدارک مین ہی کہ عرب حیض والی عورتونکی ساتہہ نہ کہاتی
پیتی نہ رہتی اونکی ساتہہ اور مجوس کیطرح ثابت بن دحداح نی حضرتسی پوچہا کہ حیض مین عورتوں سے
کیا معاملہ چاہیی تب یہ آیہ آئی اور تفسیر بیضاوی سی معلوم ہوتا ہی کہ نصاری اون عورتونسی صحبت
کرتی ہتی اور یہود اونسی علیحدہ ہتی سو اس مین اللہ نی حکم اعتزال کا بیچ مین افراط اور تفریط کی
فرمایا اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ اجتناب کی حد مین ہماری علما مختلف ہین شیخین کہتی ہین کہ ناف سے
نیچی سی زانو تک اجتناب چاہیی اور محمد رحمہ اللہ کہتی ہین کہ فقط فرج کا موضع مراد ہے حضرت عائشہ سی بہی یہی مروی
ہی اور حتی یطہرن مین دو قراتین ہین تخفیف و تشدید اور دو قراتین بمنزلہ دو آیتونکی ہوتین ہین دونو
عمل واجب ہے پہلی قرات کو حمل کیا اوسوقت پر کہ دس دن کامل ہون کہ اکثر مدت ہے حیض کی اگر خون بند ہو
پس اوسوقت مین صحبت کرنی درست ہے گو غسل نکری دوسری قرات کو حمل کیا اوسوقت پر کہ
دس دنسی کم مین خون بند ہوا اوسوقتمین جبتک غسل نکری یا ایک وقت نماز کا گذر نجاوی اگر خون
موقوف ہو صحبت نکری اور معنی انی شئتم کی یہ ہین کہ اپنی کہیتی کی جگہہ مین جو وہ کہڑی ہو عورت خواہ لیٹی
کروٹ پر خواہ اوندہی اور اسمین رد ہی یہود پر کہ جائز نہین کہتی ہتی عورتونکی پاس آنا اوندہی ہونیکی حال مین اور کہتی
ہتی کہ یہ موءودہ صغری اور معالم التنزیل مین ہے کہ حرث کی لفظ مین دلیل ہی اسبات پر کہ عورت سے
لواطت حرام ہی اور خلاف ہے علما کا بیچ اسبات کی اگر وطی اپنی عورتسی کفارہ دی یا استغفار اور توبہ کر
بعضی کفارہ واجب کہتی ہین اور اکثر استغفار اور توبہ پر اکتفا کرتی ہین اور تفسیر احمدیہ مین ہے کہ اسی آیت
لکہا ہی کہ جو مرد اپنی عورتسی لواطت کا ارادہ کری یا حیض مین صحبت چاہی اور وہ عورت اسکو

قتل کری اوسپر قصاص اور دیۃ کچھہ واجب نہیں اور مستنبط ہوا کہ جو کسی نادانستہ اس حائضہ تمیز سے صحبت کی اوسکو توبہ واجب ہے ایک دینار کی بدون تصدق کی گناہ اوسکا نہیں جاتا اور مستحب ہی کہ صحبت سی فقط شہوت رانی منظور نہ ہووی بلکہ لڑکا لینا ہنا غرض ہی اور جب صحبت کا ارادہ کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی حصن حصین میں ہے کہ جب ارادہ جماع کا کری کہی بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا اور جب انزال منی ہو تو کہی اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنِي نَصِيبًا ❊ فصل جنب وغیرہ کی مصحف چہونی کا بیان ہی قولہ تعالی فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ. إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ سو بول پاکی اپنی رب کی نام کی جو سب سی بڑا ہی سو میں قسم کہاتا ہوں تاری ڈوبنی کی اور یہ قسم اگر سمجہو تو بڑی قسم ہے مبارک قرآن ہی عزت والا لکہا ہوا چہپی کتاب میں اوسکو نہی چہوتی مگر جو پاک بنی ہین ❊ ف اس آیہ سی معلوم ہوا کہ رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنا مستحب ہی اور محدث اور جنب اور حائض اور نفسا کو قرآن چہونا نچاہیی پر ساتہہ غلاف علیحدہ کی اور محدث حافظ کو پڑہنا قرآن کا جائز ہی اور ناظر کو نہیں مگر قلم سی یا چہوٹی سی ورق گردانتا جاوی کراہت کی ساتہہ جائز ہی اور لکہنا قرآن کا جنب اور حائض کو امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہی اس شرط پر کہ ورق زمین یا رحل پر ہوین اوسکی زانو پر نہوں اور امام محمد کی نزدیک مطلقاً جائز نہیں ایسا ہی ہی تفسیر احمدی مین ❊ فصل نجس کی طاہر کرنیکا بیان ہی قولہ تعالی وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَى حِينٍ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا

مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ
وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝

ت اور اللہ نی بنا دی تمکو تمہاری گہر بسنی کی جگہہ اور بنا دی تمکو چوپاؤنکی کہال سی
ڈیری جو ہلکی لگتی ہین تمکو جسدن سفر مین ہو اور جسدن گہر مین آور اونکی اون سی اور بُرے بسنی اور
بالون سی کتنی اسباب اور برتنی کی چیز ایک وقت تک اور اللہ نی بنا دی تمکو اپنی بنائی چیزونکی
چہانوین اور بنا دی تمکو پہاڑونمین چہپنی کی جاگہین اور بنا دی تمکو کرتی جو بچاؤین گرمی کا اور
کرتی جو بچاؤ ہین لڑائی کا اسطرح پورا کرتا ہی اپنا احسان تم پر شاید تم حکم مین آؤ **ف**
اکلیل مین ہی کہ اس آیہ سی معلوم ہوا کہ ماکولات کا چمڑا اور اون اور پشم اور بال جب کہ زندہ سے
مین کاٹی ہون یا بعد تزکیہ کی یعنی بسم اللہ کہکر ذبح کئی جاوین سو طاہر ہین اور بعضون
نی مطلقًا اوسکو مباح کیا ہی گو غیر مزکاۃ بہی ہو اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ یہ آیہ دال ہے
اوپر پہنی اون اور پشمینہ اور موئینہ اور روئی اور زرہ لوہی کی اور قبّون اور خیمونکی
استعمال پر شرح وقایہ مین ہی کہ مردی کی بال اور ہڈی اور پٹہی اور سُم اور سینگہہ اور
ادمی کا بال اور ہڈی پاک ہی

کتاب الصلوٰۃ

قوله تعالٰے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ **ت** اور کہڑی کرو نماز **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی کہ نماز اور زکوۃ
کا فرض ہونا بدیہی ہی ہماری دین مین دلیل کی حاجت نہین اور اللہ نی اپنی کتاب مجید
مین بار بار بیان اوسکا فرمایا اور پنجگانہ نماز کو بہی کئی جگہہ ذکر کیا **قوله تعالٰے**
حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى **ت** خبردار رہو نمازون سی اور
بیچ والی نماز سی **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی کہ اس آیہ سی سب نمازونکی فرضیت عمومًا
اور صلواۃ الوسطی کی خصوصًا معلوم ہوئی اور صلوۃ الوسطی کی تفسیر مین اختلاف ہی

ابو حنیفہ نی کہا ہی کہ عصر کی نماز ہی یہی قول جمہور کابر صحابہ کا مثل حضرت
علی اور عائشہ اور ام سلمہ اور حفصہ اور ابن مسعود کی کیونکہ مصحف حفصہ مین یہی
صلوٰۃ العصر اور حضرت نی یوم احزاب مین فرمایا جب کہ نماز عصر کی آپ سی فوت
ہوئی کہ باز رکہا ہمکو صلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر سی اللہ اونکی گہرون کو آگ سی بہری
اور انس بن مالک اور معاذ بن جبل اور ابو امامہ کہا ہی کہ فجر کی نماز ہی کیونکہ وہ
بیچ مین ہی دن کی دو نمازون اور رات کی دو نمازون کی اور ابن عمر اور زید بن
اسامہ نی کہا ہی کہ ظہر کی نماز ہی کیونکہ وہ دن کی بیچ مین ہی اور ابن عباس کی
روایۃ مین ہی کہ مغرب کی نماز ہی کیونکہ بیچ مین ہی دو نمازون خفی اور دو نمازون
جہر کی اور بعضون نی کہا ہی کہ عشا کی نماز ہی کیونکہ وہ دو وترون کی بیچ مین ہی
اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ غیر معینہ ہی مثل لیلۃ القدر کی تاسب سی خبردار رہین
اور اکلیل مین ہی کہ جمعہ ہی یا وتر یا ضحی یا عید الفطر کی نماز یا عید الاضحی کی یا رات
کی نماز یا جماعت کی نماز یا خوف کی **قولہ تعالی** اقم الصلوٰۃ طرفی
النہار و زلفا من اللیل **ت** کہڑی کر نماز دونوں سری دن کی اور
کہہ ٹکڑون رات کی **ف** دن کی دو طرف غدوہ اور عشیہ ہین غدوہ سی مراد
فجر کی نماز ہی اور عشیہ سی مراد ظہر اور عصر کی نماز ہی اور زلفا من اللیل سی مغرب
اور عشا کی نماز مراد ہی حاصل یہ ہی کہ یہ آیہ اون آیتون سی ہی کہ پنجگانہ نماز کا اوس
ذکر ہی ایسا ہی تفسیر احمدی اور اکلیل مین **قولہ تعالی** اقم الصلوٰۃ
لدلوک الشمس الی غسق اللیل و قرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا
کہڑی رکہہ نماز سورج کی ڈہلنی سی رات کی اندہیری تک اور قرآن پڑہنا فجر

فجر کا بیشک قرآن پڑہنا فجر کا ہوتا ہی رو برو **ف** دلوک کی معنی زوال ہی اور غروب کی پہلی صورت مین آیہ جامع ہی پانچون نماز کی کیونکہ زوال سی رات کی اندہیرے تک چار نمازین یعنی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ہوتی ہین اور قرآن الفجر سی فجر کی نماز بوجہی جاتی ہی اور دوسری صورت مین ظہر اور عصر شامل نہوگی اور قرآن الفجر سی معلوم ہوا کہ نماز مین قرأت رکن ہی **قوله تعالے** فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى **ت** سو تو سہتا رہ جو کہین اور پڑہتا رہ خوبیان اپنی رب کی سورج نکلنی سی اور ڈوبنی سی پہلی اور کچہ گہڑیون مین رات کی پڑہا کر اور دن کی حدود پر شاید تو راضی ہوگا **ف** اکلیل اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ قبل طلوع شمس سی فجر کی نماز مراد ہی اور قبل غروب سی عصر ومن اناء اللیل سی مغرب اور عشا کی اور اطراف النہار سی ظہر کی نماز **قوله تعالے** فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ **ت** سو پاک اللہ کی یاد ہی جب شام کرو اور صبح کرو اور اوسی کی خوبی ہی آسمان اور زمین مین اور پچہلی وقت اور جب دوپہر ہون **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی ابن عباس کی روایہ سی کہ یہ آیہ جامع ہی پانچون نماز کی کیونکہ حین تمسون سی مغرب اور عشا و حین تصبحون سی فجر اور عشیا سی عصر اور حین تظہرون سی ظہر مراد ہی اور اصح یہی ہی کہ پانچون وقتون کی نماز مکہ مین فرض ہوئی اور حسن نی کہا ہی کہ پانچون نمازین فرض ہوئین مدینہ مین مکہ مین فقط دو رکعت واجب تہین جسوقت چاہی پس یہ آیہ اونکی نزدیک مدنی ہی فضل

اذان کی شروع ہونی کا بیان ہی قولہ تعالی وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ
اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ف اور
جسوقت پکارو نماز کو اوسکو ٹہرا دین ہنسی اور کہیل یہ اسواسطی کہ وہ لوگ بی عقل ہین ف
موضح القرآن مین ہی کہ بعضی یہود اور بعضی مشرک اذان کی آواز پر ہنستی یہ اونکی بیعقلی ہی
اللہ کی بڑائی ہر دین مین بہتر ہی تفسیر احمدی مین ہی کہ مدینہ مین ایک نصرانی تہا جب موذن
کہتا تہا اشہد ان محمد رسول اللہ وہ کہتا جلاوی اللہ کاذب کو ایک رات
اوسکا غلام آگ لایا اوسکی گہر والی سوتی تہی آگ کی چنگاریان ساری گہر مین پہیل گئین
اوسکو اور اوسکی اہل کو جلا دیا اس آیہ سی معلوم ہوا کہ اذان بنص کتاب سی ثابت ہی
نہ فقط خواب کی حدیث سی جیسا کہ فقیہون نی کہا ہی اور اذان سنت موکدہ ہی
پانچون وقت اور جمعہ کی لئی اور مستحب ہی موذن کو طہارت اور وضو اور قبلہ رو کہڑا
ہونا اور وقت سی پہلی درست نہین اگر کسی نی پہلی اذان کہدی تو اعادہ واجب ہی
اور لحن اور ترجیع نہو اور حدیثون مین اوسکی فضائل بیان ہین چاہی کہ جو موذن کہی
سننی والا خوب سنکر اوسکو اعادہ کری فصل نماز کی شرطون کا بیان ہی قولہ تعالی
یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ
فَاھْجُرْ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَکْثِرُ وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْ ف ای لحاف
مین لپٹی کہڑا ہو پہر ڈر سنا اور اپنی رب کی بڑائی بول اور اپنی کپڑی پاک رکہہ اور
پلیدی کو چہوڑ دی اور نہ کر احسان کہ کہ احسان کرکی اور بہت چاہی اور اپنی رب کی
راہ دیکہہ ف تفسیر احمدی مین ہی کہ کہا صاحب ہدایہ نی کہ وربک فکبر سی تحریمہ کا
فرض ہونا معلوم ہوا اسواسطی کہ کبر سی مراد تکبیر افتتاح ہی اور بانوثر تکبیر تحریمہ مین لفظ

لفظ اللہ اکبر کی ہی لیکن اگر اوسکی عوض اللہ اجل یا اللہ اعظم یا الرحمن اکبر یا لا الہ الا اللہ کہے
طرفین کی نزدیک جائز ہی اور ابو یوسف اوس شخص کی لیئی جو اللہ اکبر یا اللہ الکبیر اچھی طرحسی
کہہ سکتا ہی اور الفاظ جائز نہین کہتی اور تحریمہ ہماری نزدیک شرط ہی اور شافعی رکن جانتی
ہین اور ثیابک فطہر سی فرضیت پاک ہونی بدنکی اور کپرونکی نجاستونسی معلوم ہوئی
اور نجاست دو قسم کی ہی ایک غلیظہ دوسری خفیفہ غلیظ جیسی پیشاب آدمی یا گدہی یا بلی یا
چوہی کا اور خون اور مرغی کی پیخال اور گوبر وغیرہ اور خفیفہ جیسی پیشاب گہوڑیکا اور جسکا
گوشت کہانا حلال ہی اور پیخال اوس جانور کی کہ وہ حرام ہی غلیظہ اگر درم کی برابر ہی
نماز اوسیسے ہوجاتی ہی اور خفیفہ اگر ربع کپڑیکی یا ربع عضوکی اوپر ہی تو وہ بھی نماز کی جواز
سی مانع نہین **قولہ تعالی** وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا اوسکی بڑائی کر بڑا جانکر **ف**
تفسیر احمدیہ مین ہی کہ اسی سی مستفاد ہوا کہ تحریمہ نماز کا فرض ہی **فصل** ستر عورت کا
قولہ تعالی يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ **ف** ای اولاد
آدم کی لی لو اپنی رونق ہر نماز کی وقت **ف** موضح القرآن مین ہی کہ اپنی رونق
یعنی لباس نماز مین فرض ہی مرد کو کمر سی زانو تک ڈہاکنا اور عورت کو سارا بدن مگر لونڈیکو
زانو سی نیچی اور بغل سی اوپر کہلا معاف ہی اور کپڑا باریک جسمین بدن یا بال نظر آوین
معتبر نہین **فصل** استقبال قبلہ کا بیان ہی **قولہ تعالی** قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ
وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ○ **ف**
ہم دیکہتی ہین پہر پہر جانا تیرا منہہ آسمان مین سو البتہ پہیرینگی تجکو جس قبلی کیطرف

تو منع ہی اب پہیر مونہہ اپنا طرف مسجد الحرام کی اور جسجگہ تم ہوا کرو پہیر مونہہ اوسی کیطرف
اور جنکو ملی ہی کتاب البتہ جانتی ہین کہ یہی ٹہیک ہی اونکی ربکی طرف سی اور اللہ بیخبر
نہین اون کاموں سی جو کرتی ہین ف تفسیر احمدی مین ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کعبہ کو
بنا کر اوسکی طرف نماز پڑہتی تہی جب اونکی وفات ہوئی تب حضرت موسی اور داود
اور غیرہما اللہ کی حکم سی بیت المقدس کیطرف پڑہنی لگی جب ہمارے نبی حضرت پیدا
ہوئی اور بعد اوسکی تیرہ برس مکہ مین رہی کعبہ کیطرف پڑہا کیئی جب مدینہ کو ہجرت کی
بیت المقدس کیطرف حکم ہوا کتاب والی طعنہ کرنی لگی کہ ہمارا قبلہ دستور ہی محمد تابع
ہوا حضرت کو اس کلام سی رنج ہوا اللہ سی توجہ کرکی آسمان کو دیکہتی تہی کہ کیا حکم
ہووی آپ نی بنی سلمہ کی مسجد مین ہجرت کی سولہ مہینی کی بعد نصف رجب کو دوشنبہ
کی دن بیت المقدس کیطرف دو رکعت ظہر کی پڑہا ئین تہین کہ جبرئیل یہ آیۃ لائی حضرت
نی کعبہ کیطرف پہر کر بقیہ نماز کو تمام کیا سو اس مسجد کو جامع القبلتین کہتی ہین اس سی معلوم
ہوا کہ قبلہ کیطرف مونہہ کرنا فرض ہی اور قبلہ کعبہ کی ہوا اور اوسکی ہر حصہ کو کہتی ہین اوسکی دیوارون
کو اور یہ ہوا ہمارا ہندوستان مین آفتاب کی مغرب شتائی اور صیفی کی مابین ہی قولہ تعالی
قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ف ت کہ میری رب نی فرمائی دیندار رہنا اور سیدہی کرو اپنا
مونہہ ہر نماز کی وقت اور پکارو اوسکو نری اوسکی حکم بردار ہو کر ف تفسیر احمدی مین ہی کہ اس
آیہ سی تین مسئلہ معلوم ہوئی ایک فرض ہونا قیام کا دوسرا مونہہ کرنا قبلہ کیطرف تیسری شرط ہونا
نیت کا ساری عبادات مین عموما اور نماز مین خصوصا قولہ تعالی قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ
اور کہڑی ہو اللہ کی آگی ادبسی ف تفسیر احمدی مین ہی کہ قانتین کی کئی معنی ہین اور راز کہہ ہوا لا قیام کا ہی

خاموشی کی ذکر ما سوای اللہ سی خاشعین یا داعین ذاکرین مطیعین یا مکففین الایدی والابصار

پس قوموا للہ سی معلوم ہوا کہ کہڑا رہنا نماز مین اللہ کی لئی ساتھہ قنوت کی فرض ہی پس
اگر قیام نماز مین نہ پایا جاوی یا بیطور کہ بیٹھہ کی نماز پڑہی یا اللہ کی لئی قیام نہو یا ساتھہ
قنوت یعنی خشوع او سکوت کی نہو نماز فاسد ہو جاتی ہی پس پہلی معنی سی معلوم ہوا کہ قیام اللہ
کی لئی ساتھہ خاموشی کی فرض ہی اور نماز مین کلام کرنا حرام ہی اور ایک معنون
سی پوچھا گیا کہ سنگریزہ وغیرہ کا الٹنا اور راست اور چپ التفات کرنا اور نظر پہرانا
مکروہ ہی **قوله تعالی** فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ **ت** سو پڑہو جتنا آسان ہو
قرآن **ف** اس سی قرآن کا پڑہنا نماز مین فرض ہوا اور فرض کا مقدار ہماری نزدیک
ایک آیہ بڑی ہی جیسی آیہ کرسی وغیرہ یا تین آیتین چہوٹی مثل مدہامتان کی اور اصح ایسا ہی
تفسیر احمدی مین اور جامع الرموز مین کرمانی سی ہی یہ کہ تین آیتین کم نہون بڑی ایک آیہ سی
قوله تعالی وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۞
عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۞ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۞ وَاِنَّهٗ لَفِيْ
زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۞ **ت** اور یہ قرآن ہی اوتارا جہان کی صاحب کا لی اوترا ہی اسکو
فرشتہ معتبر تیری دل پر کہ تو ہووی ڈر سنانی والا کہلی عربی زبان سی اور یہ لکہا ہی پہلونکی
کتابون مین **ف** تفسیر احمدی مین ہی صاحب کشاف اور مدارک اور ہدایہ کی حجت
پکڑی ہی کہ قرآن گو غیر عرب کی زبان مین مترجم ہو قرآن ہی اسی پوچھا گیا کہ قرأت
پڑہنا زبان فارسی نماز مین جائز ہی ابو یوسف اور محمد اور شافعی کہتی ہین جو عربیہ پر قادر ہو
تو البتہ درست ہی بی عذر جائز نہین مگر ابو حنیفہ پہلی قول مین دونو حال مین جائز رکہتی ہین
اور آخر امام صاحب نی بہی صاحبین کی قول کیطرف رجوع کیا ہی اور اسی پر فتوی ہی

قوله تعالی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا **ف** اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو **ف** اکلیل اور مدارک میں ہے کہ اس آیہ سے رکوع اور سجدہ فرض ہوا **قوله تعالی** قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا **ف** کہ اللہ کر پکارو یا رحمن کر جو کہہ کر پکارو گی سو اوسکی ہین سب نام خاصے اور تو نہ پکار اپنی نماز مین نہ چپکی پڑھ اور ڈھونڈھ لے اسکی بیچ مین راہ **ف** موضح القرآن ہے کہ رحمن نام اللہ کا عرب کے لوگ نجانتے تھے اس پر یہ فرمایا کہ نام بہتیرے ہین اللہ وہی ایک ہے اور پکارنے کی نماز مین بہت چلانا بھی نہین اور بہت دبی آواز بھی نہین بیچ کی چال پسند ہے اور تفسیر احمدی مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکار کے قرأت کرتے تھے اور مشرک جب سنتے تھے برا کہتے تھے پس یہ آیہ اوتری یعنی اتنا چلا کر پڑھو کہ مشرک سنے نہ اتنا آہستہ کہ پیچھے والے نہ سنے بلکہ اسکے بیچ بیچ اور روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ دبی آواز سے پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ مین اپنے رب سے مناجات کرتا ہون وہ میرے حاجت جانتا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ چلا کر پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ شیطان کو بھگاتا ہون اور غافلونکو جگاتا ہون پھر جب یہ آیہ اوتری حضرت ابو بکر کو تھوڑا سا چلا نیکا حکم دیا اور عمر کو تھوڑی دبی آواز کا یہ آیہ جہر اور مخافت کی مقدار مین ہے فقہا الٰہی ہین کہ کمتر جہر وہ ہے کہ غیر سنے اور کمتر مخافت وہ ہے کہ خود سنے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ آیہ نماز کے لئے اوتری یعنی نہ سب نمازین چلا کر پڑھو اور نہ سب دبا کر بلکہ رات کی نمازین چلا کر اور دن کی دبا کر اور اکلیل مین ہے بخاری سے کہ یہ آیہ دعا کی شان مین اوتری ہے **قوله تعالی** وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۞ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ

فی نفسک تضرعا وخیفة ودون الجهر من القول بالغدو والآصال
ولا تکن من الغافلین ف اور جب قرآن پڑھا جاوے تو اوسطرف کان رکھو اور چپ رہو
شاید تم پر رحم ہو اور یاد کر اپنے رب کو دل میں گڑگڑاتا اور ڈرتا اور پکار سے کم آواز بولنے
میں صبح اور شام کے وقتوں اور مت ہو بیخبر ف اکلیل میں ہے کہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے
روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت کے پیچھے قرآن پڑھتا تھا یہ حکم آیا حنفیہ اس سے دلیل پکڑتے
ہیں کہ مقتدی کو پڑھنا قرآن کا مطلقاً نچاہیے اور مالک نے دلیل پکڑی ہے کہ فقط جہریہ میں
نچاہیے اور شافعیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ جہریہ میں سورہ نچاہیے پر فاتحہ آہستہ سے پڑھنا
مضائقہ نہیں ہے اور جمہور نے استدلال کیا کہ اس آیہ سے معلوم ہوا کہ نماز میں قرأت واجب
ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیہ خطبہ کے لیے اوتری اور واذکر ربک فی نفسک
سے بوجھا گیا کہ ذکر مستحب ہے قلب اور زبان سے پر اخفات افضل ہے **قوله تعالی**
سبح اسم ربک الاعلی ت پاکی بول اپنے رب کے نام کی ف اکلیل میں ہے
کہ جب آیہ آئی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اسکو سجدے میں داخل کرو اور جلالین میں اور تفسیر
احمدی میں ہے کہ جب آیہ فسبح باسم ربک العظیم آئی حضرت نے فرمایا کہ اسکو رکوع میں
داخل کرو **قوله تعالی** ان الله وملائکته یصلون علی النبی یا ایها
الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما ت الله اور اوسکے فرشتے رحمت بھیجتے
ہیں رسول پر اے ایمان والو رحمت بھیجو اوس پر اور سلام بھیجو سلام کہکر ف موضح القرآن میں
کہ یہ حکم ادا ہوتا ہے نماز میں السلام علیک ایها النبی و اللهم صل علی محمد میں الله سے رحمت
مانگنی اپنے پیغمبر پر اور اونکے ساتھ اونکے گھرانے پر بڑی قبولیت رکھتی ہے اون پر اونکی لائق
رحمتیں اوترتی ہیں اور دس رحمتیں اوترتی ہیں مانگنے والے پر جب ایکبار مانگے اوسکا عوض دس کرے اور تفسیر احمدی میں ہے

کہ یہ امر وجوب کی لئی بالاتفاق ہی اس سی معلوم ہوا کہ حضرت پر صلوۃ واجب ہے پر اوسکی اوقات اور
عدد میں اختلاف ہے مالک اور طحاوی کی نزدیک ایکبار تمام عمر میں واجب ہے اور باقی مستحب جسطرح اظہار شہادتین
اور بعضونکی نزدیک جس مجلس میں کہ ذکر حضرتکا ہو ایکبار واجب ہے جسطرح سجدہ قرآنکا اور تشمیت عاطس
کی اور کرخی کی نزدیک جب حضرتکا ذکر ہو یا آپکا نام سنی تب واجب ہے اسی پر فتویٰ ہے جمہور اور نماز میں
ابوحنیفہ کی نزدیک قعدہ اخیرہ میں تشہد کی بعد سنت ہے اور قعدہ اولی میں جائز نہیں اور شافعی کی
نزدیک قعدہ اولی میں سنت ہے اور اخیر میں واجب اور آپکی آل پر اور غیر پر بتبعیت جائز ہی اور بالاستقلال
مکروہ ہی آل کا ذکر کرنا بعد اپکی صلوۃ کی مثل اجماع کی ٹہرا ہی بل بعضون نی کہا ہی کہ بدون
آل کے صلوۃ مقبول نہیں ہی **فصل** نماز کے مفسدات کا بیان ہے **قوله تعالی** اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
رٰكِعُوْنَ ○ **ف** تمہارا رفیق وہی اللہ ہی اور اوسکا رسول اور ایمان والی کہ جو
قایم ہین نماز پر اور دیتی ہین زکوۃ اور وہ نیوی ہین **ف** مدارک میں ہی کہ بعضون نے کہا
کہ یہ آیہ حضرت علی کی شانمین نازل ہوئی ایک سائل نی سوال کیا وہ نماز کی رکوع میں تہی اوسکو
انگشتری پہینک دی اور انگشتری آپکی خنصر میں خوب ہلتی تہی اوسکی نکالنی میں عمل کثیر کی حاجت نہوئی
اس سی معلوم ہوا کہ صدقہ نماز میں دینا جائز ہے اور عمل قلیل نماز کو توڑتا نہیں الا انکہ کرتی تہی اسکی
حضرتکا نماز میں جوتی اوتارنا اور عبداللہ بن عباس کے جوتیون کو دہنی جانب سے بائیں جانب پہیر کر رکہنا
اور یہ اوس سیاق کی دلیل ہی بہتر ہے کہ اسمین ایک فائدہ جدید ہے شرح وقایہ میں ہے کہ عمل کثیر بعضون کے
نزدیک وہ ہے کہ دور سے دیکہنے والا جانے کہ وہ نماز میں نہیں ہی اور بعضون کی نزدیک وہ ہی کہ اوسکا کرنا دونون ہاتھون سے معلوم ہو
مشائخ اسی پر ہین اور بعضون کی نزدیک وہ ہے کہ نمازی خود اوس عمل کو بہت جانے امام سرخسی نی کہا
کہ یہ ابوحنیفہ کی مذہب سے بہت قریب ہے **ف** **قوله تعالی** اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ

اور جو جمعہ کی نماز پڑہیں تو جائز ہی اور جماعت اور خطبہ سنت نہیں یہ صاحبین جماعت کی
قائل ہیں اور محمد کہتی ہیں دو خطبی چاہئیں اور ابو یوسف کہتی ہیں کہ ایک ہی خطبہ چاہیئے

فصل نماز قضا قوله تعالى فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي ت
سو میری بندگی کر اور نماز کہڑی رکہہ میری یاد کو ف لذکری کی بہت معانی ہیں اور
ایک یہ کہ جب نماز بہولنی کی بعد یاد آوی یعنی نسیان سی فوت ہوئی قضا کری اکلیل میں ہی
صحیحین سی بروایت انس کہ حضرت نی فرمایا جب کوئی نماز سی غافل ہو جاہی کہ پڑہ لی
جب یاد آوی

فصل نماز مریض قوله تعالى فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ت پہر جب چاہو تم کہ نماز ادا کرو
یاد کرو اللہ کو کہڑی اور بیٹھی اور پڑی ف اکلیل میں ہی ابن مسعود سی کہ یہ
مریض کی حق میں ہی یعنی نماز پڑہی کہڑا ہو کر جو نہ ہو سکی تو بیٹھ کر جو نہ ہو سکی تو
پہلو کی بل تفسیر احمدی میں ہی کہ جنوبکم کی لفظ سی جو کتاب اور سنت میں ہی دلیل ہی کہ
کروٹ کی بل پڑہنا مختار ہی نہ چت

فصل تلاوت سجدہ قوله تعالى وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝ ت اور جب پڑہی ان
پاس قرآن سجدہ نہیں کرتی ف جب آیہ واسجد واقترب اتری حضرت
پڑہ کر آپ اور سب مسلمانوں نی سجدہ کیا اور کفار قریش انکی سروں پہ کہڑی رہی یہ سجدہ
اونکی برائی میں یہ آیہ آئی اس سی ابو حنیفہ نی حجت پکڑی کہ تلاوت کا سجدہ واجب ہی وہ سجدہ
آخر سورہ اعراف اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم اور پہلی حج اور فرقان
اور نمل اور الم السجدہ اور ص اور حم السجدہ اور والنجم اور انشقت اور اقرا ہیں
شافعی کی نزدیک یہی سجدہ ہیں پر ص میں انکی نزدیک نہیں حج میں دو ہیں ایک جو ہماری

زنخشی کی مقر سجدہ ... (marginal handwritten notes)

دوسری وارکعوا واسجدوا وافعلوا الخیر اور حم سجدہ مین ان کنتم ایاہ تعبدون
پر سجدہ کرتی ہین اور وہم لا یسئمون پر اور سجدہ پڑہنی والی اور سننی والی دونو پر واجب ہوتا ہے
اور مشروط ہی بشرائط نماز مثل طہارت اور استقبال قبلہ اور ستر عورت کے یہ ایک سجدہ دو تکبیرون
کی بیچ بدون تحریمہ و تشہد اور سلام کی باقی اور مسئلہ فقہ کی کتابون مین ہین فصل رکوع سجدہ
تلاوت کی قایم مقام ہوتا ہے **قولہ تعالی** فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب
ف پھر گناہ بخشوانی لگا اپنی رب سے اور گرا جھککر اور رجوع ہوا **ف** تفسیر احمدی مین ہی
کہ راکع کی لفظ ساجد کی مقام پر اطلاق کیا ہو جہا گیا کہ تلاوت کے سجدہ مین رکوع قائم مقام
سجدہ کی ہی یہی مستدل ابی حنیفہ کا اور ایسا ہی اکلیل مین ہی ہی **ف** ۲ **فصل** نماز مسافر
قولہ تعالی واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا
من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا **ف** اور جب
سفر کرو ملک مین تو تم پر گناہ نہین کہ کچھ کم کرو نماز مین سی اگر تمکو ڈر ہو کہ ستاوینگی تمکو
کافر **ف** موضح القرآن مین ہی کہ سفر جو تین منزل کا ہو اسمین چار رکعت فرض ہیں سو دو پڑہنی
چاہئین اور کافرونکی ستانیکا ڈر اوس وقت تہا جب یہ حکم ہوا اس تقریب سی معافی ملی ہر وقت کو اور
پوری نہ پڑہی کہ اللہ صاحبکی بخشش سی بیپروائی ہوتی ہی اور سنت کا تقید سفر مین نہین رہتا
ف اور تفسیر احمدی مین ہی کہ قصر سی مراد قصر رکعات ہی یعنی چار رکعت فرض مین سی دو پڑہے
اور تین اور دو سی قصر نکری کیونکہ اجماع سی یہی ثابت ہے اگرچہ نص عام ہی ہر قسم کو اور
کمتر مدت سفر کی کہ جسمین قصر چاہئی ابو حنیفہ کی نزدیک مسافت ہی تین دن اور تین راتکی
سیر وسطے اور سیر وسط کا اعتبار خشکی مین اونٹ کی قدمونکی چال پر ہی اور بعضون نی
میل کی اعتبار سی بیالیس میل کہا ہی اور بعضون نی چون اور بعضون نی تریسٹھ میل

اور دریا میں ہوا کی اعتدال پر اور پہاڑ میں اوسکی لیاقت پر چلنی والی کی دیری اور جلدی کا اعتبار
نہیں ہی جو کسی نی تین رات دن کی مسافت کو ایک دن میں طی کیا وہ قصر کری اور جو کسی نی
ایک رات دن کی مسافت کو تین دن میں طی کیا وہ قصر نکری اور بعضون نی قصر سی قصر اوضاع
یعنی تخفیف قرات اور رکوع اور تسبیح یا اشارہ دابہ پر مراد رکھی ہی ایسی ہی نقل ہی ابن عباس سی
وہ مختار ہی فخر الاسلام بزدوی کا

فصل جمعہ کی نماز کا بیان ہی **قولہ تعالی** یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون فاذا قضیت الصلوة فانتشروا فی الارض **ف** ای ایمان والو جب اذان ہو نماز کی دن جمعہ کی تو دوڑو اللہ کی یاد کو اور چھوڑو بیچنا یہ بہتر ہی تمہاری حق میں اگر تمکو سمجھ ہی پہر جب ہو چکی نماز پہیل پڑو زمین میں **ف** دلیل ہی کہ اس آیہ میں مشروعیۃ ہی نماز جمعہ کی اور اوسکی اذان کی اور اوسکی لئی دوڑنی کی اور حرمۃ ہی خرید اور فروخت کی اذان کی بعد دلیل پکڑی ہی بعضون نی کہ جمعہ میں بادشاہ کی اذن کی حاجت نہین کیونکہ اللہ نی سعی واجب کیا ہی کسی کی اذن کو شرط نہین کیا اور دلیل ہی کہ عورتون پر سعی واجب نہین اس لئی کہ وہ مردون کی خطاب میں داخل نہین ہین اور فانتشروا سی معلوم ہوا کہ خطبہ نماز پر مقدم ہی کیونکہ نماز کی بعد انتشار مباح فرمایا اور وذروا التجارۃ الایۃ سی خطبہ کی مشروعیۃ معلوم ہوئی اور یوجہا گیا خطبہ میں قیام چاہئی اور جماعۃ نماز جمعہ میں شرط ہی اور حاضرین کو خطبہ سننا ضرور ہی اور متفرق ہونا حرام ہی اور تفسیر احمدیہ میں ہی کہ سعی سی مراد چلنا ہی نہ دوڑنا اور نودی سی مراد اذان پہلی ہی نہ دوسری جو خطبہ کی وقت ہوتی ہی اس سی معلوم ہوا کہ سعی اور ترک بیع پہلی ہی اذان سی واجب ہوتی ہی ابو حنیفہ کی مذہب میں یہی قول صحیح ہی

اور فانتشروا سی ممکن ہی کہ اشارہ ہوا اسپر کہ جمعہ کی بعد اور کوئی نماز فرض نہین ہی
تو یوں جہا گیا کہ ظہر بہی جمعہ کی بعد فرض نہین ہے اور ظاہر آیہ مین اگرچہ خطاب سب مسلمانون سے ہے
صحیح ہون یا معذور پر واجب ہی جمعہ اوسپر جو مرد مکلف آزاد اور صحیح ہو شہر کا رہنی والا
آنکہہ اور پاؤن اوسکی سالم ہون اور اوسکی ادا کی شرط چہہ ہین مصر یا فنا اوسکا اور
پادشاہ یا نائب اوسکا اور وقت ظہر اور خطبہ اور جماعت اور اذن عام بدون انکی جمعہ صحیح
نہین پر دو شرطون پہلی مین فی زماننا بہت سا کلام ہے کیونکہ مصر کی معنون مین اختلاف ہے بعضی
کہتی ہین کہ مصر وہ موضع ہی کہ جسمین امیر ہوا اور قاضی اور نافذ ہون احکام اور قائم ہون
حدود شرعی اور بعضون نی کہا ہی کہ اوسکی اہل اوس مسجد مین کہ سب مسجد سے بڑی ہو نہ سماوین
اور سلطان اور نائب مین نہین معلوم ہے کہ اوسکا حضور شرط ہی یا فقط اذن کافی ہی اگرچہ
کلام صاحب کشاف کا مشعر ہی اسپر کہ جب حاضر نہو تب اذن واجب ہے اسلیئی لوگ مختلف ہین
بعضون نی جمعہ کو چہوڑ ہی دیا بالکلیہ اور بعضی جمعہ پڑہتی ہین اور اوسی پر کفایت کرتی ہین اور بعضی
پہلی ظہر پڑہتی ہین پہر جمعہ کی لیئی سعی کرتی ہین اور اکثر پہلی جمعہ کو ادا کرتی ہین بعد اوسکی ظہر پڑہتی ہین
ہین شکون کی سبب گو جمع بین الفرضیتین اہل اسلام کی نزدیک جائز نہین تمام ہوا خلاصہ
تفسیر احمدیکا **فصل** صلوۃ العید **قولہ تعالی** فصل لربک وانحر **ت** سو نماز پڑہ
اپنی ربکی اور قربانی کر **ف** اکلیل مین ہے کہ اس آیہ مین نماز عید کی اور قربانی کی مشروعیت ہے
اور معلوم ہوا کہ قربانی نماز کی بعد چاہیئی دلیل پکڑی ہی اوسنی کہ حسنی کہا ہی کہ قربانی کا وقت
نماز کی گذرنیکی بعد ہی اور خطبونکا اعتبار نہین اور قربانی اونٹ کی بہتر ہی گائی اور بکری سی **قولہ تعالی**
قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی **ت** بہلا ہوا اوسکا جو سنوارا اور
پڑہا نام اپنی ربکا پہر نماز کی **ف** **فصل** صلوۃ خوف کا بیان ہی **قولہ تعالی**

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ **ف** پھر اگر تمکو ڈر ہو تو پیادہ پڑہ لو یا سوار پھر جسوقت چین پاؤ تو یاد کرو اللہ کو جیسا تمکو سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے تھے **ف** موضح القرآن میں ہے کہ لڑائی کا وقت ہو تو ناچار ہے کو سواری پر بھی اور پیادہ بھی اشارہ سے نماز پڑھ لے گو کہ قبلہ کی طرف بھی نہو **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ اس آیہ سے صاحب ہدایہ نے استدلال کیا ہے کہ جب بڑا ڈر ہو تو نماز پڑہیں سوار علیحدہ علیحدہ رکوع اور سجدہ کا اشارہ کریں جسطرف چاہیں جب قادر نہوں قبلہ کیطرف بقولہ تعالیٰ فان خفتم فرجالا او رکبانا اور محمد رحمۃ اللہ سے روایہ ہے کہ جماعت کے ساتھ پڑہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے فصل خوف کی نماز باجماعت کا بیان ہے **قولہ تعالیٰ** وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ **ف** اور جب تو ان میں ہو پھر انکو نماز میں کھڑا کر چاہیے انکی ایک جماعت کھڑی ہو تیری ساتھ اور ساتھ لیویں اپنے ہتھیار پھر جب سجدہ کر چکیں تو پرے ہو جاویں اور آوے دوسری جماعت جن کی نماز نہیں کی وہ نماز کریں تیری ساتھ اور پاس لیویں اپنا بچاؤ اور ہتھیار کافر چاہتے ہیں کسی طرح تم بے خبر ہو اپنے ہتھیاروں اور اسباب تو تم پر جھکاپ پڑیں ایک حملہ کر کر اور گناہ نہیں تم پر اگر تمکو تکلیف ہو مینہہ سے یا تم بیمار ہو کہ اوتار رکھو

رکہو اپنی ہتہیار اور ساتہہ لو اپنا بچاؤ اللہ نے رکہی ہی منکروں کی واسطی ذلت کی مار ف

موضح الفرقان مین ہی کہ یہ نماز خوف کی ہی کہ اگر وقت مقابلہ کا ہو تو فوج دو حصے ہو جاوے ہر جماعت
آدہی نماز مین امام کی شریک ہو اور آدہی چلی گئی ہی جبتک دوسری جماعت دشمن کی مقابل
رہی اور اوسوقت نماز مین آمد و رفت معاف ہے اور ہتہیار اور زرہ یا سپر ساتہہ رکہین اور اگر اسقدر
بہی فرصت نہو تو جماعت موقوف کرین تنہا پڑہ لین پیادہ اور سوار باشارہ اگر یہ بہی فرصت
نہ ملی تو قضا کرین ف۲ اس آیہ مین دونو طائفہ کا حکم مفصّل نہین بیان ہوئی اس لئی اوسکی
کیفیت مین اختلاف ہے امام مالک کہتی ہین کہ اوسکا طریقہ یہ ہی کہ امام طائفے ساتہہ ایک رکعت
پڑہ کر کہڑا رہی یہانتلک کی یہ گروہ اپنی نماز تمام کرکی بعد سلام چلی جاوین پہر دوسرے
طائفہ کی ساتہہ ایک رکعۃ اور پڑہ کر بیٹہا رہی یہانتلک کہ یہ دوسرا گروہ اپنی نماز تمام
کرکی سلام کری یہ بعینہ مذہب ہی شافعی کا اور ہماری نزدیک طریقہ یون ہی کہ امام پہلی
رکعۃ ایک گروہ کی ساتہہ پڑہی پہر وہ گروہ جاوی دشمن پاس کہڑا رہی اور دوسرا گروہ
امام اوسکی ساتہہ یہ رکعۃ دوسری پڑہی پہر تنہا سلام کری پہر پہلا گروہ آوے نماز کی مقام
مین دوسری رکعۃ تنہا پڑہی بغیر قراۃ اور سلام کرکی دشمن پاس جائے پہر دوسرا گروہ آوی اور
مقام مین دوسری رکعۃ تنہا پڑہی بقراۃ یہ مذاہب منحصر ہین مسافر کی نماز مین اور اگر مقیم ہو
تو رباعی مین پہلی طائفہ کی ساتہہ دو رکعۃ پڑہی پہر دوسری گروہ کی ساتہہ دو رکعۃ
اور پڑہی اور ثلاثی مین پہلی سے ساتہہ دو رکعۃ پڑہی اور دوسری کی ساتہہ ایک رکعۃ
خلاصہ یہ ہے کہ خوف کی نماز حضرت کے بعد بہی درست ہے اور یہی صحیح ہی اور ابو یوسف کہتی ہین کہ واذا
کنت فیہم مین خطاب ہے حضرت کو اس سی معلوم ہوا کہ یہ نماز خاص حضرت کے لئی تہی
اسکا جواب یہ ہی کہ حضرت سے خطاب تابعین ائمہ سی خطاب ہے کیونکہ ائمہ حضرت کے نائب ہین

كتاب الجنائز فصل جنازه كی نماز كا بيان ہی قوله تعالى

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ت اور نماز نہ پڑہ اون مین کسی پر جو مر جاوی کبہی اور نہ کہڑا ہو اوسکی قبر پر وہ منکر ہوی اللہ سی اور اوسکی رسول سی اور مری ہین بی حکم ف اکلیل مین ہی کہ اس سی معلوم ہوا کہ کافر پر نماز پڑہنی اور اوسکی قبر پر کہڑا ہونا حرام ہی پر دفن اوسکا جائز ہی اور مسلمان پر نماز پڑہنی اور دفن کرنا اوسکا واجب ہی اور اوسکی قبر پر کہڑا ہونا اور دعا و استغفار کرنا مشروع ہی تفسیر احمدی مین ہی کہ فاسقون بمعنی کافرون ہی کیونکہ اگر نماز نہ پڑہنی علت فسق ہو تو باطل ہو فاسق پر نماز پڑہنا اور حالانکہ جائز ہی باجماع صحابہ اور تابعین کے فقہانی ذکر کیا ہی کہ کافر پر نماز کسی طرح درست نہین اگرچہ ولی اوسکا مسلمان ہی یہانتک کہ جو ایک شخص مین اشتباہ ہو کہ کافر تہا یا مومن اوس پر نماز نہ پڑہی کیونکہ اگر کافر ہی تو کسی طرح نماز روا نہین اور جو مسلمان ہی اوس سی نماز ترک کرنی فی الجملہ جائز ہی بخلاف اور احکام کی مثلاً ایک کافر مرا اور اوسکا ولی مسلمان ہی اوسکو غسل دی مثل غسل نجاست کے نہ غسل مسنون اور ایک خرقہ مین کہ اوسکی ستر کو ڈہانک لی لپیٹی اور کفن نہ دیوی طریق مسنون سی اور گڑہا کہود کر گاڑ دی نہ لحد کری اور نہ کفن کرے طریق مسنون سی

باب الشهيد قوله تعالى

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ت اور نکہو جو کوئی مارا جائی اللہ کی راہ مین کہ مردی ہین نہ بلکہ وہ زندی ہین لیکن تمکو خبر نہین ف تفسیر احمدی مین ہی کہ آیہ شہدا بدر کی شان مین ہی کہ جو وہ مرد ہی اس سی معلوم ہوا کہ شہید حیات کو قبول

بقدر ذوق نعمت کے ہوتی ہی اور یہ آیہ اگر خاص شہدا کی حق مین ہے تو اور مسلمانوں کی تنعیم اور کافرونکے تعذیب اور آیہ سی معلوم ہوتی ہے اور اگر عام ہے تو دلیل ہے ہر مومن صالح کی تنعیم اور حیوۃ پر اور خصوص شہدا کا ذکر شرافت کی لیئی ہی اور بعضے اصول کی کتابوں مین ہے کہ اشارۃ النص عام ہوتی ہے اوس سی خاص کر لیتی ہین جیسی کہ شافعی نی کہا کہ شہید پر نماز نچاہیے کیونکہ وہ حکم بل احیاء عند ربہم کی اشارۃ النص سی ثابت ہے اجب بعضون نے شافعی پر اعتراض کی کہ حضرت نے حمزہ پر ستر نمازین پڑہین اگر شہدا پر نماز پڑہنا نہوتا تو کیون پڑہتے اونہون نے جواب دیا کہ حمزہ اس عموم سے خاص ہین اونکی غیر پر عموم باقی ہے اور شہید وہ ہے جو مسلمان پاک اور بالغ مارا گیا ہو تیز چیز سے مظلومیہ مین وس مارنی سی مال واجب نہو یا معرکہ مین مردہ یا زخمی پایا گیا اور مرتث نہوا ایسی پر دنیا کی احکام جیسی غسل اور کفن ندینا اور نماز پڑہنا جاری ہوتے ہین اور آخرت مین مرتبہ پڑا ملتا ہے

فی قوله تعالی ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ **ت** پہر اوسکو مردہ کیا پہر اوسکو قبر مین رکہوایا

ف اکلیل مین ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مردون کو دفن کرنا واجب ہے **فصل** صلوۃ فی الکعبہ کا بیان ہے **قوله تعالی** وَعَهِدْنَا اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ **ت** اور کہہ دیا ہمنی ابراہیم اور اسمعیل کو کہ پاک کر رکہو میرا گہر **ف** اکلیل مین ہے کہ رازی نے کہا کہ لفظ بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود سی بوجہا گیا کہ نفس کعبہ مین نماز درست ہے بخلاف مالک کی اور مین کہتا ہون کہ لفظ للطائفین کے اس استنباط کو رد کرتی ہے کیونکہ طواف نفس کعبہ مین نہین ہوتا جب معطوف علیہ نفس کعبہ مین نہوا معطوف بی نہوگا کتاب الزکوۃ

قوله تعالی وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ **ت** اور دیا کرو زکوۃ **ف** اس سی زکوۃ کی فرضیت معلوم ہوئی **فصل** سونی اور چاندی کی زکوۃ کا بیان ہی **قوله تعالی** وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

فبشرهم بعذاب اليم ۝ يوم يحمى عليها في نار جهنم فتكوى بها
جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما كنزتم لانفسكم
فذوقوا ما كنتم تكنزون ۝ **ف** اور جو لوگ گاڑ رکھتے ہیں سونا اور
روپا اور خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں سو انکو خوشخبری سنا دکھ والی مار کی
ف جسدن اگ دہکاوینگے اوسپر دوزخ کی پہر داغینگے وس سے انکی ماتہے اور
کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے جو تم گاڑتے تہے اپنے واسطے اب چکہو مزا اپنے گاڑنیکا **ف۲**
اور تفسیر احمدی میں ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ سونے اور روپے میں زکوۃ واجب ہے یہ آیۃ اگرچہ
وجوب میں مفصل ہے پر مقدار اور شرطوں میں مجمل حضرت نے اوسکی تفصیل فرمائی کہ سونے میں
جبتک بیس مثقال نہو زکوۃ نہیں واجب ہے اور چاندی میں جب تک دوسو
درم نہو زکوۃ نہیں لیکن اس سے بہی بیان صاف منکشف نہیں ہوتا لہذا ایک
شرط اور وجوب زکوۃ میں کی وہ پوری سال کا گذرنا ہے نصاب مذکور پر
اور فارغ ہونا سب حاجتون اصلی سے اور ہونا اوسکا مملوک بملک تام حر مکلف کو
اور موجود ہونا اوسکے پاس اور یہ عام ہے مردوں اور عورتوں کے حق میں اس سے
معلوم ہوا کہ عورتوں کی زیور میں بہی زکوۃ واجب ہے اور شافعی کے نزدیک نہیں

فصل تجارۃ کی زکوۃ کا بیان ہے **قوله تعالى** يا ايها الذين امنوا
انفقوا من طيبات ما كسبتم ومما اخرجنا لكم من الارض
ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون ولستم باخذيه الا ان
تغمضوا فيه واعلموا ان الله غني حميد ۝ **ف** اے ایمان والو
خرچ کرو ستھری چیزیں اپنی کمائی میں سے اور جو ہمنے نکال دیا تمکو زمین میں سے

اور نیت نرکہو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم اوسکو نہ لوگی مگر جو آنکہین موند لو اور جان رکہو کہ
اللہ بے پروا ہی خوبیون والا **ف** اکلیل مین لکہا ہی کہ اس آیۃ سی معلوم ہوا کہ مال تجارت مین اور نقد
اور پہلو مین زکوۃ واجب ہی اور ناقص مال کا تصدق کرنا مکروہ ہی اور بہتر کا مستحب اور ابو حنیفہ نے
اس سی دلیل پکڑی کہ جو زمین سی نکلی کم ہو یا زیادہ اوسمین زکوۃ واجب ہی اور مما اخرجنا
لکم من الارض عام ہی روئیدگی ہو یا کہان یا گڑا مال جو کسیکی زمین کو اکرایا ہو یا ادسپر زکوۃ
چاہیی نہ مالک زمین پر **ف** فصل زکوۃ خارج کا بیان ہی **قوله تعالی** وهو الذی
انشا جنات معروشات وغير معروشات والنخل والزرع مختلفا
اكله والزيتون والرمان متشابها وغير متشابه كلوا من ثمره اذا
اثمر واتوا حقه يوم حصاده ولا تسرفوا انه لا يحب المسرفين
ف اور اوسی نے پیدا کئی باغ چہتر پر چڑہائی ہوئی اور بغیر چہتر پر چڑہائی اور کہجورا اور کہیتی کئی طرح
اوسکا پہل اور زیتون اور انار آپسمین ملتا اور جدا کہاؤ اوسکی پہل مین سے جسوقت پہل لاوے
اور دو اوسکا حق جسدن کٹی اور بیجا نہ اوڑاؤ اوسکو خوش نہین آتی اوڑانی والے **ف**
موضح القرآن مین ہی کہ اوسکا حق جسدن کٹی یعنی زکوۃ اور مال کی زکوۃ برس کے بعد اور اوسکے
زکوۃ اوسی دن ہی جسدن ہاتہہ لگی جو زمین اپنی ملک مین ہو اور اوسمین خراج نہ آتا ہو اوسکی پیداوار
مین حق اللہ کا اگر پانی دیسی ہو تو بیسوان حصہ اگر بن پانی دیسی ہو تو دسوان حصہ اور تفسیر احمدی مین ہے
کہ آتوا صیغہ وجوب کی لیئی ہی اور حق سے مراد زکوۃ عشر ہو یا اوسکا نصف اوسکو فقہ مین زکوۃ
فی الخارج کہتی ہین اور بیان مسئلہ کا یہ ہے کہ جو چیز زمین سی نکلی اوسمین ابو حنیفہ کی نزدیک زکوۃ واجب ہے
مگر ہیزم اور نی اور گیاہ مین جو آسمان سی پانی دیا اوسمین عشر چاہیی اور جو مشکیزہ اور ڈول
سی پانی دیا اوسمین نصف عشر چاہیی اور سال بہر باقی رہنا اور پانچ وسق کو پہنچنا شرط نہیں

صاحبین کی نزدیک انمین عشر واجب نہین اور ترکاری مین امام کی نزدیک صدقہ ہی یہ صاحبین کی نزدیک نہین

اور جو شہد عشری زمین مین ہو اوسمین بہی عشر ہی خواہ قلیل ہو خواہ کثیر امام شافعی کی نزدیک واجب

نہین اور جو شہد اور پہل پہاڑ مین ہو اوسمین عشر واجب ہی ابوحنیفہ کی نزدیک اور ابو یوسف کی نزدیک

نہین جو گہر کہ باغ ہو گیا اگر مسلمان اوسکو پانی عشری دیتا ہو تو عشر اوسمین واجب ہی اور جو پانی خراج

دیتا ہی تو خراج واجب ہی اور جو ذمی اوسکو پانی دیتا تو خراج ہی واجب ہی گو عشری پانی دیتا ہو

اور جو گہر کہ رہنی کی لئی ہون اوسمین کچھ واجب نہین کیونکہ حضرت عمر نے مساکن مین عفو کیا ہی

ف اکلیل مین ہی کہ اس آیہ سی دلیل پکڑی ہی جسنی کہ زکوۃ ہر کہیت مین اور پہل مین حضور صاحب

اور آثار مین واجب گردانا فصل مصارف زکوۃ کا بیان ہی قوله تعالی اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ

لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ

وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

ت زکوۃ جو ہی سو حق ہی مفلسونکا اور محتاجونکا اور اوس کام پر جانی والون کا

اور جنکا دل پرچانا اور گردن چہڑانی مین اور جو تاوان بہرین اور اللہ کی راہ مین اور

راہ کی مسافر کو ٹہرا دیا ہی اللہ کا اور اللہ سب جانتا حکمت والا ہی ف موضح القرآن

مین ہی جس پاس مال نہو وہ مفلس ہی گو حاجت چلی جاتی جیسی ہر روز کی محنتی

اور محتاج جنکی حاجت بند ہو اور زکوۃ کی عامل حصہ پاوی موافق خرچ کی اور دل

جنکا پرچانا ہی وہ لوگ ہتی کہ طمع پر مسلمان ہوئی لیکن سردار قوم تہی اونکی طفیل سی یہ

مسلمان ہوئی اب علما اونکو نہین گنتی اور گردن چہڑانی غلام کی آزادی یا بندی

کی اور تاوان دار جو قرضدار ہو اگرچہ مالدار رہی اور قرض برابر رکہتا ہو اور اللہ

کی راہ یعنی جہاد کا خرچ اور مسافر جو بی خرچ ہو اگرچہ گہر مین سب موجود رکہی

رکہی فصل مسلمانونسی زکوۃ لینا اور دعا دینی کا بیان قولہ تعالیٰ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ
ف لی اونکی مال مین سے زکوۃ کہ اونکو پاک کری اوس سی اور دعا دی اونکو
ف اکلیل مین ہی کہ ابن ابی حاتم نی عکرمہ سی اخراج کیا ہے خذ من اموالہم سی مراد ہے
اونٹ اور گای اور بکری اور غیرا وسکی ہی اس دلیل ہی کہ زکوۃ امام کو دینا واجب ہے اور مستحب ہی
کہ امام زکوۃ دینی والی کو دعا دے اور ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ دعا امام پر واجب ہے اور بعضون نے لی ہے
ظاہر آیہ سی استدلال کی ہی کہ پیغمبر کی سوا اور پر بہی درود بالاستقلال درست ہے۔
کتاب الصوم قولہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ
مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ت ای ایمان والو حکم ہوا تم پر روزیکا جیسی
حکم تہا تم سی اگلون پر شاید تم پرہیزگار ہو جاو کئی دن ہین گنتی کی پہر جو کوئی تم مین سے
بیمار ہو یا سفر مین تو گنتی چاہیئی اور دنون سی اور جنکو طاقت ہی تو بدلا چاہیئی ایک
فقیر کا کہانا پہر جو کوئی شوق سی کری نیکی تو اوسکو بہتر ہے اور روزہ رکہو تمہارا بہلا ہے
اگر تم سمجہہ رکہتی ہو ف تفسیر احمدی مین ہی کہ کتب علیکم الصیام سی روزیکی
فرضیت معلوم ہوئی اور کما کتب مین جو تشبیہ ہی سو فقط روزی کی فرضیت مین ہی
نہ تعین ایام مین اس لئی کہ امتون سابقہ پر روزے رمضان کے فرض نہ تہے بلکہ اور روزی
جیسی ایام بیض کی روزے آدم پر اور عاشورہ کا روزہ موسیٰ پر اور تشبیہ ہی کیفیۃ مین اس لئی کہ تم کو

روزہ چنکی کا تہا اور لوگونکا روزہ اسطرح تہا کہ آفتاب کی ڈوبنی کی بعد فقط عشا تک کہانا اور پینا اور صحبت کرنا درست تہا صبح تک ورنا یا **ما معدودات** سی روزی رمضان کی مراد ہین اور **فمن کان منکم مریضا او علی سفر** سی معلوم ہوا کہ مریض اور مسافر کو رخصت ہے افطار کے **ف ۲** اور اللہ تعالی نے علی سفر فرمایا اور مسافرا نہ کہا جیسی کہ مریضا فرمایا تہا اس لئی کہ علی استعلا کی معنون پر آتا ہے وہ شعر ہی اسپر کہ سفر امر اختیاری ہی بخلاف مرض کی کہ وہ بی اختیاری ہی اس سبب سی ہی کہ جو مقیم نی افطار کیا پہر مسافر ہوا اوس سی کفارہ ساقط نہین ہوتا او جو مریض کہ صحت کی حالت مین افطار کری پہر اوسی دن بیمار ہوا اوس سی کفارہ ساقط ہو جاتا ہی اور **فعدۃ من ایام اخر** سی معلوم ہوا کہ جو رمضان مین مریض اور مسافر نی افطار کیا سوائی تمام سال مین اوسکو اختیار ہی کہ قضا کری لیکن پانچ دن ایک عید الفطر دوسرا عید الضحی اور تین دن ایام تشریق کہ گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین تاریخ ذیحجہ کو کہتی ہین یہی مستثنی ہین کیونکہ حضرت نی فرمایا کہ ان دنون مین روزہ نہ رکہو کہ وہ ایام کہانی اور پینی اور عورتونسی صحبت کرنیکی ہین اور قضا مین پی در پی ہونا شرط نہین ہے وصلا اور فصلا سب طرح درست ہے اور **وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین** کی دو معنی ہین ایک یہ کہ جو لوگ طاقت روزی کی رکہتی ہین پر عادت نہین ہی اونکو چاہیی بدلہ ایک فقیر کا کہانا اس صورت مین آیہ محمول ہے اوائل اسلام پر کہ پہلی ایسی ہی تخییر تہی جو چاہی روزہ رکہی اور جو چاہی اوسکی بدل فدیہ دے بعد اوسکی **فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ** سی اختیار منسوخ ہوا دوسری یہ کہ لا نفی کا اس مقام سی محذوف ہے یا ہمزہ افعال کا سلب کی لئی ہی معنی ہین کہ جو طاقت روزیکی نہین رکہتی ہین وہ فدیہ یعنی ایک غریب کا کہانا اس صورت مین یہ آیہ شیخ فانی کی حق مین ہی **ف ۳**

اکلیل مین ہی فمن کان منکم مریضاً الآیہ سی دلیل پکڑی ہی اوسنی کہ مباح کیا ہی فطرکو
بمجرد مرض کی اگرچہ آسان ہی ہوا ور بمجرد سفر کی اگرچہ چہوٹا ہی ہو یا غیر مباح اور فعدۃ من
ایام اخر سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ قضا بر فور لازم نہین ہی بخلاف داود کی
کہ بر فور کی قائل ہین اور جو کوئی سارا رمضان افطار کری وہ قضا کری موافق دنون گنتی
جو رمضان کی تیس ۳۰ دن پوری ہی اور قضا کا مہینا کم نقصان نہین کرسکتا اور جو رمضان
انتیس ۲۹ دن ہی اور قضا کا مہینا تیس کا مل ہوا تو پورا مہینا قضا لازم نہین بخلاف اوس
شخص کی کہ جسنی دونو صورتمین مخالفت کی ہی اور دلیل پکڑی ہی آیہ سی اس بات پر
کہ جو روزی رمضان کی بڑی دنون مین ہی اور قضا چہوٹی دنومین کیا تو درست ہی
اور طعام مسکین سی معلوم ہوا کہ اس فدیہ کا مصرف مسکینون کا گروہ ہی اہل کوہ
اور ابو عبیدہ نی کہا کہ عورت حامل اور دودہ پلانی والی مین اختلاف ہی بعضون کہا ہی
اونپر فقط فدیہ ہی قضا نہین اور بعضون نی کہا کہ فقط قضا ہی فدیہ نہین اور بعضون نی کہا کہ اونپر
دونو ہین ہر قائل نی اپنی موافق آیہ مین تاویل کی ہی جو فقط فدیہ کی قائل ہین وہ کہتی ہین
کہ یہ دونو اون عورتونمین سی ہین جو طاقت نہین رکہتین اور اہل سفر اور اہل مرض سی نہین ہین
تہین ایسی لوگ اہل فدیہ ہین اور جو فقط قضا کی قائل ہین اونہون نی ان دونون کو بیمار ون مین
گنا ہی اور جو فدیہ اور قضا کی قائل ہین وہ کہتی ہین کہ اللہ نی عذر والون کی دو حکم فرمائی ایک
آیہ مین قضا کا حکم دوسری آیہ مین فدیہ کا انہونکو کسی مین نہ پایا اس لئی احتیاطاً قضا
اور فدیہ دونو پر واجب کیا اور بعضون نی دلیل پکڑی ہی آیہ سی کہ مسافر اور بیمار بہی
فدیہ دین عموم لفظ کی لئی اوسکا جواب یہ ہی کہ مسافر اور مریض کی حقمین پہلی فعدۃ من
ایام اخر ارشاد کیا پہر وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کو اوسپر معطوف کیا

اور معطوف عنہ ہوتا ہی معطوف علیہ کا اور آیہ مین رد ہی اوس شخص پر جو قائل ہی کہ شیخ فانی سی روزہ ساقط ہو جاتا ہی بلا فدیہ اور جو قائل ہی کہ فدیہ بالعتق ہی جائز ہی **قوله تعالی**

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

ت مہینا رمضانکا جسمین نازل ہوا قرآن ہدایت واسطی لوگونکی اور کھلی نشانیان راہ کی اور فیصلہ پھر جو کوئی پاوی تم مین یہ مہینا تو اوسکو روزہ رکہی اور جو کوئی ہو بیمار یا سفر مین تو گنتی چاہیئی اور دنون سی اللہ چاہتا ہی تم پر آسانی اور نہین چاہتا تم پر مشکل اور واسطی کہ پوری کرو گنتی اور بڑائی کرو اللہ کی اسپر کہ تمکو راہ بتائی اور شاید تم احسان مانو **ف** موضح القرآن کہ اس سی معلوم ہوا کہ رمضانکا مہینا اس سی بڑا ٹہرا کہ اوسمین اوترا قرآن لیس قرآن کی خدمت اس مہینہ مین اولی چاہیئی اسی سبب رسول خدا نی تقید کیا تراویح کا اور آپ چند روز جماعت کر کر پھر نکروائی کہ قرآن اشارہ ہی صریح فرض نہو جاوے ۲۹ اور اکلیل مین ہی کہ بعضی اصولیون نی دلیل پکڑی ہی فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ سی کہ مسافر اور مریض اور حائض پر روزہ واجب ہی کیونکہ وہ بہی فمن شہد مین داخل ہین اور ابو حنیفہ نی دلیل پکڑی ہی کہ جو بعض شہر مین شاہد ہو تو اوسکو تمام روزی لازم ہین جو سفر کری تو اوسکو افطار مباح نہین ہی اور سعید بن منصور نی ابن عمر سی اور ابن ابی حاتم نی حضرت علی سی اخراج کیا کہ جو کوئی رمضان پاوی اپنی گہر مین پھر مسافرت اختیار کری اوسکو روزہ لازم ہی کیونکہ

اللہ نے فرمایا فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ ف ۳ **قولہ تعالیٰ** أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ ت

حلال ہوا تمکو روزونکی راتین بی پردہ ہونا اپنی عورتون سی وہ پوشاک ہین تمہاری اور تم پوشاک ہوا اونکی اللہ نی معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتی تہی سو معاف کیا تمکو اور درگذر کی اب ملو اونسی اور چاہو جو لکہہ دیا اللہ نی تمکو اور کہاؤ اور پیو جبتک صاف نظر اوی تمکو دہاری سفید جدی اور دہاری سیاہ سے فجر کی پہر پورا کرو روزہ رات تک ف تفسیر احمدیہ مین ہے کہ مفطرات یعنی صحبت عورت کے اور کہانا اور پینا مغرب سے عشا تک حلال تہا بعد اسکی حرام یہ حکم ہماری حضرت کی زمانہ تک باقی رہا یہانتک کہ حضرت عمرؓ اور بہت صحابہ نی شہوت سے رمضان کی راتونکو صحبت کی پہر نادم ہو کر صبح کو حضرت سے عرض کیا تب آیہ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث اوتری اس سی معلوم کہ تمام رات فجر تک صحبت روا ہے فخر الاسلام بزدوی نی اشارۃ النص کی بحث مین کہا ہے کہ جو اللہ نی سبب جنابت کو یعنی جماع کو فجر تک مباح کیا اوسمین اشارہ ہے کہ جنابت روزی کی منافی نہین ہی وس شخص کو کہ جنب ہو کر صبح کو اوٹہا اسی کہ جو آخر رات کو جماع کیا بیشک دنمین غسل واقع ہوگا اور بعضون نی کہا کہ جرمہ بن العقیس الغنوی ایک شخص فقیر تہا مزدوری کر کی اپنی اہل کو کہلاتا تہا ایک مرتبہ رمضان مین تہک گیا اور رات کو سو گیا کہانا اوسکو نہ ملا پہر دوسرے دن روزہ رکہا حضرت

اوسکا چہرہ متغیر اور ضعیف دیکہکر حال پوچہا اوسنی قصہ بیان کیا اوسکی حق مین کلوا

واشربوا الآیہ نازل ہوئی اتموا الصیام الی اللیل مین اشارہ ہے کہ کہانی اور پینی

بہی واجب ہے اس لئی کہ اللہ نی اس امت کو مباح کئین چیزین جو سابق مین حرام تہین

اور آیہ مین پہلی جماع کا ذکر کیا پہر کہانی اور پینی کا پہر فرمایا ثم اتموا الصیام الی

اللیل معلوم ہوا کہ روزہ نام اسکا ہے کہ ان تینون سی باز رہی پس کفارہ کہانی اور پینی سی بہی

واجب ہوگا جیسی جماع سی نہ جیسا کہ شافعی کہتی ہین کہ کفارہ فقط جماع سی واجب ہے نہ کہانی اور پینی سی

اور آیہ مین اشارہ ہے کہ نیت دن مین چاہئی کیونکہ جب مفطرات فجر تک مباح فرمائین پہر تو اتموا

الصیام بحرف ثم کہا اور ثم تراخی کی لئی موضوع ہے تب معلوم ہوا کہ عزیمت بعد فجر کی ہی لامحالہ

اس لئی کہ جبتک ایک جزو بہی دن کا نہوگا رات منقضی نہوگی پہر بہتی جائز رکہا ہی سنت ہے

کہ نیت فجر پر مقدم کری اور ثم اتموا الصیام الی اللیل مین دلیل ہی کہ صوم وصال کا

حرام ہی تصریح ہی اسکی کشاف اور مدارک مین اور اس ساری آیہ سی روزی کی حد معلوم ہوئی

یعنی باز رہنا کہانی اور پینی اور صحبت سی مع نیت روزی کی دن بہر اکل مین کہ وابتغوا

ماکتب اللہ کو ابن عباس نی ایک روایت مین ساتہ ولد کی تفسیر کی ہی اور ایک روایت مین ساتہہ

لیلۃ القدر کی پس صحبت سی نسل کی اور اقامت سنت کی نیت کرے نہ فقط لذات کی اور کلوا

واشربوا حتی الفجر تک سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ جسکو شک ہو فجر کی طلوع

اوسکو کہانا روا ہے

فی باب الاعتکاف

ولا تباشروہن وانتم عاکفون فی المساجد تلک حدود اللہ فلا تقربوہا کذلک یبین اللہ آیاتہ للناس لعلہم یتقون ترجمہ اور نہ لگو اونسی جب اعتکاف ہو مسجدون مین یہ حدین باندہی ہین اللہ سو اونکی نزدیک نجاؤ اسطرح بیان کرتا ہی اللہ اپنی

لوگونکو شاید وہ بھی رہین ف تفسیر احمدیہ مین ہی کہ صاحب کشاف نے کہا ہی کہ وانتم
عاکفون فی المساجد سی دلیل لئے ہے کہ اعتکاف نہین ہوتا مگر مسجد مین اور کسی مسجد مین خاص نہین
اور بعضون نی کہا ہی کہ سوای دو مسجد کے اور مین اعتکاف نہین ہی ایک مسجد بیت المقدس دوسرے
مسجد الحرام اور بعضون نے کہا ہی کہ مسجد جامع چاہیی اور عامہ انہی پر ہین اور اعتکاف
لغت مین فقط ٹہرنی کو کہتی ہین اور فقہا کی نزدیک اوسی کہتی ہین کہ جو روزہ دار
مسجد جماعت مین بہ نیت ٹہری اصاحب کشاف کا کلام صریح ہی کہ مسجد کی قید قرآن سے
مفہوم اور امام زاہد کا کلام صریح ہی کہ روزی کی قید قرآن سی معلوم ہے ف ۲۹ اور دلیل ہین
کہ اس آیہ سی ابو حنیفہ رح نی دلیل پکڑی ہی کہ عورت غیر مسجد مین اعتکاف کری مرد کی
لئی کہ عورت مردون کی خطاب مین داخل نہین اور دلیل پکڑی کہ روزہ اعتکاف مین شرط
ہی کیونکہ خطاب فقط روزہ دارون پر مقصود ہی اور اعتکاف ایک دن سی کم نہین ہوتا
جیسی روزہ ایک دن سی کم نہین ہوتا **کتاب الحج** فصل پہلی کعبہ کی تعظیم کا بیان
ہی **قولہ تعالی** واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا
ف اور جب ٹہرایا ہمنی یہ گہر کعبہ کو اجتماع کی جگہ لوگونکی اور پناہ ف
تفسیر احمدیہ مین ہے زاہدی اور بیضاوی اور حسینی سی کہ امن سی مراد یہ ہی کہ اوسکی حرم مین
قتل اور غارت حرام ہی یا پناہ ہے جنون اور جذام اور برص سی یا زبردستون سی پناہ کہ شکار کو
پناہ ہی یہانتک کہ شیر یا بہیڑیا جو ہرن کا پیچہا کری اور ہرن حرم مین آوی تو اوسکا پیچہا کرنے سی
باز رہتا ہی یا پناہ ہی اللہ کی عذاب سی ف ۳۰ اور مکہ کی حرم کی حد مشہور کتابون مین نہین پر فقہ کی
حاشیون مین ہی کہ حرم مکہ کی گرد کو کہتی ہین مشرق کیطرف چہہ میل اور مغرب کیطرف چوبیس میل
اور بعضونکی نزدیک تین میل ہین صحیح ہی اور شمال کیطرف اٹہارہ میل اور جنوب کیطرف تیس میل

قولہ تعالیٰ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ○ **ت** تحقیق

پہلا گہر جو ٹہرا ئی لوگونکی واسطی یہی ہی جو مکہ مین ہی برکت والا اور نیک راہ جہان کی لوگونکو اسمین نشانیان ظاہر ہین کہڑی ہونیکی جگہ ابراہیمؑ کی اور جو اوسکی اندر آیا اوسکو امن ملا اور اللہ کا حق ہے لوگون پر حج کرنا اس گہر کا جو کوئی پاوی اوس تک راہ **ف** من دخلہ کان امنا سی اکثرون نی یہ مراد لی ہی کہ جو اوسکی اندر آیا جاہلیت والا آمن ہوا قتل اور غارت سی اور جو اوسکی اندر آیا اسلام والا خون ریزی غیرہ کئی ہوئی وہ امن ہوا حدود اور قصاص سے **ف۲** اور وللہ علی الناس حج البیت الایۃ سی معلوم ہوا کہ جو قدرت رکہتا ہوا وسپر حج فرض ہے استطاعت السبیل مین اختلاف ہی شافعی کہتی ہین کہ استطاعت عبارت ہے زاد اور راحلہ سی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی بہی استطاعت السبیل کو زاد اور راحلہ کر کی تفسیر کی ہی اور مالک کہتی ہین کہ صحیح ہونا بدنکا اور قادر ہونا چلنی پر اور میسر ہونا کسی سی زاد اور راحلہ مل جانا استطاعت ہی اور ہماری امام فرماتی ہین کہ بدنکا صحیح اور ہونا قادر زاد اور راحلہ پر شرط ہے بلکہ امن راہ بہی اور زاد اور راحلہ مین شرط ہے کہ کفایت کرتی آنی اور جانی اور حاصل ہو اوسکی ضروریات سی اور اوسکی عیال کی نفقہ سی اور اوس وقت تک کہ وہ پہری اپنی گہر کو اور راحلہ مین اسقدر چاہئے کہ ایک جانب محمل کی دو نو جانبون اوسکی سی بکرایہ لی سکتا ہو یا ایک سواری اونٹ کی کہ اوسکا اسباب بہی چلی اور ہدایہ مین ہی کہ اگر اسقدر مال ہو کہ ایک اونٹ کو دو آدمی کرایہ کرین اور ایک پیچہی دوسری کی بیٹہی تو اوسپر حج فرض نہین

فصل

قولہ تعالیٰ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰھِیْمَ مَکَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا وَّطَھِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ

وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝ ف اور جب ٹہیک کر دیا ہمنی ابراہیمؑ کو ٹہکانا اس گہر کا کہ شریک نکر میری ساتہہ کسیکو اور پاک رکہہ میرا گہر طواف کرنیوالونکی واسطی اور کہڑی رہنی والون کی اور رکوع او سجدہ کرنیوالونکی اور پکار دی لوگونمین حج کی واسطی کہ اوینگی تیری طرف پانؤن سی اور سوار ہوکر دُبلی دُبلی اونٹون پر چلی آتی رہون دور سی ف یاتوک رجالا پوچہا گیا کہ حج مین پیادہ اور سوار چلنا درست ہی ابن عربی نی کہا ہی کہ ہمارے علمانی رجالا کی تقدیم سی دلیل پکڑی ہی کہ پیادہ جانا افضل ہی ایسا ہی احمدی اور بیضاوی اور اکلیل مین موضح القرآن مین ہی کہ اپنی شوق سی ہزارون خلق پیادہ آتی ہین لیکن فرض تب ہی کہ سواری پیدا ہو اگر مکہ نزدیک ہی یا کسی شخص کو چلنی کی عادت ہی تو امام مالک کی نزدیک فرض ہی فصل حج کیوقت کا بیان اور غیر اسکی کا

قوله تعالٰى اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُومٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُونِ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ ف حج کی کئی مہینی ہین معلوم پہر جسنی لازم کرلیا انمین حج تو بی پردہ ہونا نہین عورتون سی گناہ کرتا نہ جہگڑا کرنا حج مین اور جو کچہہ تم کروگی نیکی وہ اللہ کو معلوم ہوگی اور خرچ راہ لیا کرو کہ خرچ راہ مین بہتر ہی گناہ سی بچنا اور مجہسی ڈرتی رہو ای عقلمندون کچہہ گناہ نہین تم پر کہ تلاش کرو اپنی رب کا فضل

پھر جب طواف کر چلو عرفات سی تو یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر الحرام کی اور اوسکو یاد کرو
جسطرح تمکو سکھایا اور تم تھی اس سی پہلی راہ بہولی پھر طواف کو چلو جہانسی سب لوگ چلین اور
گناہ بخشواؤ اللہ سی اللہ ہی بخشنی والا مہربان ف حج کا وقت شوال اور ذیقعد اور
دس دن ذی الحج کی ہین ہماری نزدیک اور شافعی کی نزدیک نو دن ذی الحج کی دسوین تاریخ
کی رات اس صورتمین عید قربانکا دن حج کی وقتمین داخل نہین ہی اور مالک کی نزدیک تمام ذی الحجہ
کا مہینا ہی اور خلاف اس لئی ہی کہ شافعی کی نزدیک وقت سی مراد وقت احرام ہی وہ نحر کی دن صحیح
نہین اور مالک کی نزدیک مراد وقت ہی کہ جسمین سوا حج کی اور مستحب نہون اس صورتمین عمرہ
نزدیک ذی الحجہ کی مہینی مین مکروہ ہی اور ہماری نزدیک وہ وقت ہی کہ اوسمین حج کی اعمال اور ارکان
بہی ادا ہون وہ ہماری قول مین حاصل ہی اور رفث سی مراد جماع ہی یا ذکر جماع کا عورتونکی پاس
یا کلام فاحش اس سی معلوم ہوا کہ احرام مین نکاح کرنا منع نہین جو محرم اور محرمہ نکاح کرین تو اوسکو درست ہی
پر جماع نکرین اور فسوق وہ گناہ ہی کہ شرع کی حدونسی نکل جاوی یا مسلمانونکو لقب بد سی پکارنا اور
جدال سی مراد جھگڑا کرنا رفیقون اور خادمونسی یا جھگڑا کرنا مشرکونکا حج کیوقت تقدیم اور تاخیر مین کیونکہ
مشرک مخالف تھی تمام عرب کی وہ مشعر الحرام مین ٹھہرتی اور سب عرفہ مین اور یمن والی بی زاد اور راحلہ
بشدت حاجت کی اہل مکہ سی سوال کرتی لوگونکو رنج ہوتا اللہ نی ارشاد فرمایا و تزودوا یعنی اپنی گھر سی
زاد لو اور کہانا نہ مانگو اور ایک قسم گمان کرتی ہی کہ جو لوگ حج کو آتی ہین اور تجارت وغیرہ کرتی ہین تو وہ
حاجی نہین ہین اور حج کا ثواب اونکو نہین اللہ نی فرمایا لیس علیکم جناح ان تبتغوا
فضلا من ربکم یعنی تمکو نفع اور فائدہ تجارت کا مباح ہی اس سی معلوم ہوا کہ حج کی راہ مین تجارت کرنا
درست ہی اور جنہون نی فرض مین مشعر و [illegible] نیت کی اور تلبیہ کہا ابن المنذر نی ابن مسعود اور ابن زبیر سی اور ابن
جریر نی ابن عباس سی اخراج کیا ہی کہ فرض سی مراد احرام ہی اور ابن ابی حاتم نی ابن عمر سی اور ابن المنذر نی

ابن عباس سے اخراج کیا کہ ابلال مرادی اور سعید بن منصور نے عطا سے اخراج کیا کہ تلبیہ

مراد ہے اور تزودوا فان خیر الزاد التقوی مین کئی باتین ہین ایک یہ کہ تزود مستحب ہے

دوسری یہ کہ تزود توکل کی منافی نہین تیسری یہ کہ سوال بد ہے اور فاذا افضتم من

عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام مین دلیل ہے کہ عرفات مین ٹہرنا فرض ہے

کیونکہ افاضت نہین ہوتا ہے مگر وقوف کی بعد اس لئے کہ افاضت کے معنی ہین ٹہرنا اور بکثرت پانی کا

گرانا اور افضتم کا مفعول محذوف ہے یعنی پہیر دو اونٹون اپنے کو عرفات سے اس سے معلوم ہوا کہ

عرفات مین ٹہرنا ہے پہر حکم ہوا وہان سے چلنے کا اور عرفات جمع عرفہ کی ہے نام ایک موقف کا کذا فی

الاکلیل اور موضح القرآن مین ہے کہ یہ بہی کفر کی غلطی تہی کہ مکے کے ساکن عرفات تک نجاتے کہ عرفات حرم

باہر ہے حد پر کہڑے رہتے سو فرمایا کہ جہان سے سب لوگ چلین طواف کو تم بہی چلو الی التقصیر

نادم فصل طواف زیارہ کا بیان ہے قولہ تعالی ولیطوفوا بالبیت العتیق

ت اور طواف کرین اس قدیم گہر کا ف یہ امر وجوب کی لئے ہے اس سے مراد ہے

طواف زیارت کا اور ہو سکتا ہے کہ طواف رجوع مراد ہو اس لئے کہ آیہ آفاقی کی حق مین ہے

اور عتیق قدیم کو کہتے ہین اس لئے کہ پہلے وہی گہر بنا ہے یا یہ کہ جبابرہ کی ہاتہ سے آزاد رہا اور جو

حجاج نے بے ادبی کی اوسکو کعبہ کا ہدم منظور نتہا فقط ابن زبیر کی لئے حیلہ کیا تہا پہر بنا دیا یا یہ کہ

کی طوفان مین غرق سے آزاد رہا اور اہل اصول نے ذکر کیا ہے کہ محدث کو طواف کعبہ کا جائز ہے

اور شافعی کہتے ہین کہ نہین جائز ہے کیونکہ اوسکی اعمال مین شرطین نماز کی چاہئین اس لئے کہ

حضرت نے فرمایا الطواف الصلوۃ ہم جواب دیتے ہین کہ نص غیر مقید ہے طہارت سے

وہ خاص ہے محتمل بیان کی نہین پس خبر واحد اوسکی بیان نہوگی بل زیادت ہوگی اور زیادت ملزم

نسخ کی ہے ہماری نزدیک اور خبر واحد سے کتاب کا نسخ ہرگز جائز نہین پس محدث کو طواف

درست ہوگا اور حطیم کعبہ میں داخل ہی اسکا بیان شرح وقایہ میں مفصل ہی کہ طواف اوسکی ورا میں
واجب ہی پر اوسکی طرف نماز جائز نہیں ایسی ہی ہی تفسیر احمدی میں فصل خلف مقام
کی دوگانہ پڑہنی کا بیان ہے قولہ تعالیٰ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى
ت اور کر رکہو جہان کہڑا ہوا ابراہیم نماز کی جگہ ف تفسیر احمدی میں ہے
کہ مقام ابراہیمؑ وہ پتہر ہی کہ جسمین ابراہیمؑ کی قدمونکا نشان ہی یہ امر استحباب کی لئی ہی
کیونکہ نماز کعبہ کی گرد چارون طرف روا ہی کسی سمت کو تخصیص نہین ف۲ اور بعضے
ساری حرم کو مقام ابراہیمؑ کہتی ہین اور بعضی موضع مناسک کو اور بعضی مکہ کو اور
مسجد اور خانہ کعبہ کو فصل سعی بین الصفا والمروہ کا بیان ہی قولہ تعالیٰ
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ
ت صفا اور مروہ جو ہین نشان ہین اللہ کی پہر جو کوئی حج کری اس گہر کا یا زیارت
تو گناہ نہین اوسکو کہ طواف کری ان دونمین جو کوئی شوق سی کری کچہہ نیکی تو اللہ قدردان ہے
سب جانتا ف موضح القرآن مین ہی کہ صفا اور مروہ دو پہاڑ ہین مکی کی شہر مین عرب کے
لوگ حضرت ابراہیمؑ کی وقت سی ہمیشہ حج کرتی آئی ہین لیکن کفر کی وقتمین اکثر غلطیان پڑ گئین
ہتین اون دو پہاڑون پر دو بت دہری تہے حج مین وہان بہی طواف کرتی تہی جب لوگ مسلمان
ہوئی جانا کہ یہ کفر کی غلطی تہی اب وہان نہ جایا چاہئی اسپر یہ آیہ اوتری ف۲ اور
تفسیر احمدی مین ہے کہ سعی احمد بن حنبل کی نزدیک سنت ہی یہ قول ہی انس بن مالک اور ابن عباس
کا جیسا کہ تصریح کی قاضی بیضاوی اور صاحب کشاف نی کیونکہ آیہ کی مفہوم اباحت سے
اور رسول اور صحابہ کی فعل سی جانب وقوع کو رجحان ہوا پس سنت ہوئی اور مالک اور شافعی کہتی ہین

کہ رکن ہی کیونکہ حضرت نی فرمایا کہ وڑو تم اللہ نی تم پر دوڑنا لکھدیا ہی اور ہماری نزدیک
واجب ہی کیونکہ حضرت اور آپ کی اصحاب نی اس پر مداومت فرمائی کبہی کہ نہین کیا بن آ واجب
ہوا اسکی ترک سی دم واجب ہونا جیسا کہ فقہ مین معلوم ہوا اور حضرت کے قول مین جو لکہہ دنیا
مذکور ہی سو لکہہ دینا استحبابًا مراد ہی نہ وجوبًا

فصل ۳ عمرہ کا بیان ہے

قولہ تعالی وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰہِ **ت** اور پورا کرو حج او عمرہ اللہ کی وا سطے

ف حج مین تین فرض ہین احرام باندہنا اور عرفہ مین ٹہرنا اور طواف زیارت کرنا
اور چار واجب ہین مزدلفہ مین ٹہرنا اور صفا اور مروہ کی مابین مین سعی کرنا اور رمی الجمار
اور طواف رجوع کرنا آفاقی کو اور حلق وغیرہ سنت اور آداب ہین اور عمرہ مین دو رکن ہین طواف
اور سعی اوسمین توقیت نہین سال بہر درست ہے پر عرفہ کی دن اور دسوین گیارہوین بارہوین
تیرہوین ذی الحج کی مکروہ ہی یہ فرق ہے درمیان حج او عمرہ کی جو کوئی کہی کہ اتموا کا صیغہ
وجوب کی لئی ہی تو چاہئی عمرہ بہی واجب ہو حج کی طرح جیسی کہ مذہب ہی شافعی کا اور اگر ندب
کی لئی ہی چاہئی حج مثل عمرہ کی سنت ہو خلاف ہے مذہب کی تو اوسکا جواب زاہدی مین ہے
کہ یہ امر ندب کی لئی اس لئی ہی کہ ابتدا اسلام مین حج اور عمرہ دونو مندوب تہی پر حج
فرضیت وللہ علی الناس حج البیت سی ثابت ہوئی اور اتموا کی لفظ سی اصل ہے
اسبات پر کہ جو حج اور عمرہ شروع کری فرض ہو یا نفل اوسکو تمام کرنا واجب ہے بعضون نے
دلیل پکڑی ہی کہ حج اور عمرہ دونو کا علیحدہ ہونا افضل ہی اور بعضون نی اتمام سی مراد لے
ہی کہ قصد حج اور عمرہ کا خالص ہو نہ قصد اوسمین تجارت اور تماشا دیکہا او نفقہ حلال ہو
اور بعضون نی کہا کہ دونو کی مناسک تمام اور کمال علیحدہ علیحدہ ادا کری اور بعضون نے
عموم آیہ سی حجت پکڑی کہ جو احرام جماع سی فاسد ہو تو تمام کری

فصل عمرہ مین

قوله تعالى لقد صدق الله رسوله الرؤيا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء الله امنين محلقين رءوسكم ومقصرين لا تخافون فعلم ما لم تعلموا فجعل من دون ذلك فتحا قريبا **ت** اللہ نے سچ دکھایا اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہو رہو گے ادب والی مسجد میں اگر اللہ نے چاہا چین سے بال مونڈتے اپنے سرون کی اور کترتے بے خطرہ پھر جانا جو تم نہیں جانتے پھر ٹھہرا دی اوسکی ورے ایک فتح نزدیک **ف** کلمہ ایسا میں ہے کہ لتدخلن المسجد الحرام انشاء اللہ بوجہ ادب کے ہے کلام میں مشیت کا ذکر مستحب ہے اور محلقین رءوسکم ومقصرین سے معلوم ہوا کہ حلق عین مستحب ہے بلکہ اوسکی عوض تقصیر بھی اور حلق اور تقصیر خاص ہے سر کی لئے نہ داڑھی اور تمام بدن کی بال کی لئے **قوله تعالى** واذكروا الله في ايام معدودات فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه ومن تاخر فلا اثم عليه لمن اتقى واتقوا الله واعلموا انكم اليه تحشرون **ت** اور یاد کرو اللہ کو کئی دن گنتی کی پھر جو کوئی جلدی چلا گیا دو دن میں اوسپر نہیں گناہ اور جو کوئی رہ گیا اوسپر نہیں گناہ جو کوئی کہ ڈرتا رہے اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ تم اوسی پاس جمع ہو گے **ف** ایام معدودات سے ایام تشریق مراد ہیں اور ذکر سے تکبیر نمازون کی پیچھے کہنا ہے اوسپر جو جماعت سے نماز پڑھے عرفہ کی فجر سے عید کی عصر تک امام کی نزدیک اور آخر ایام تشریق کی عصر تک صاحبین کے نزدیک اور اسی پر عمل ہے اس صورت میں امر وجوب کی لئے ہے یا وہ تکبیر جو بطن وادی جمرہ عقبہ کو سات کنکر پھینکتے اور ہر کنکر پر تکبیر کہتے ہیں اس صورت میں اگرچہ رمی واجب ہے پر تکبیر سنت ہے امر استحباب کی لئے ہے

فصل احرام مین صید حرام ہونی کا بیان ہی **قوله تعالی** یا ایها الذین
امنوا اوفوا بالعقود احلت لکم بهیمة الانعام الا ما یتلی علیکم
غیر محلی الصید وانتم حرم **ف** اى ایمان والو پورا کرو قرار
حلال ہوئی تمکو چوپائی مواشی سواى اوسکى جو تمکو سنا دینگی مگر حلال نجانو شکار
کو اپنی احرام مین **ف** موضح القرآن مین ہی کہ مواشی وہ جانور ہین کہ جنکو لوگ
پالتی ہین کہانیکو جیسی گای بکری بہر جنگل کی ہرن اور نیلہ گاو وغیرہ اسمین داخل ہین
کہ جنس ایک ہی اونکو احرام کی وقت اور اسیطرح حرم کی مکانین حرام فرمایا اسکی ساتھ
حرم کی آداب اوربہی فرمائی **ف** **قوله تعالی** یا ایها الذین امنوا لا تقتلوا
الصید وانتم حرم **ف** اى ایمان والو نہ مارو شکار جسوقت تم ہو احرام
مین **ف** صید سی مراد وہ حیوان ہی کہ اوس سی وحشت ہو خواہ ماکول اللحم
ہو خواہ غیر ماکول اللحم اور مالک اور شافعی خاص کرتی ہین ماکول اللحم کو ہر تقدیر مین
کرینی کتا اور کوا اور بچہوا اور چوہا اور چیل آیہ سی مستثنی ہین اور مچہر اور پسوا اور قراد اور چہوا
اور چیونٹی ہماری نزدیک عفو ہی بخلاف زفر کی اور بعضون نے عموم آیہ سی دلیل پکڑی کہ چوہا
اور کوا اور کتا اور مثل اوسکی موذیات مین سی نہ قتل کری مگر حدیث سی یہ مردود ہی ایسا
ہی تفسیر احمدی اور اکلیل مین **قوله تعالی** احل لکم صید البحر وطعامه
متاعا لکم وللسیارة وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما
ف حلال ہوا دریا کا شکار اور اوسکا کہانا فائدہ کو تمہاری اور مسافرون
کی اور حرام ہی تم پر شکار جنگل کا جب تک ہو حرم مین **ف** موضح القرآن مین
کہ احرام مین دریا کا شکار یعنی مچہلی حلال ہی اور دریا کا شکار کہانا یعنی مچہلی پانی

جدا ہو کر مرگئی اور اوسکی نہیں بگڑی ہی وہ بہی حلال ہی اور مدارک مین ہی کہ حلال ہی دریا کا شکار ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول اللحم اور وہ وہ ہی کہ سوا پانی کی اور جگہ نہ جئی مدعا یہ ہے کہ دریا مین جتنی چیزین شکار ہوتی ہین اون سے نفع لینا حلال ہے اور جو چیز دریا کی کہائی جاوے اوسکا کہانا حلال ہی مقیمون کی لئی کہ وہ گوشت تازہ کہاوین اور مسافروں کے لئی یعنی فقط مچھلی کہ اوسکی بہونی گوشت کو راہ مین لیجاوین جیسی حضرت موسی جب خضر پاس چلنی لگی مچھلی کا توشہ لی گئی اور جنگل کا شکار وہ ہی کہ جو جنگل مین بچی دیوی گو بعض وقت پانی مین ہی جیسی بط کہ جنگلی ہی بچی جنگل مین دیتی ہی دریا اوسکا گو یا چراگاہ ہی **ف**

فصل تمتع کا بیان ہی **قوله تعالی** فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ **ت** پہر جب تمکو خاطر جمع ہو تو جو کوئی فائدہ لیوے عمرہ ملا کر حج کی ساتہہ جو میسر ہو قربانی پہنچاوی پہر جسکو پیدا ہو تو روزہ تین دنکا حج کی دنمین اور سات دن جب پہر کر جاؤ یہ دس ہوئی پوری یہ اوسکو ہی جسکی گہر والی نہون مسجد حرام پاس اور ڈرتی رہو اللہ سی اور جان رکہو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے **ف** تفسیر احمدی مین ہے کہ حج اور عمرہ کی تین طریق ہین ایک یہ کہ حج کا احرام باندہی اور اوسکی اعمال اور افعال ادا کری پہر عمرہ کا احرام باندہی اور اوسکی اعمال اور افعال ادا کری اسکو افراد کہتی ہین دوسری یہ کہ میقات سی حج اور عمرہ دونو کا احرام باندہی اور کہی لبیک بحجۃ و عمرۃ اور شافعی کی نزدیک اس صورت مین فقط حج کی اعمال کرنی ہین عمرہ کے

حلال ہین اور جانا شامی کہ حضرت عمر اور ابن عباس کی قول مین جنگلی کی شکار کی حرمت تمام ہی اور اوسکی نزدیک مخصوص ہی ابی حنیفہ کہتی ہین جو حلال والی نی محرم کی لئی شکار کیا بغیر حکم محرم کی تہا یا اور تم اوسکا کیا وہ شکار محرم کو درست ہی اور ابی السائب سعید سے مجاہد محرم کو کہانا ... شافعی کی نزدیک ... دمین شکار کا ... کی نزدیک ... تمتع کی ... دریا کا ... تمتع کی نزدیک ...

اوسی کی ضمن مین ہوجاتا ہی پر ہمارے نزدیک دونو کا احرام ساتھ ہی باندھتی
ہین پہلی عمرہ کی افعال کری سات بار طواف بعد اوسکی صفا اور مروہ مین دوڑنا
پھر حج کی افعال کری سات بار طواف قدوم کری بعد اوسکی کری وہ حج کی افعال
کہ جسکا بیان گذرا اسکو قران کہتی ہین تیسری یہ کہ عمرہ کا احرام میقات سی
باندھی اور مکہ مین آکر اوسکی اعمال سی فارغ ہوکر احرام سے نکلی اور ممنوعات سی
فائدہ مند ہو پھر احرام باندھے مکہ مین حج کا ترویہ کی دن اور قبل اوسکی افضل ہی اور حج کی
افعال ادا کری یہ اوسکا حکم ہی کہ جو قربانی نلاوے اور جو قربانی لاوی وہ احرام سی نکلی پھر حج
کا احرام ترویہ کو مکی کی رہنی والونکے طرح باندھی اسکو تمتع کہتی ہین شافعی کی نزدیک
افراد اور قران اور تمتع سی افضل ہی اور مالک کی نزدیک تمتع ان سی افضل ہی اور قران اونسی ہمارے
نزدیک قران افضل ہی تمتع اور افراد سی اللہ تعالی اس آیہ سی تمتع کی احکام بیان فرماتی یعنی
متمتع کو قربانی ضرور ہے نحر کی دن اونٹ یا گای یا بکری یہ عید کی قربانی کی قایم مقام نہین اور
ہماری نزدیک متمتع کو اوسکا کہانا درست ہے اور شافعی کی نزدیک نہین اور جو قربانی نپاوے
تو دس روزی رکہی تین روزی حج کی دنون مین یعنی حج اور عمرہ کی احرام کی بیچ حج کی مہینون مین اور
سات روزی جب حج سی فراغت پاوی اور شافعی کہتی ہین کہ تین روزی احرام کی باندہنی کی بعد
اور حلال ہونی کی قبل حج کی دنون مین کہ حج مین مشغول ہو اور سات جب اہل مین پہنچی اور بہتر یہ ہی کہ
ذی حج کی ساتوین اٹھوین نوین روزہ رکہی جو یہ دن جاتی رہین ہماری نزدیک تم دم متعین ہی
اور شافعی قضا کی قائل ہین اور مالک کی نزدیک عید کی دن اور ایام تشریق مین جایز ہی اور
جو ہم قائل ہین کہ بعد فراغت حج کی یہ سات روزی رکہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ ادا ہے جسکو
مراد ہی اذا فرغتم اور شافعی کی نزدیک سوائی وطن کی ادا کہین جایز نہین کیونکہ رجوع کی معنے

(حاشیہ: یعنی آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کے ۱۲)

اپنی ظاہری پر ہین اور ذلک کا مشار الیہ ہماری نزدیک تمتع ہی یعنی تمتع اوسکو ہی کہ جسکی گہر والی رہتی نہون مسجد الحرام پاس یعنی مکی اور میقات سی باہر ہون کیونکہ ہماری نزدیک مسجد الحرام کی حاضرونکو تمتع اور قران نہین ہی ور شافعی کی نزدیک ذلک کا مشار الیہ احکام ہین یعنی قربانی اور روزہ اوسکے سیر جو مکی کا رہنی والا نہو یعنی حرم سی قصر مسافت پر ہو مدعا یہ کہ شافعی مکی کی لئی بہی تمتع تجویز کرتی ہین لیکن اوسپر قربانی یا روزی واجب نہین کردیتی ہین اور ہدایہ کی حواشی مین ہے کہ تمتع کو مشار الیہ کرنا حق ہے کیونکہ جو حکم مشار الیہ ہوتا تو علی من لم یکن ہوتا نہ لمن لم یکن **فصل** ہدي اور قلائد کی مشروعیۃ کا بیان ہے

قوله تعالی جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ **ت** اللہ نی کیا ہی کعبہ یہ گہر بزرگی کا ٹہرا لوگونکی واسطی اور مہینا بزرگی کا اور قربانی بہجانی اور گلی لٹکین والیان یہ اسواسطی کہ تم سمجہو کہ اللہ کو معلوم ہی جو کچہہ ہی آسمان اور زمین مین اور اللہ ہر چیز سی واقف ہی **ف ۱** تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیۃ دلیل ہی اوپر مشروعیت ہدي اور قلائد کی بخلاف اسکی جو ابتداء سورہ مین اسکا ذکر ہی اور ہدي کا اطلاق بکری اور گای اور اونٹ پر ہوتا ہی اور بدنکا ہمارے نزدیک گای اور اونٹ پر اطلاق ہوتا ہی اور شافعی کی نزدیک فقط اونٹ پر اور قلادہ گای اور اونٹ کی لئی ہی بکری کو نہین **ف ۲** **قوله تعالی** وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ **ت** اور پڑہین اللہ کا نام کئی دن جو معلوم ہین ذبح

چوپاؤن مواشی کی جو اوسنی دی ہین اونکو سو کہاؤ اوسمین سی اور کہلاؤ بُری حالت محتاج کو **ف** حضرت علی اور ابن عباس اور قتادہ کا قول ہی کہ ایام معلومات ذی حج کا عشرہ ہی یہی مذہب ابو حنیفہ کا یا ایام نحر ہین یہ مذہب ہی صاحبین کا اور اونکی غیر کا پہر تقدیر اس مقام مین بعضون مراد وہ خاص عید کا دن ہی اگرچہ قربانی کی تین دن ہوتی ہین اور ذکر سی احتمال ہی کہ اول صورت مین ذیحج کی ساتوین اور نوین کا خطبہ مراد ہو اور دوسری صورت مین تکبیرات تشریق مراد ہی اور مقاتل کا قول ہی کہ ذکر سی یہان مراد وہ کلمہ ہی کہ ذبح پر پڑہتی ہین اور بعضون نے ایام کی لفظ سی استدلال کیا ہی کہ رات کو ذبح درست نہین ہی اور پہیمہ سی اونٹ گائی بہیڑ خصی مراد ہی اور امر بالاکل اباحت کا ہی **ف** **فصل** ہدی کی بی عیب ہونیکا بیان ہی **قوله تعالی**

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ؕ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ **ت**

یہ سن چکی اور جو کوئی ادب رکہی اللہ کی نام لگی چیزونکا سو وہ دلکی پرہیزگاری سی ہی تمکو چوپاؤن مین فائدی ہین ایک ٹہری وعدہ تک پہر اونکو پہنچنا اوس قدیم گہر تک **ف** شعائر اللہ سی مراد ہدی ہی اور اوسکی تعظیم یہ ہی کہ خوبصورت اور موٹی اور گران قیمت ہون اسی سی فقہا فرماتی ہین کہ جانور اندہا اور دُبلا اور لنگڑا کہ مذبح تک نہ چلی اور ہاتہ پاؤن کا کٹا اور جسکا کان اور دم اور آنکہہ تہائی حصہ سی زیادہ جاتا رہا ہو جائز نہین کیونکہ اضحیہ بہی ہدی کیطرح واجب التعظیم ہی لکم فیہا منافع الآیہ کی ظاہر سی معلوم ہوتا ہی کہ نفع لینا ہدی کی دودہ اور نسل اور سواری سی جائز ہی اور واجب ہی کہ ہدایا حرم کعبہ مین ذبح کئی جاوین اسی شافعی نی ہدی سی انتفاع مطلقا جائز کہا ہی اور ہم کہتی ہین مجاہد کی قول

کہ آیہ کی معنی یہ ہین کہ تمکو چوپایون مین فائدی ہین ایک وعدہ تک یعنی جبتک کہ اوسی ہدی نکرو جب ہدی کیا تو اوس سی انتفاع حرام ہی جب تک کہ اپنی مقام مین پہنچی یعنی کعبہ مین اسی سے حنفیہ کا مسئلہ ہی کہ ہدی کا دودہ اور نسل اور سواری حرام ہی پر جو چلنی سی عاجز ہو تو سواری جائز ہی اور دودہ جو ہدی کو ضرر ہو تو دودہ لینا جائز ہے پر فقرا کو تصدق کردی یہ خلاصہ ہی تفسیر احمدیہ کا **قولہ تعالی**

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ **ف** اور کعبہ کی چڑہانیکی اونٹ ٹہرائی ہین ہمنی تمہاری واسطی نشانی اللہ کی نام کی تمہارا اوسمین بہلا ہے سو پڑہو اون پر نام اللہ کا قطار باندہ کر پہر جب گر پڑی اونکی کروٹ تو کہاو اوسمین سی اور کہلاو صبر سی بیٹہی کو اور بیقراری کرتی کو اسطرح تمہارے بس مین دی وہ جانور شاید تم احسان مانو اللہ کو نہین پہنچتا اونکی گوشت اونکا لہو لیکن اوسکو پہنچتا ہے تمہاری دل کا ادب اسطرح اونکو بس مین دیا تمہارے کہ اللہ کی بڑائی پڑہو اسپر کہ تمکو راہ سوجہائی اور خوشی سنا نیکی والونکو **ف** تفسیر احمدی مین ہی کشاف سی کہ ہدی پر اسم اللہ کا ذکر کرنا یہ ہی کہ کہی نحر کی وقت اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر اللہم تقبل منک والیک **ف** اور لن ینال اللہ لحومہا کی تفسیر مین ابن ابی حاتم سی ہی کہ جاہل اونٹ کی گوشت اور خون سی کعبہ کو بہرتی تہی مسلمانون کو اللہ نی اوس سی منع فرمایا اس سی پوچھا گیا کہ

من بیئتہم لعم ... عصمی من ذاقی ... اور پسی ابلی ... فال یعنی ہاتی ... ثم اوشر لوادر ... دوم آواز وبی دور لی ابلی کیوی ... کی اگر کہابی ... الاولا ابعی بی ... و

[illegible marginal notes]

اور جو عوام قربانیوں کی خون سی گہر بہرتی ہین بیجا ہی اور لیکر اللہ سی معلوم ہوا کہ تکبیر
کی ساتھہ وقت ذبح کی تکبیر ملانا مستحب ہے اور بعضوں نی کہا کہ ذبح کیوقت تسمیہ سیاتھہ جب
حل ہین بیت ہو اللہ اکبر کہی جیسی احرام مین لبیک کہتی ہین **فصل** جنایات کا بیان ہے

قوله تعالى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ وَ
مَن قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ
مِّنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ
صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ
اللَّهُ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ **ف** اى ايمان والو نہ مارو شکار
جسوقت تم ہو احرام مین اور جو کوئی تم مین اوسکو مارے جان کر تو بدلا ہی اوس
مارے کی برابر مواشی مین سی دو ٹھہراوین دو معتبر تمہاری کہ نیاز پہنچاوی کعبہ
تک یا گناہ کا اوتارا ہی کئی محتاج کا کہانا یا اوسکی برابر روزی کہ چکہی سزا اپنی کام
کی اللہ نی معاف کیا جو ہو چکا اور جو کوئی پہر کریگا اوس سی بدلی گا اللہ
اور اللہ زبردست ہے بدلا لینی والا **مسئلہ ف** تقریر مسئلہ کی شیخین کی نزدیک
یون ہی کہ جو کسی شخص نی شکار مارا دو عادل اوسکی قیمت ٹھہراوین اس طرح سی کہ
جو مقتل مین مقرر ہو اور جو مقتل مین اوسکی قیمت مقرر نہو تو اوس مکان کی کہ مقتل سے
بہت نزدیک ہی حسب قیمت دو عادلون نی ٹھہرا دی قاتل مختار ہی اوسی قیمت کے
چاہی ہدی مول لیکر مکہ مین ذبح کری کیونکہ اللہ نے کہا ہی بالغ الکعبۃ او چاہی غلہ
لیکر غربا کو تصدیق کردی ہر ایک غریب کو جو گیہون ہون تو آدہا صاع اور جو خرمی یا جو
ہون تو ایک صاع دے اور چاہی ہر غریب کی کہانی کی عوض روزہ رکہی اور جو غلہ

غزہونکی کہانیسی برہ ہ بڑی شلا سو اتین صاع گیہون مول لئی اور چہہ غریبونکو تین
صاع دی ایک یا دو جو بڑہ بڑا اوسکو تصدق کری یا اوسکی عوض روزہ کامل
رکہی اور محمدؒ اور شافعیؒ کی نزدیک جو شکار کا مثل ہو صورت مین تو وہی
مثل چاہیی شلا شترمرغ کی جزا مین اونٹ اور گورخر کی جزا مین گائی ورہرن
اور کفتار مین بکری اور خرگوش مین بزغالہ اور درازگوش مین بزغالہ چہار ماہہ اور
فقط شافعی کی نزدیک کبوتر مین بکری ورجو مثل صورتمین نہین ہی جیسی گنجشک تو قیمت چاہیے
~~اور جب قیمت ہو تو ابی حنیفہ کی نزدیک~~ [illegible]
~~اوسکی نزدیک~~ واجب ہے اور قیمت کرنی والا ایک ہی کافی ہی پر دو ادلی ہین
اور بعضون کی نزدیک دو واجب ہین اور سوای مکہ کی ہدی کی ذبح نہین چاہیی کیونکہ
اللہ فرماتا ہی هدیا بالغ الکعبة یہ کنایہ ذبح فی الحرم سی ہے کیونکہ عین کعبہ مین ذبح درست
نہین ہی اور کہانا کہلانا غیر مکہ مین بہی درست ہی ہماری نزدیک بخلاف شافعی کے
اور روزہ غیر مکہ مین بالاتفاق درست ہے اور جو اضحیہ مین درست ہے وہ ہدی مین بہی درست ہے
اور محمدؒ اور شافعیؒ کی نزدیک چہوٹی چوپاہی بہی مین درست ہین اور نص مقتضی ہی کہ جزا فقط
متعمد پر ہو یعنی اوسپر جو احرام کو یاد رکہتا ہی اور جانتا ہی کہ شکار مارنا اوسپر حرام ہے پر اکثر دن
خاطی پر بہی واجب کیا ہی مثل متعمد کی اور تعمد کی قید اس لئی ہی کہ فعل مین اصل وہی ہی خطا او
ملحق ہی اور ایسا ہی آیہ سی بوجہا جاتا ہی کہ فقط قاتل پر جزا ہی اور ہم کہتی ہین کہ جو
قاتل کو شکار بتلاوے یا اشارہ کری یا مدد کری اوسپر بہی واجب ہے اس دلیل سی کہ حضرت
نی ابی قتادہ کی اصحاب سے جس حال مین کہ محرم تہی فرمایا کیا تمنی اشارہ کیا یا تمنی مدد کیا
یا تمنی بتلا دیا اور شافعی کی نزدیک سوای قاتل کی اور پر واجب نہین ف فصل

فصل احصار کا بیان **قوله تعالى** فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ

ت پہر اگر روکی گئی تو جو میسر ہو قربانی بہیجو اور حجامت نکرو سرکی جبتک پہنچ نہ لی قربانی اپنی ٹہکانی پر پہر جو کوئی تم مین مریض ہو یا اوسکو دکہہ دیا اوسکی سرنی تو بدلا دیوی روزی یا خیرات یا ذبح کرنا **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ آیہ کی معنی یہ ہین کہ جو تم حج یا عمرہ شروع کرکعبہ کو چلی احرام باندہا اور پہر کسی مرض یا دشمن کی خوف سی روکی گئی اور چاہا تمنی کہ احرام سی نکلو تم پر واجب ہی جو میسر ہو اونٹ یا گائی یا بکری قربانی بہیجو اور احصار ہماری نزدیک عام ہی مرض ہو یا دشمن کی خوف سی یا غیر اوسکی سی اور شافعی اور مالک کی نزدیک خاص ہی کہ دشمن کی خوف سی ہو اس قرینہ سی کہ بعد اوسکی فاذا امنتم فرمایا اور ہماری دلیل یہ ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ جسکو شکست اور لنگی پہنچی وہ حلال ہوگیا اوسپر حج سال آینده کو ہی اس کلام سی شکست اور لنگی احصار مین داخل ہی اور فاذا امنتم سی جو تمسک کیا ہی وہ خود دال ہی عموم پر یعنی جب ہو تم مامون بیماری اور خوف دشمن سی اور احصار جسطرح حج سی ہوتا ہی ویساہی عمرہ سی بہی ہوتا اور مالک کی نزدیک عمرہ سی نہین ہوتا ہماری دلیل یہ ہی کہ حدیبیہ مین حضرت اور آپکی اصحاب روکی گئی تہی اور سب عمرہ سی تہی اور نص سی بہی معلوم ہوتا ہی کیونکہ پہلی حج اور عمرہ کا بیان کیا پہر احصار کا حکم فرمایا اور مشروط ہی کہ قربانی حرم مین ذبح ہو جبتک حرم مین نہ پہنچ لی وہ حلال نہین ہوتا مقرر کری ایک دن ذبح کی لئی اور صاحبین کہتی ہین کہ جو حج سی روکا گیا تو قربانی کی دن ذبح مقرر اور جو عمرہ سی روکا گیا تو کوئی دن مقرر نہین جو سا دن ٹہرا اوسی دن ذبح کی اور شافعی کہتی ہین کہ قربانی کا حرم مین ذبح مشروط نہین

جہان روکا گیا وہین ذبح کری کیونکہ حضرت حدیبیہ مین عمرہ کی قصد سی اوتری اور اوکے کسی شخص سی کی کوئی قربانی نہین بھیجی ہین ذبح کیا ہم کہتی ہین کہ آیہ ہماری دلیل کافی ہی اور جو بیمار ہو کہ حلق کی حاجت ہوئی یا اوسکی سر مین زخم ہو گیا یا جوئین ہوئی کا بھیجنا منا مین حلال کی شرط نہین ہی بلکہ ضرورۃ اوسکو رخصت ہے لیکن جو حلق کیا اس صورت مین فدیہ چاہیے تین روزی یا چھہ غریبون کو کھلانا یا بکری ذبح کرنا کیونکہ نسک سی ذبح کو مراد عذر کی صورتمین ان تینون مین اوسکو اختیار ہی اور جو بعذر حلق کیا چوتھائی سر کی حلق مین دم چاہیے اوس سی کم مین صدقہ چاہیے ف ۲

کتاب النکاح

قولہ تعالی وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ۚ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَلَّا تَعُوْلُوْا

ف اور اگر ڈرو کہ انصاف نکرو گی یتیم لڑکیون کی حق مین تو نکاح کرو جو تمکو خوش اوین عورتین دو دو تین تین چار چار پھر اگر ڈرو کہ برابر نہ ہو گی تو ایک ہی یا جو اپنی ہاتھہ کا مال ہی اسمین لگتا ہی کہ ایک طرف نہ جھک جاؤ ف موضح القرآن مین ہی یعنی اگر جانو کہ یتیم لڑکی کو ہم نکاح کرین گی تو اوسکا حق ادا نکرین گی کیونکہ اوسکے مانگنے والا نہین تو اور عورتین بہت ہین کچھہ کمی نہین ایک مرد کو دو بی تین بی چار بی اور اس سی زیادہ جمع کرنا روا نہین کیونکہ اتنی مین بی انصاف کرنا مشکل ہی زیادہ مین کب ہو سکتا ہی سو اسقدر ہی جب کہ توقع انصاف سے رہو گی نہین تو ایک ہی بس ہی یا اپنی لونڈی کفایت ہی مدارک مین ہی کہ ماطاب کے معنی ما حل کی ہین اس لئی کہ جو عورتین آیہ تحریم مین ہین وہ حرام ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ جہال زنا کرنی مین بی باک تھی

اور ولایت یتامیٰ سی اندیشہ کرتی اللہ نی فرمایا کہ جو تمکو خوف جور یتامی کا ہی تو زنا کو بہی
ڈرو اور حلال عورتین ہین اونسی نکاح کرو اور محرمات کی گرد نجاؤ اور بعضون نی
کہا ہی کہ خوف کرتی ہی یتیمونکی ولایت سے اور بہت عورتونکی نکاح سی پرہیز نکرتی تہی پس
فرمایا کہ اگر ولایت یتیمون کی سی اندیشہ ہی تو کثرت نکاحونکی سی بہی ڈرو اور تفسیر
احمدیہ مین ہی کہ یتیم شرع مین اوسکو کہتی ہین کہ نابالغ ہو اور باپ مرگیا ہو مرد ہو یا عورت
زاہدیہ مین ہی کہ جائز ہی او ما ملکت ایمانکم کا معطوف ہونا ماطاب لکم پر اس
صورت مین النسا سی خاص حرائر مراد ہونگی اور ایمانکم کا خطاب غیر مالکین کی طرف
منصرف ہوگا اور مدعا یہ ہوگا کہ بعضی تزوج کرین بعضونکی لونڈیونسی نہ اپنی لونڈیونسے
کیونکہ مولی اور مملوکہ کی مابین نکاح نہین ہی بلکہ بی نکاح حلال ہین اب رد ہوگئی شافعی
کی مذہب پر جو قائل ہین کہ لونڈی سی نکاح اوسوقت جائز ہی کہ حرہ کی طاقت نہو
اور رد کی وجہ یہ ہی کہ اللہ نی اختیار دیا خواہ حرہ سی نکاح کریں خواہ لونڈیوں سے اور یہی رد ہے
اون پر جو قائل ہین کہ لونڈیسی نکاح بشرطیکہ مومنہ ہو درست ہے کتابیہ سی نہین درست
اس رد کی وجہ یہ ہی کہ او ما ملکت ایمانکم مطلق ہی قید ایمان کی اور جائز ہی او ما
ملکت کا معطوف ہونا النسا پر اس صورت مین یہ بیان ہے ماطاب کا معنی یہ ہونگی کہ نکاح کرو جو
تمکو خوش آوین عورتین دو دو تین تین چار چار یہ عورتین خواہ حرہ خواہ لونڈیان ہوں ملک
غیر کی مملوکہ یہ بہی شافعی پر رد ہی جو قائل ہین کہ لونڈی ایک ہی درست ہے فقط حرہ
البتہ چار ہو سکتی ہین **ف** اور دلیل مین ہی کہ ماطاب سے اشارۃً معلوم ہوا کہ قبل نکاح کے
دیکہنا جائز ہے کیونکہ خوش آنا دیکہنی پر موقوف ہے اور عورت جمیلہ سے نکاح کرنا مستحب ہے کیونکہ قریب
تر ہی عفت سے اور مثنیٰ اور ثلاث اور رباع ظاہر سی بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ غلام کو

بھی یہ نکاح مباح ہین ابن عربی نے کہا کہ غلام کو اسمین دخل نہین کیونکہ یہ خطاب اوسکو ہی
کہ جسکو ولایت اور ملک اور تولی اور توصّی ہو یہ صفات حرہی مین ہین **ف**
فصل بیان ہی کہ نکاح کن لفظوںسی منعقد ہوتا ہے **قولہ تعالیٰ** زوّجنا کہا
ف ہمنی وہ بیبی تیری نکاح مین دی **ف** اکلیل مین ہی کہ اس سے اور شعیب کی قصہ کی
دلیل پکڑی گئی ہی کہ تزویج اور نکاح کی لفظ سی نکاح منعقد ہوتا ہی مگر یہ قول
شافعی کا ہی اور ہماری یہان بلفظ ہبہ وغیرہ بھی نکاح جائز ہی **قولہ تعالیٰ**
یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ
وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ
عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ
وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ
يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ **ف** اے نبی
ہمنی حلال رکہین ہین تجکو تیری عورتین جنکی مہر تو دی چکا اور جو مال ہو تیرا ہاتہ
کا جو ہاتہ لگا دی تجکو اللہ اور تیری چچا کی بیٹیان اور پہوپہیون کی بیٹیان اور تری
ماموں کی بیٹیان اور خالاؤن کی بیٹیان جنہون نے وطن چہوڑا تیری ساتہہ اور جو
کوئی عورت ہو مسلمان اگر بخشی اپنی جان نبی کو اگر نبی چاہی کہ اوسکو نکاح مین لی
نری تجہی کو سوای سب مسلمانوں کی **ف** اس احللنا لک سی مفہوم ہوا کہ حضرت کو
جسقدر کہ بیبیان اور لونڈیان چاہتی حلال ہتین کیونکہ اللہ تعالی چار قسمین بیان کی ہین
ایک وہ عورتین کہ جنکو حضرت نے مہر دیا دوسری لونڈیان کہ جو لوٹ سی آئی ہون اور
تیسری ماموں اور چچا وغیرہ کی بیٹیان بشرطیکہ حضرت کی ساتہہ ہجرت کی ہو

اور جو تہی وہ عورت کہ جسنی اپنی نفس کو حضرت کو بخشا او چاروں قسموں مین قیدین
فرمائین کہ او نکا بیان ضرور ہی ازواج کو ایتیت اجورہن سی مقید کیا یعنی
اون عورتونکا تو مہر معجل دی چکا ہو یہ بیان افضلیت کا ہے نہ شرط ہی حلت کے
مہر کو جلید دینا واجب ہین ہی پر اولی ہی سلطے اور ما ملکت کو مقید کیا مما افاء
اللہ علیک سے یعنی لونڈیان لوٹ کی ہون یہ بہی افضلیت کا بیان ہے کیونکہ جو لونڈیان
خرید کی اور ہبہ کی اور ارث کی اور وصیت کی ہون وہ بہی حلال ہین اور ماموں
اور چچا وغیرہ کی بیٹیونکو مقید فرمایا ہاجرن معک سے یہ بہی بیان افضلیت کا ہی کیونکہ
بغیر مہاجرت مع النبی صلعم کی بہی حلال ہین یا احتمال ہی کہ یہ قید حضرت کی لئی
خاص ہوئی جیسا کہ اُم ہانی ابی طالب کی بیٹی نی کہا ہی کہ مجہسی حضرت نی خطبہ فرمایا
مینی عذر کیا پہر اللہ نی یہ آیۃ اوتاری مین حلال نہوئی کیونکہ مینی حضرت کی ساتہ
ہجرت نہین کی تہی مین تو ان مطلقہ مین سی تہی اور امراۃ مومنۃ کو دو قید سے مقید کیا ایک ان
وھبت نفسھا للنبی دوسری ان اراد النبی ان یستنکحھا یہ دونو قیدین بیان
واقعی ہین نہ افضلیت کی لئی کیونکہ معنی یہ ہین کہ ہمنی حلال کہین تجکو وہ عورت مسلمان
کہ تجکو بخشی اپنی جان بغیر مہر اور بغیر شرطون نکاح کی یہ احلال سب حالون مین نہیں
ہی بلکہ جب پیغمبر کا ارادہ بہی ہو نرالی بخشنی عورت کے بدون ارادہ پیغمبر کی حلال
نہین اور یہ عورت واہبہ میمونہ بنت الحارث ہے یا خولہ بنت الحکم یا ام شریک یا
یا زینب بنت خزیمہ یا اُم سہل شافعی ہبہ کی لفظ سی نکاح جائز نہین کہتی امت کی
لئی کیونکہ وہ خاص پیغمبر کی لئی ہی لقولہ تعالے خالصۃ لک اور ہمارے نزدیک جائز
اور دلیل یہ ہی کہ ہبہ نفس مین دو باتین ہین ایک تو نکاح بلفظ ہبہ ہونا دوسرے مہر کی

معافی ہونی اول مین سب مومن شریک ہین دوسری مین حضرت خاص ہین اور معنی
ـدی کی یہ ہین کہ نکاح بلا مہر خالص تیری لیے جائز ہی اور تیری امت کو نہین یہ
عامہ کتب حنفیہ مین ہی یہ صاحب توضیح منفرد ہی کہ معنی یہ ہین کہ حلال رہین
تجکو تیری عورتین خالص یعنی تیری غیر کو وہ حلال نہین ہین کیونکہ وہ امہات
المومنین ہین **فصل محرمات کا بیان** **قولہ تعالی** وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ
مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ
وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَ
أَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي
حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ
وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
غَفُورًا رَحِيمًا وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وقف اور نکاح مین نہ لاؤ جن عورتون کو نکاح مین
لائی تمہاری باپ مگر جو آگی ہو چکا یہ بیحیائی ہی اور کام غضب کا
اور بری راہ ہی حرام ہوئی ہین تم پر تمہاری مائین اور تمہاری بیٹیان
اور بہنین اور پہوپہیان اور خالائین اور بہائی کی بیٹیان اور
بہن کی اور جن ماؤن نی تمکو دودہ دیا اور دودہ کی بہنین اور تمہاری
عورتون کی مائین اور اونکی بیٹیان جو تمہاری پرورش مین ہین جن عورتون سے تمنی صحبت کی

زینب زید کی بی بی سی جب زید نی کہ حضرت نی اونکو بیٹا کیا تہا اونکو طلاق دی لیکن رضاعی
بیٹی اور پوتی کی جورو البتہ حرام ہی اگرچہ وہ اوسکی پشت سی نہین ہی جیسی ہدایا اور بیضاوی اور مدارک
اور کشاف اور تفسیر احمدی مین ہے کہ عورتکی بیٹی کی جوروسی کہ دوسرے خاوندسی ہو وطی سے پہلے نکاح
حلال ہی اور جب آیہ لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا اوتری لوگون نی کہا کہ
مورث کی عورتون پر کرہا وارث نہونگی پر اونکی رغبت سی خطبہ کرکی نکاح کرین توکرین اسکے بعد
اس سی بہی منع فرمایا کہ نکاح مین لاؤ جن عورتونکو نکاح مین لائی تمہارے باپ نکاح سی مراد
وطی ہی اس سے معلوم ہوا کہ باپ کی سب موطوءہ حرام ہین منکوحہ ہون یا ملک یمین کی ہون یا مزنیہ
اسیجا پر ہین بہت مفسر اور بعضون نے کہا ہی کہ عقد نکاح مراد ہی اس سی شافعی باپ کی مزنیہ کو بیٹی پر
حرام نہین جانتی اور جو ممسوسہ باپ کی ہو یا ماسہ یا وہ عورت کہ جسکی فرج کو اسکی باپ نے شہوت سی
دیکہا ہو وہ بہی ہماری نزدیک حرام ہے پر شافعی کی نزدیک نہین اور الا ما قد سلف کے فوائد میں جیسا
مدارک مین ہی کہ اوسکی معنی یہ ہی فقط باپکی عورتکی حرمت اور دو بہنون کی جمع کی
حرمت نہین جانتی تہی اس لئی ان دو نو مقام مین یہ لفظ ارشاد فرمائی یعنی اگر سبب نادانی اقتضے کی کسینی اس معنی پر
اقدام کیا تو مواخذہ نہین ہے اور الا ما ملکت ایمانکم سی یہ مراد ہے کہ سب خاوند والی عورتین حرام
ہین مگر وہ عورتین کہ تمہاری ملک یمین مین ہون اس لئے کہ دار الحرب سی بدون ازواج کی نکال لائی
ہون تو حلال ہین کیونکہ تباین دارین سی فرقت ہوئی پس لونڈی املاک مین سی استبرا کی بعد وطی
حلال ہی اور شافعی کی نزدیک جو دار الحرب سی پکڑ آوین وہ حلال ہین خواہ اونکی ازواج اونکی ساتہ
ہون یا نہون کیونکہ اونکی نزدیک قید ہونیسی نکاح جاتا رہتا نہ دارین کی تباین سے اور اکلیل مین ہے
کہ لا تنکحوا ما نکح اباؤکم سی معلوم ہوا کہ باپ اور دادونکی عورتین خواہ ماکی جانب سی خواہ
باپکی جانب سی خواہ نسبی ہون خواہ رضاعی حرام ہین ابن الفرس نے کہا ہی کہ بنا تکہم مین جو لڑکی

موطوءہ

قوله تعالی وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۚ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ **ت** اور نکاح نہ لاؤ شرک والی عورتیں جبتک ایمان نہ لاوین اور البتہ لونڈی مسلمان بہتر ہی کسی شرک والی سی اگرچہ تمکو خوش آوی اور نکاح نہ کرو شرک والونکو جبتک ایمان نہ لاوین اور البتہ غلام مسلمان بہتر ہی کسی شرک والی سی اگرچہ تمکو خوش آوی **ف** موضح القرآن کہ پہلی مسلمان اور کافر مین نسبت ناتا جاری تہا اس آیہ سی حرام ٹہرا اگر مرد نی یا عورت نی شرک کیا اونکا نکاح ٹوٹ گیا اور شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور مین جانی مثلاً کسیکو سمجھے کہ اوسکو ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہی سو کر سکتا ہی یا ہمارا بہلا اور برا اوسکی اختیار مین ہے اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کری مثلاً کسی چیز کو سجدہ کری یا اوس سی حاجت مانگی اوسکو مختار جانکر یا ئی یہود اور نصاری کی عورت سی نکاح درست ہے اونکو مشرک نہین فرمایا اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ آیہ سی معلوم ہوا کہ مشرک عورت سی مسلمان کو نکاح حرام ہے جبتک وہ ایمان نہ لاوین

ف ۲ اور ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا سی معلوم ہوا کہ مسلمان عورتونکا نکاح مشرک مرد سی جائز نہین خواہ حر ہو یا غلام اور اکلیل مین ہے کہ اس عموم آیہ سی یہودیہ اور نصرانیہ کا نکاح مسلمان سی حرام جانتی ہین اور ولامة مومنة خیر من مشرکة سی معلوم ہوا کہ باوجود حرہ مشرکہ کی لونڈی سی نکاح درست ہے کیونکہ جب مشرکہ حرام ہوئی تو مثل عدم کی ہی اور ولو اعجبتکم سی بوجہا گیا کہ نکاح مین دین مقدم ہی شرافت اور جمال پر اور ولا تنکحوا المشرکین سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ نکاح مین ولی کا اعتبار ہے اور ولعبد مومن خیر من مشرک سی معلوم ہوا کہ غلام کو حرہ سی نکاح روا ہے **قوله تعالی**

اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوْ مُشْرِکَۃً وَّالزَّانِیَۃُ لَا یَنْکِحُھَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ت بدکار مرد نہیں بیاہتا مگر عورت بدکار یا شریک والی اور بدکار عورت کو بیاہ نہیں لیتا مگر بدکار مرد یا شریک والا اور یہ حرام ہوا ایمان والوں پر ف موضح القرآن میں ہی کہ مرد اگر بدکار ہو تو عورت پارسا نہ بیاہ لاوے اور اگر نیک ہو تو عورت بدکار نہ لاوی دو واسطی ایک یہ کہ اوسکا کفو نہیں اوسکو عار ہی دوسرے یہ کہ ایک سی دوسری کو علت نہ لگ جاوی لیکن اگر کری تو درست ہے مگر مرد کو بدکار عورت درست نہیں جب تک بدکاری کرتی رہی اور اگر توبہ کری تو درست ہے اور تفسیر احمدیہ میں ہے کہ لا ینکح میں دو قراءۃ ہیں رفع اور جزم اول صورت میں ظاہر النفی اور معنی نہی اور دوسرے صورت میں نہی یقینی ہی اس صورت میں یہ آیہ وانکحوا الایامی منکم سی منسوخ ہی کیونکہ ایامی شامل ہیں بدکار اور پارسا کو یا اجماع سی منسوخ ہی کیونکہ عورت بدکار کا نکاح مرد پارسا سی یا برعکس مشروع ہی سکی موافق ہی ایک روایت سے باب الو

قولہ تعالیٰ فَانْکِحُوْھُنَّ بِاِذْنِ اَھْلِھِنَّ ت سو اونکا نکاح کرو اونکی لوگوں کی اذن سی ف مدارک میں ہی کہ اہل سی مراد مالک ہی جو لونڈیاں بنفسہ عقد نکاح کریں تو درست ہے کیونکہ اللہ نی مالک کی اذن کا اعتبار کیا نہ عقد کا اور غلام اور لونڈیکو بحکم مولی کی شادی کرنی روا نہیں آیہ ہماری دلیل ہی اور تفسیر احمدیہ میں ہے کہ یہ مدارک کا قول رد ہی شافعی پر جو قائل ہیں کہ لونڈیکو عقد کرنا درست نہیں اور مالک پر جو قائل ہیں کہ غلام کا نکاح مولی کی اذن پر موقوف نہیں اس رد کی یہ وجہ ہی کہ لونڈیکا نکاح نص سے مولی کی اذن پر موقوف ہی اور غلام کا نکاح دلالۃ نص سی باب المہر

بَابُ المهر قوله تعالیٰ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ

اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً ؕ **ت** اور حلال ہوئین تمکو جو اونکی سوا ہین یون کہ
طلب کرو اپنی مال کی بدلی قید مین لانی کو نہ مستی نکالنی کو پہر جو کام مین لائی تم اون عورتون
سی اونکو دو اونکا حق جو مقرر ہوئی **ف** موضح القرآن مین ہے کہ جو عورتین حرام فرمائین
اونکی سوای سب حلال ہین چار شرط سی اول یہ کہ طلب کرو یعنی زبان سے ایجاب و قبول درمیان
دوسری یہ کہ مال دینا قبول کرو یعنی مہر تیسری یہ کہ قید مین لانی کی طرح ہو مستی کی نکالنی کو نہو
ہمیشہ کو وہ عورت اس کی ہو جاوے اسکی چہوڑی بغیر نہ چہوٹے یعنی مدت نکالا کر نہ آوے کہ چہینے بارہ برس
تک اس سی متعہ حرام ٹہرا چوتہی شرط سورہ مائدہ مین فرمائی اور یہان بی لونڈیون کی
نکاح مین آگی فرمائی ہے کہ چہپی یاری نہو یعنی لوگ شاہد ہون کم سی کم دو مرد یا ایک
مرد دو عورت پہر فرمایا کہ جو عورت کام مین آئی اوسکا مہر پورا دینا پڑا کام مین آئی
یعنی صحبت ہوئی یا خلوت ہوئی اب کسی طرح مہر نہین چہوٹتا اور جبتک کام مین نہین آئی تو
اگر مرد چہوڑی تو آدہا مہر دے اور اگر عورت ایسا کام کری کہ نکاح ٹوٹ جاوے تو سب مہر
اوتر گیا اور تفسیر احمدی مین ہے کہ اسکی مفہوم بوجہا گیا کہ محرمات مذکورہ کی سوا اور حلال
ہین حالانکہ عورتین مشرکہ اور غلام اپنی بی بی پر حرام ہے اسی سی النسا سی نسا مومنات
اور جل سی جل حرم الیتی ہین سلہ اور جو ہتی عورت کی عدت مین یا پانچوین عورت
کرنی حرام ہے اور لونڈی کہ پڑی اوسکی عدت مین اور عورت حامل قید آئی ہوئی اور
وہ عورت کہ اوسکی حمل کا نسب ثابت ہو سو یہ ذاتاً نہین حرام ہین بلکہ عارضی ہین جب
عارض جاتا رہی نکاح حلال ہی مثلاً جوہتی عورت کی عدت تمام ہوئی یا حمل ہو چکا

اور محرمات رضاعی کی اور پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی کی جمع کرنی کی حرمت
حدیث سی ثابت ہی اور تبتغوا باموالکم سی معلوم ہوا کہ نکاح بی مہر نہین ہوتا
اور مہر واجب ہی اگرچہ مقرر نہوا ہو اور مال کی سوا اور چیز مہر کی صلاحیت نہین رکھتی اور
قلیل کہ مہر نہین کہتی کیونکہ ایک دانہ عادت مین مال نہین ہی اور لفظ من کی جو منکن مین
ہی بعضی اوسکو تبعیضیہ کہتی اور بعضی بیانیہ یا ابتدائیہ ہونا اولی ہی اس صورت مین
دلیل ہی کہ مہر خلوت صحیحہ سی متاکد ہوتا ہی یہی ہی مذہب ہمارا اور قاضی نی کہا
کہ آیہ متعہ کی حق مین اوتری ہین اوسکا حکم رہا جب مکہ فتح ہوا یہ حکم منسوخ ہوا چنانچہ
روایت ہی حضرت نی متعہ مباح کیا تہا پہر صبح کو کہتی اور ہی کہ ای آدمیون مینی تمکو متعہ کا
حکم دیا تہا خبردار رہو کہ اللہ نی اوسکو قیامت تک حرام کر دیا اور متعہ کہتی ہین ایک وقت
معلوم تک نکاح کرنی کو کیونکہ اوسمین غرض ہی اس عورت سی متمتع ہونا اور عورت کو
اپنی مال سی متمتع کرنا ابن عباس نی جائز رکہا تہا پہر رجوع کیا اوسکی حرمت کی طرف
اور کمیل مین لکہا ہی کہ ان تبتغوا باموالکم مین دلیل ہی کہ جو کوئی لونڈی کو آزاد کرنا مہر کری
عورتکا تو درست نہین کیونکہ آیہ دلیل ہی کہ مہر مال ہو اور آزاد کرنا تسلیم مال نہین ہی اور دلیل
کہ جو شراب یا سور کو مہر مقرر کری تو مہر نہین ہوا **قولہ تعالیٰ** قد علمنا ما فرضنا
علیہم فی ازواجہم وما ملکت ایمانہم **ت** ہمکو معلوم ہے
جو ٹہرا دیا ہمنی اون پر اونکی عورتون مین اور اونکی ہاتہہ کی مال مین **ف**
تفسیر احمدی مین ہی کہ یہ رد ہی شافعی پر جو قائل ہین کہ مہر اللہ کی نزدیک سی غیر
مقدر ہی اوسکا اندازہ زوج کی رای پر ہی اور رد کی وجہ یہ ہے
کہ حکم مہر کی باب مین ہی اور فرض تقدیر کو کہتی ہین ضمیر متکلم کی طرف اسناد کرنی سی

[illegible]

سے معلوم ہوا کہ وہ مقدار شرعی ہے اللہ کی نزدیک سے پھر اوس مفروض مجمل
کو حضرت نے بیان فرمایا کہ لا اقل من عشرۃ دراھم یعنی دس درم سے کم مہر نہیں ہے
اس سے معلوم ہوا کہ زیادہ کرنا احسان ہے اور کمی منع ہے نہ جیسے کہ شافعی کہتے ہیں
کہ جو بیع میں قیمت ہو سکے وہ نکاح میں مہر ہو سکتا ہے تھوڑا ہو یا بہت ف

قولہ تعالیٰ قَالَ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ
هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ
عِنْدِكَ وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
مِنَ الصّٰلِحِیْنَ قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ
قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ

ت کہا میں چاہتا ہوں کہ بیاہ دوں تجھکو ایک بیٹی اپنی ان دونوں میں سے
اسپر کہ تو میری نوکری کرے آٹھہ برس پھر اگر تو پوری کرے دس تو تیری طرف سے
اور میں نہیں چاہتا کہ تجھہ پر تکلیف ڈالوں تو آگے پاویگا مجکو اگر اللہ نے چاہا
نیک بختوں سے بولا یہ ہو چکا میری تیری بیچ جون سی مدت ان دونوں میں
پوری کر دوں سو زیادتی نہو مجھہ پر اور اللہ پر بھروسا اوسکا جو ہم کہتے ہیں **ف**
تفسیر احمدی میں ہے کہ مشہور یہ ہے کہ تاجرنی سے بکری چرانا مراد ہے اس سے معلوم ہوا
کہ شعیب نے بکری چرانا اپنی لڑکیو نکا مہر کیا تھا اور اللہ نے بغیر انکار کی اسکا ذکر
قرآن میں فرمایا لائق ہے کہ ہماری شریعت میں بھی جائز ہو پھر ہدایہ سے نقل کیا ہے
کہ جو حر ایک عورت سے شادی کرے اسپر کہ ایک سال خدمت کرے یا قرآن پڑھاوے
تو روا ہے اور یہ مذکور مہر نہوگا صاحبین کی نزدیک مہر مثل چاہیئے اور محمد کی نزدیک

خدمت کی قیمت ہی اور جو غلام اپنی مالک کی حکم سی ایک حرّہ سی شادی کری اس پر
کہ خدمت کری یا بکری چرا وی تو مذکور مہر ہوگا بعد اسکی کہا ہی کہ اس قصہ سی سطرح
شبانی کا مہر ہونا بوجہا جاتا ہی ویسی ہی باپ کو مہر لینا اور لفظ مستقبل سی نکاح
ہونا اور مہر اور منکوحہ کا مجہول ہونا بہی معلوم ہوتا ہی پر شبانی کی مہر ہونکی
سوا اور یہ ہماری شریعت کی موافق نہین ہی اور حسینی سی لکہا ہی کہ سلوی بکری چرانکی
اور منافع مہر نہین ہو سکتی ہین ہماری نزدیک بخلاف شافعی کی لیکن صاحب
کشاف نی حکم کیا کہ ابو حنیفہ کی نزدیک کسی وجہ مین شبانی مہر نہین ہو سکتی **ف۲ فصل** متعہ
بیان مین **قوله تعالی** لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۝ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ **ت** گناہ نہین...... تم پر اگر طلاق دو عورتون کو جبتک نہین
کہ اون کو ہاتہہ لگایا ہو یا مقرر کیا ہو اونکا کچہہ حق اور اون کو خرچ دو
وسعت والی پر اوسکی موافق ہی اور تنگی والی پر اوسکی موافق جو خرچ
دستور ہی لازم ہی نیکی والون کو اور اگر طلاق دو اونکو ہاتہہ لگانی
سی پہلی اور ٹہرا چکی ہو اونکا حق تو لازم ہوا آدہا جو کچہہ ٹہرایا تہا مگر یہ کہ درگذرین
عورتین یا درگذرکرین جسکی ہاتہہ گرہ ہی نکاح کی اور تم مرد درگذر کرو تو قریب ہی پرہیزگاری سی

اور نہ بہلا دو بڑائی رکہنی آپسمین تحقیق اللہ جو کرتی ہو سو دیکہتا ہی ف موضح القرآن مین ہے

کہ اگر نکاح کیوقت مہر کہنی مین نہ آیا تو بہی نکاح درست ہے مہر بہی ٹہر رہیگا پہر اگر ہاتہہ

لگانی عورت کو طلاق دے تو مہر کچہہ لازم نہ آیا لیکن کچہہ خرچ دینا ضرور ہی خرچ کپڑا ایک

جوڑا جو شاک کا موافق اپنی حال کی اور اگر مہر ٹہر چکا تہا پہر بن ہاتہہ لگانی طلاق دے تو آدہا مہر لازم

ہوا مگر عورتین درگذرین کہ بالکل چہوڑ دین یا مرد درگذری جو مختار تہا کیونکہ اللہ نی

بڑائی دی ہی دیکیطرف کو او راوسکو مختار کیا نکاح رکہنی اور توڑنی کا تو اپنی بڑائی رکہی فایدہ

چار صورتین ہو سکتی ہین یہان دو حکم فرمائی ایک یہ کہ مہر نہ ٹہرا تہا اور نہ ہاتہہ لگانی سی

طلاق دی دوسری یہ کہ مہر ٹہرا تہا اور ہاتہہ لگانی سی پہلی طلاق دی اور دو صورتین باقی ہین

ایک یہ کہ مہر ٹہرا تہا اور ہاتہہ لگا کر طلاق دیوے تو پورا مہر لازم ہی یہ سورہ نسا مین مذکور ہی

دوسری یہ کہ مہر نہ ٹہرا تہا اور ہاتہہ لگا کر طلاق دے اسمین مہر مثل پورا دیا چاہئی یعنی اوس

عورت کی قوم مین رواج ہی اور جب خلوت ہو چکی تو گویا ہاتہہ لگایا ف ۲ اور اکلیل مین ہے

حقا علی المحسنین سے بعضون نی متعہ مستحب کیا اور بعضون نے واجب اور تنصیف ما

فرضتم سی معلوم ہوا کہ عورت مجرد عقد کی مہر کی مالک ہوتی ہی اور جو عورت نصف

مفروض سی کچہہ خرید کری تو زوج کو اوس نصف مین رجوع نہ چاہئی بلکہ دوسری نصف مین

اور الا ان یعفون سی معلوم ہوا کہ جو عورت اپنی نصف مفروض کو زوج کو بخشی تو روا ہے اور

یعفو الذی بیدہ عقدۃ النکاح کو حضرت علی نی زوج کر تفسیر کی اسکا یہ ہے کہ جو زوج اپنا

نصف جو کو بخشی تو روا ہے اور ابن عباس نی ولی کر تفسیر کی ہی اس صورت مین بعضون

نی دلیل پکڑی کہ جو ولی مہر عفو کری جائز ہی ولی عام ہے جو ہو اور بعضون نی تخصیص

کی ہی باپ کی وان تعفوا اقرب للتقوی مین خطاب ہے ازواج کو اس سے معلوم ہوا کہ زوجکا

اور اکلیل مین ہی کہ محبت اور جماع مین عدل کی تکلیف نہین ہی پر یہ جو عورت سمجہا ہی کہ بالکل جماع چہوڑ دی غلط ہی نوبت بخش دینی کا بیان **قولہ تعالیٰ**

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا **ت** اگر ایک عورت ڈری اپنی خاوند کی لڑنی یا جی پہر جانی سی تو گناہ نہین دونو پر کہ کرلین آپسمین کچہہ صلح **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ بعضون نی کہا ہی کہ حضرت سودہ کی طلاق کا ارادہ کیا اوسنی زاری عرض کی کہ مجہکو فقط یہ منظور ہی کہ قیامت کو آپ کی ازواج مین شمار ہون مینی اپنی نوبت عائشہ کو بخشی تب یہ آیۃ اوتری اس سی معلوم ہوا کہ جو عورت اپنی سوت کو نوبت اپنی دی تو درست ہی اور اکثرون کی نزدیک صلح سی یہی مراد ہی اور بعضون کی نزدیک مراد ہی کہ زوجہ زوج کو کچہہ مہر معاف کریا سب بخش دی اور مدارک مین ہی کہ نشوز سی مراد صحبت نکرنا اور نفقہ نہ دینا اور گالی دینا اور مارنا اور اعراض سی بدخلقی یا اور عورت کی سبب اور سی بات اور بس کم کرنا اور اکلیل مین ہی کہ اس سی معلوم ہوا کہ عورتکو اپنا حق بخشنا روا ہی تو ہوا اور کچہہ اور بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ عورتکو اپنا حق بیچنا بہی درست ہی

کتاب الرضاع **قولہ تعالیٰ**

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ **ت** اور لڑکی والیان دود پلادین اپنی لڑکونکو دو برس پوری جو کوئی چاہی کہ پوری کری دودہ کی مدت **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ یہ خبر امر کی معنی مین ہی اور امر مدت کی لئی ہی کیونکہ ما پر دودہ پلانا واجب نہین مگر جب کہ لڑکی کی لئی دودہ پلانی والی نوکر رکہی لڑکا اپنی ما کی سوا کسی کا دودہ نہ پیتا ہو یا بچی نوکر رکہنی کی طاقت نہین ہی تو ما پر واجب ہی اس صورت مین جو بیان کیا

اول مختار ہی امام زاہد کا دوسرا صاحب ہدایہ کا اور اونکی مدتین علما مختلف ہین ابو حنیفہ ڈہائی برس کہتی ہین سورہ احقاف کی آیہ کی دلیل سی اور صاحبین اور شافعی دو برس کیونکہ اللہ نے حولین کی قید فرمائی ہم کہتی ہین کہ یہ قید اس لئی ہی کہ ماں پر عذر سی دودہ پلایا دو برس واجب ہے اور زیادہ پلانا احسان ہے یا باپ کو دودہ پلانی والی نوکر رکہنا دو ہی برس واجب ہے اور زیادہ احسان اس سی یہ نکلا کہ دودہ پلانا دو ہی برس چاہیی زیادہ بچانی اور زفر کی نزدیک تین برس لیکن بلکہ یہ مقام شبہہ کا تہا ابو حنیفہ نی حکم کیا کہ ڈہائی برس جانیی حرمت نکاح کی احتیاط کی لئی کہ جو دودہ پلائی سی ہوتی ہی یعنی جس عورت نے دودہ پلایا لڑکی کی ماں ہی اور اوسکا زوج باپ اور اسکی بیٹی بہن

قولہ تعالی وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ف اور حمل مین رہنا اوسکا اور دودہ چہوٹنا تیس مہینی مین ہے ف تفسیر احمدی مین یہ ہے کہ ثلثون شہرا خبر ہی حمل اور فصال دونوں کو یا کہا گیا الحمل ثلثون شہرا و مدت الفصال ثلثون شہرا اس صورت بیان ہوی دونوں کی اکثر مدت کا لکن جب مدت حمل مین نقصان پایا گیا عائشہ کے قول سی کہ لڑکا دو برس سی سوا نہین رہتا اور مدت رضاع مین نقصان پایا گیا ابو حنیفہ نے حکم کیا کہ حمل کی اکثر مدت دو برس ہے اور فصال تیس مہینی ہین اور صاحبین اور شافعی کہتی ہین ثلثون شہرا خبر مجموع حمل اور فصال کی یعنی مدت حمل و فصال کی تیس مہینی ہین سو دو برس رضاع کی ہے بدلیل والوالدات یرضعن اولادهن وفصاله فی عامین کی اور باقی یعنی چہ مہینی وہ حمل کی مدت ہے اس صورت مین بیان رضاع کی اکثر اور مدت حمل کی اقل کا بیان ہے اور اوسکا جواب پہلی آیہ مین گذرا

ف ۲ کتاب الطلاق

قولہ تعالی اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ف طلاق ہی دو بار تک پہر رکہنا موافق دستور کی یا چہوڑ دینا

ف تفسیر احمدی میں ہی کہ جاہلیت میں طلاق کی گنتی ایک تیرہ یہ تھی جو کوئی دس طلاق دیتا تب بھی رجعت کر سکتا اور جب عدت ہو جانی رجعت کرتا پھر طلاق دیتا پھر رجعت کرتا ایک عورت نے آکر عائشہ پاس شکوہ کیا کہ میرے زوج نے رجعت کی پھر طلاق دے کے پھر رجعت پھر طلاق دیتی خبر حضرت تک پہنچی تب یہ آیہ ارشاد ہوئی اسکی دو توجیہ ہیں ایک تو حسینی اور زاہدی اور بیضاوی اور تلویح میں ہے موافق مذہبونکی کہ طلاق رجعی دو ہیں کہ انہیں عدت کی اندر رجعت ہے اور بعد اسکی طلاق بائنہ یہ امر خبر کی صیغہ میں دوسری مختار صاحب کشاف اور مدارک اور فخر الاسلام کی موافق مذہب ابو حنیفہ کی یعنی طلاق سے مراد طلاق شرعی طلاق رجعی و مطلق کہ طلاق مشروع یہی کہ دو طلقہ ہون متفرق ایک دوسری کی بعد نہ یہ کہ اکٹھا ہون ایک ہی بار اور مرتین سے تثنیہ نہیں مراد ہے مگر تکرار مراد ہے جسطرح تو ارجع البصر کرتین میں ہی اس لئی کہ دو طلقہ ایک ہی مرتبہ واقع کرنا خلاف سنت ہے کی ایسی تاکید ہی اللہ نے مرتان فرمایا نہ اثنان اب ضرور ہی کہ یہ امر ہو خبر کی صیغہ میں ورنہ کذب لازم آتا ہی اس لئی کہ دو طلقہ اکٹھا ہی کبھی دئے جاتی ہیں اور شافعی کی نزدیک دو یا تین طلقہ ارسال کرنا اکٹھا درست ہے **ف۲** اور اکلیل میں ہے کہ امساک کی لفظ صریح رجعت ہے اور لفظ تسریح کی صریح طلاق اور امساک بمعروف سے بعضون نے دلیل پکڑی کہ رجعت وطی سے ہوتی

قوله تعالى وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا **ف**

اور جب طلاق دے تم عورتون کو پہونچی اپنی عدت تک تو رکھو انکو دستور سے یا رخصت کرو دستور سے اور مت بند کرو انکو ستانیکو تا زیادتی کرو اور جو کوئی یہ کام کرے اوسنے اپنا برا کیا

اور دھاوسکو طلاق نہ دی اور عدت نہ گذری ۱۲ از تفسیر احمدی

میں ہی کہ خطاب اولیا سی ہی یہ دلیل ہی کہ اپنی نفس کو عورت نکاح نہین کر سکتی کیونکہ اگر ممکن
ہوتا تو ولی کی روکنی کی کیا وجہ تھی اور جو اسناد نکاح کی عورتونکی طرف ہی سو اسلیے
ہی کہ نکاح اونکی اذن پر موقوف ہی اور دوسری توجیہ صاحب مدارک کی مختار ہی اس
سی اوسی کو مقدم کیا کیونکہ ہماری نزدیک عورت کی عبارت سی نکاح ہو جاتا ہی اور روا
ہونیکی وجہ یہ ہی کہ جب ازواج مخاطب ہوئی اور ولی کا روکنا معلوم ہوا تو عورتکی
عبارت سی نکاح ہونا درست ہوا اور بعضون نی کہا ہی کہ ازواج اور اولیا دونو قسم کو
خطاب ہی اور بعضون نی کہا کہ سب آدمیونکو خطاب ہی ان صورتون میں ازواج سی مراد
ایک وہ معنی اول ہین سی ہی اور مین کہتا ہون کہ ازواج لاحق کو خطاب ہو سکتا ہی
اور مدعا یہ کہ ای ازواج لاحق عورتونکو بعد جو طلاق دو تو مت روکو اونکو پہلی
ازواج سی نکاح کرنی کو **فصل** مغلظہ کا بیان ہی **قولہ تعالیٰ** فَاِنْ
طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَاِنْ طَلَّقَهَا
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يَتَرَاجَعَا اِنْ ظَنَّا اَنْ يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ
ت پھر اگر اوسکو طلاق دی تو اب حلال نہین اوسکو وہ عورت اسکی بعد جبتک
نکاح نکری کسی خاوند سی اوسکی سوا پھر اگر وہ شخص اوسکو طلاق دیدے تب گناہ نہین ان دونونکو
کہ پھر ملجاوین اگر خیال کرین کہ ٹھیک رکھین گی اللہ کی قاعدی **ف** تفسیر احمدی میں
کہ اکثر مفسرین نی کہا ہی کہ یہ آیۃ متصل ہی الطلاق مرتان سی یعنی جو ایک طلاق دی
یا دو تو رجعی ہی اور جو بعد اسکی تیسری دی تو مغلظہ اور خلع کی طلاق دونوکی مابین
معترضہ ہی اوسکا ذکر ان دونونکی مابین اسلیے ہی تا معلوم ہو کہ خلع بھی طلاق ہی اور صاحب
مدارک نی کہا کہ جو کوئی خدشہ کری کہ خلع ہمارے نزدیک طلاق ہی اور شافعی کی ایک قول میں بھی اس

اس آیت کی طلاقین جو ہی ہوتی تہین اوسکا جواب یہ ہے کہ خلع ہمارے نزدیک طلاق ہے
بالعوض ہی اور اس آیت کی طلاق بیان اوسکا ہی یعنی جو اوسکو طلاق بالعوض دی اوسکا حکم
اور مفسرون نی اور اصولیون نے ذکر کیا ہی کہ نکاح لغت مین وطی کو کہتی ہین اور یہان حتی تنکح
مین فقط عقد مراد ہے مجازاً اس قرینہ سے کہ اوسکی نسبت اوسکی طرف ہے اور وہ وطی کرنی کی قدرت
نہین رکہتی اس صورت مین یون سمجہا گیا کہ فقط عقد کرنا دوسرا شرط تحلیل کی ہے اسی پر سعید بن مسیب
نے کفایت کیا اور جمہور نے وطی بھی شرط کی ہی حدیث عسیلہ سے کہ مشہور ہی
اور لا تنکح کی لفظ مین دلیل ہے کہ عورت کی عبارت سے نکاح منعقد ہوتا ہے چنانچہ اسکا بیان
گذرا اس بیان سے معلوم ہوا کہ جب عورت دوسرا خاوند کر کے پھر اوسکو پہلی کی پاس پھرنا نہین
درست ہے جبتک دوسرا صحبت نکری اور اگر دوسرا نامرد ہو اور چاہے کہ پہلی کی پاس جاوے
دوسری تفریق کر کے تیسری نکاح کری اسی طرح دوسرے بھی نکاح کری تا آنکہ دوسری سے صحبت
ہو اور عورت کو اور دوسری خاوند کو لائق نہین ہی کہ تحلیل کی نیت سے نکاح کرین
ایسا نکاح مالک اور اوزاعی اور ابی عبید اور شافعی کی نزدیک فاسد ہی ابو حنیفہ کی
نزدیک جائز ہی بکراہیت اگرچہ مین ارادہ تحلیل کا تہیا اور ظاہر کری تو اگر
جائز ہی اور فقط اوسکا خیال شرط نہین ہے انزال اور مراہق بی محلل ہو سکتا ہی بخلاف مالک کی
اور جو ایک لونڈی ایک حر کی نکاح مین ہی اوسنے طلاق غلیظہ دیکر مولی نے وطی کی یہ تحلیل
نہین ہی **فصل** عورت مخیرہ کی طلاق کا بیان ہی **قوله تعالی** يَا أَيُّهَا
النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ
أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ت

ف اے نبی کہدے اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتیان دنیا کا جینا اور یہاں کی رونق تو آؤ کچہہ فائدہ دون تمکو اور رخصت کرون بہلی طرح سی اور اگر تم سوچا ہتیان اللہ کو اور اوسکی رسولکو اور پچہلی گہر کو تو اللہ نی رکہہ چہوڑا ہے اونکو جو تم مین نیکی پر ہین بڑا ثواب ف موضح القرآن میں ہے کہ حضرت کی ازواج نی دیکہا کہ لوگ آسودہ ہوئی چاہا کہ ہم بہی آسودہ ہون بعضون نی سوال کی حضرت نے قسم کہائی کہ ایک مہینے گہر مین نجاؤن پہر مہینے کی بعد یہ آیہ اتری حضرت گہر مین آئی اول حضرت عائشہ سی کہا اونہون نے اللہ ور رسول کی مرضی اختیار کی پہر اسی طرح سبنی اور تفسیر احمدی مین ہے کہ اس سی معلوم ہوا کہ جب عورت مخیرہ اپنی زوج کو اختیار کرے تو مطلقہ نہین ہوتی حضرت عائشہ کی قول سی کہ حضرت نے ہمکو اختیار دیا ہم نے حضرتکو اختیار کیا اور حضرت نے اوسکو طلاق نہین جانا بخلاف زید اور حسن اور مالک اور حضرت علی کے ایک روایت کی کہ اونکی نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتی ہے اور جو اپنی نفس کو اختیار کرے ایک طلاق بائنہ ہوتی ہے اور ہماری اور شافعی کی نزدیک اگر اپنی زوج کو اختیار کرے نہین ہوتی مگر اوسی صورت مین کہ جب اپنی طلاق کو اختیار کرے ہمارے نزدیک بائنہ ہوگی اور شافعی کی نزدیک رجعی اور متعہ کا ذکر دو وجہون سی نہین ہے یا وہ مدخولہ ہے تو مستحب ہے یا غیر مدخولہ ہی اور مہر مقرر نہین تو واجب ہے فصل طلاق بدعی کا بیان ہے قولہ تعالی یا ایہا النبي اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن ت اے نبی جب تم طلاق دو عورتون کو تو اونکو طلاق دو اونکی عدت پر ف تفسیر احمدی مین ہے کہ اس آیہ سی معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینی بدعت ہے اور اوس طہر مین بہی کہ جسمین وطی ہوئی ہو اس لیے کہ طلقوهن لعدتهن کی معنی یہ ہین کہ اونکو طلاق دو جس حال مین کہ پیشی نکرین عدت کو یہ صورت نہین ہے مگر اوس طہر مین کہ وطی نہوئی ہو اس لیے کہ عدت کی مدت تین حیض ہین جو حیض مین طلاق دے تو عدت پوری نہین ہو سکتی کیونکہ اگر طلاق والی حیض کو عدت مین گنین تو تین حیض سے کم ہی

مسئلہ [illegible] بیان میں

عدت [illegible]

اور اگر نکلین تو تین حیض سی زیادہ ہی اور جو اوس طہر مین کہ وطی ہوئی طلاق دی اب تک نہی
عدت پوری نہین ہوئی کیونکہ تذبذب ہی کہ مطلقہ اگر حاملہ ہی تو حمل کی عدت چاہیی اور جو
غیر حاملہ ہی تو اوس صورت مین معلقہ ہی نہ معتدہ خاوندوالے اور اکلیل مین ہی بخاری اور
مسلم سی کہ فطلقوھن لعدتھن کی تفسیر حضرت نے اسطرح کی ہی کہ طلاق دی اوس طہر مین
کہ وطی نہوئی ہو اور مسلم کی ہی کہ حضرت نے پڑہا ہی فطلقوھن قبل عدتھن اور ابن منذر نے
کہا کہ اللہ نے اس آیہ سی طلاق مباح کی **باب الرجعة قوله**
تعالی وبعولتھن احق بردھن فی ذلك ان ارادوا اصلاحا
ت اور اونکی خاوندون کو پہنچتا ہی پہیر لینا اونکا اتنی دیر مین اگر چاہی صلح کرنی
ف یہ تکرار ہی آیہ تربص کا کہ ضمیر راجع ہی مطلقات کیطرف اور ذالك کا مشار الیہ
ایام عدت ہی اور احق بردھن کی یہ معنی ہین کہ جن عورتونکو ازواج طلاق
رجعی دین اور پہر ایام عدة مین رجوع کرین اور عورتون کو رجعت سے انکار ہو
تو واجب ہی کہ ازواج کی قول کو عورتون کی قول پر اختیار کرین ازواج حق مین
عورتون سی اور یہ مدعا ہی کہ عورتون کو رجعة مین حق ہی تفسیر احمدی مین
کہ اس آیہ سی معلوم ہوا کہ طلاق رجعی سی وطی حرام نہین ہوتی کیونکہ
اللہ نے طلاق دینے والوکو ازواج نام رکہا اگرچہ احتمال ہی کہ نام باعتبار ما
کان کی ہو اس صورت مین وہی شافعی پر جو قائل ہین کہ رجعة قول ہی سے ہوتی ہی
نہ وطی سی اور آیہ مطلق ہی اشہاد کی قید سی اس سی پوچہا گیا کہ رجعت مین
گواہ لانا واجب نہین ہی جیسا کہ مذہب مالک کا اور شافعی کا بہی ایک
قول مین غایة درجہ یہ کہ مستحب ہی **باب الایلاء قوله تعالی**

یعنی طلاق کی بعد بار دیگر عورتون کی رجوع کرنی یعنی رجعت کی بیان مین

قولہ تعالیٰ لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ **ت** جو لوگ قسم کہا رکہتی ہین اپنی عورتونسی اونکو فرصت ہے چار مہینی پھر اگر مل گئی تو اللہ بخشنی والا مہربان ہے اگر ٹھرایا رخصت کرنا تو اللہ سنتا ہے جانتا **ف** موضح القرآن مین ہی کہ جسنی قسم کہائی کہ اپنی عورت پاس نجاوے تو چار مہینی مین جاوی اور قسم کی کفارہ دے نہین تو طلاق ٹہری اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ ایلا قسم کو کہتی ہین اوس مدت مین زوج کو زوجہ سی صحبت منع ہے **ف۲** اور من نساھم سی معلوم ہوا کہ لونڈیسی ایلا روا نہین کیونکہ نسا کا مملوکات پر اطلاق نہین اور صاحب ہدایہ نی تصریح کی کہ مطلقہ بائنہ سے ایلا نہین ہی کیونکہ وہ نسا نہین ہی اور مطلقہ رجعیہ سی ہی کیونکہ اوسمین زوجیۃ باقی جاتی ہی وہ نسا مین داخل ہی اور فان فاءوا مین ایلا کی حکم کا بیان ہے یعنی جو رجوع کری وطی مین اور حانث ہوے تو کفارہ دی اللہ بخشنی والا ہی **ف۳** اور وان عزموا الطلاق سی یہ مراد ہے کہ جو ارادہ طلاق کا کری اور حانث نہو تو مدت کی جاتی ہی طلاق بائنہ ہوتی ہی یہ ہماری نزدیک ہی اور شافعی کہتی ہین کہ فان فاءوا اور ان عزموا الطلاق دونو متعلق ہین بعد مضی المدۃ کی یعنی چار مہینی کی بعد عورت پر واجب ہی کہ وطی کا یا طلاق کا مطالبہ کری جو وطی کیطرف رجوع کیا کفارہ واجب ہی اور جو ارادہ طلاق کا کیا تو طلاق ہے اور جو دونو سی باز رہی تو قاضی کو تفریق کر دینا واجب ہے یہ توجیہ گو ظاہر مین خوب ہی پر ہماری علما کو قراۃ فان فاءوا فیھن کہ عبد اللہ سی ہی تائید کرتی ہین اس صورت مین وان عزموا الطلاق معنی یہ ہونگے

که جو اوس مدت مین رجوع نکری تو اوسکی گذرنی کی بعد طلاق بائن ہے

باب الخلع

قوله تعالی وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْئًا اِلَّا
اَنْ یَّخَافَا اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ت اور تمکو روا نہین کہ لیلو
کچھ اپنا دیا ہوا عورتون کو مگر وہ کہ دونو ڈرین کہ نہ ٹھیک رکھین گی قاعدی الله کی
پہر اگر تم لوگ ڈرو کہ دو نہ ٹھیک رکھین گی قاعدی الله کی تو گناہ دونو پر نہین
جو بدلا دیکر چھوٹی عورت ف م مدعا آیہ کا یہ ہی کہ جو تمنی مہر دیا اوسکا
پہیر لینا کبھی تمکو روا نہین ہی مگر جب ڈر ہو کہ دونو سی موافقت نہو گی مثلا
عورت بدخوئی یا ترک ادب کری یا ناحق خاوند ماری یا گالی دی اس صورت
مین جو عورت کچھ مال دیکر خاوند سی اپنی جان چھڑاوی تو گناہ نہین اسکو شرع
مین خلع کہتی ہین اور خلع طلاق بائن ہوتی ہی اور شرط ہی کہ خلع کی لفظ مذکور
ہو اسطرح کہ زوج کہی مینی تجہسی خلع کیا ہزار روپیہ پر اور زوجہ نی قبول کیا
یا زوجہ کہی کہ تو اتنی پر مجہسی خلع کر اور اوسنی قبول کیا اور اگر یہ لفظ مذکور
نہو تو خلع نہین ہی بلکہ طلاق علی المال ہی اور خلع حاجت کی وقت
درست ہی اوسیر کہ بہر مین دی جاوین اور باقی اوسکی حکم فقہ مین مفصل ہین
اور اختلاف ہی کہ خلع فسخ ہی یا طلاق شافعی کی قول قدیم مین
اور ابن عمر اور ابن عباس کی قول مین فسخ ہی اور ہماری نزدیک اور
شافعی کی قول جدید مین طلاق ہی اور خلاف کا ثمرہ یہ ہی کہ ہماری
نزدیک خلع کی بعد طلاق ہوتی ہی اور شافعی کی نزدیک نہین اور اکلیل مین

ہین ہی کہ فیما افتدت کی عموم سے دلیل ہی کہ جس چیز پر خلع کیا خواہ مہر کی مقدار ہو
یا اوس سے زیادہ اور بعضون نی کہا کہ زائد لینا بری اور دلیل پکڑی ہی او نہون نی مفادات کو
صریح خلع جانتا ہے اور کہا ہی کہ خلع فسخ ہی نہ طلاق کیونکہ طلاق دو بار مذکور ہوئی پھر
خلع پھر فرمایا فان طلقها معلوم ہوا کہ خلع غیر محسوب ہے ورنہ چار طلاق ہوتی اور یہ
رد ہی اوسپر جو بادشاہ کی نزدیک کی سوا خلع جائز نہین کہتا **باب الظہار**

قوله تعالى والذين يظاهرون من نساءهم ثم يعودون لما قالوا
فتحرير رقبة من قبل ان يتماسا ذلكم توعظون به والله بما
تعملون خبير فمن لم يجد فصيام شهرين متتابعين من قبل ان
يتماسا فمن لم يستطع فاطعام ستين مسكينا

اور جو ماں کہہ بیٹھیں اپنی عورتونکو پھر وہی کام چاہیں جسکو کہا ہی تو آزاد کرنا ایک بردہ پہلی اس سی
کہ آپس مین ہاتھ لگاوین اس سی تمکو نصیحت ہوگی اور اللہ خبر رکھتا ہی جو کچھ تم کرتی ہو پھر جو کوئی
نہ پاوے تو روزہ دو مہینی کا لگاتار پہلی اس سی کہ آپس میں چھوئین پھر جو کوئی نکر سکی تو کہانا
دینا ہی ساٹھ محتاج کا **ف** ومن نساءهم سی معلوم ہوا کہ لونڈی سی ظہار نہین ہوتی
کیونکہ نسا کی معنی ازواج ہین اور لونڈی ازواج مین نہین ہی اور اوس عورت سی نہین ہوئی کہ جسکو بی اذن نکاح
مین لایا اور ظہار کیا بعد اسکی اوسنی اجازت دی کیونکہ ظہار کیوقت جو منہی اس لیی کہ نکاح اذن پر موقوف
تہا یعودون لما قالوا سی مراد ہی کہ توڑتی ہین اوس چیز کو جسکو ظہار مقتضی تہی قول چاروں
امام کا پر توڑنی میں اختلاف ہے ابو حنیفہ سی روایت ہی کہ استمتاع کو مباح جاننی سی کو
شہوت سے ہو نقض ہوتا ہے اور شافعی کہتی ہین کہ جو عورت کو ظہار کی بعد اتنی قدر ٹہرایا کہ
مفارقت ہوسکتی ہی وہ نقض ہی اور مالک کی نزدیک جماع کا ارادہ ہی اوحسنکی نزدیک جماع

اور رقبۃ یعنی بردہ عام ہی مومن ہو یا کافر کیونکہ وہ مطلق ہی اور وصف کی حق مین مطلق
اپنی اطلاق پر جاری رہتا ہی اور شافعی خاص کرتی ہین مومن کو کیونکہ قیاس کیا اوسکو
قتل کی کفارہ پر اور من قبل ان یتماسا معلوم ہوا کہ وطی اور بوسہ اور کنار کفارہ کی پیشتر
حرام ہی ہمارا مذہب ہی اور بعضی کہتی ہین کہ فقط وطی حرام ہی اور بوسہ وغیرہ نہین کیونکہ تماس مراد
جماع ہی اور رقبہ کی بیانی ہی مالک کی نزدیک یہ مراد ہی کہ نہ بردہ پاوی اور نہ اسکی قیمت اوسکی
مول لی سکی جو بردہ پاوی آزاد کری گو خدمت کی حاجت رکھتا ہو اور جو بردہ نہو تو اگر
قیمت پاوی گو مال لیکر آزاد کری گو نفقہ کی حاجت ہی اور اگر قیمت بھی نہ پاوی تو روزہ رکھی
اور شافعی کہتی ہین کہ مراد یہ ہی کہ نہ پاوی بردہ یا اوسکی قیمت فاضل حاجت اصلی جو بردہ پاوی
پر خدمت کی حاجت ہی یا قیمت پاوی پر نفقہ کی حاجت ہی اوسکو روزہ چاہیی اور ہم
کہتی ہین کہ مراد یہ ہی کہ نہ پاوی بردہ بعینہ خواہ حاجت اصلی سی فاضل ہو یا نہو جو بردہ رکھی
گو خدمت کی حاجت ہو آزاد کری یا قیمت ہو تو بردہ مول لیوی گو وہ قیمت حاجت
اصلی سی فاضل ہو بلکہ روزہ رکھی اس قول کی تائید ہی کہ بعد اسکی اللہ نی کفارہ کو کھانا کھلانی پر
رکھا اور کھانا کھلانا بدون عذر نہین رکھتی ہین تو اس سی معلوم ہوا بردہ نہ پاوی سی بعینہ مراد ہی نہ قیمت
اوسکی کیونکہ جو قیمت کا اعتبار ہوتا اور کھلانی والیکو قدرت مقدم ہوتی تو بجای طعام
شرا عبد فرماتا اور متتابعین سی معلوم ہوا کہ تتابع شرط ہی اور تتابع اوسی کہتی ہین کہ دو مہینی کی
ما بین اوس وہ پانچ دن کہ جسمین روزہ نہین ہوتا نہو اور اونکی درمیان افطار نکری عذر یا بغیر
عذر سی اگر جو بعذر افطار کیا بالاتفاق استیناف ہی اور جو بعذر کیا تو ہمارے نزدیک استیناف ہی
اور من قبل ان یتماسا کی یہ معنی ہین کہ روزہ جماع اور بوسہ وغیرہ پر مقدم ہی اور بعضون نی
فقط جماع پر مقدم کیا اور معلوم ہوا کہ روزہ مین مس بھی نہو کیونکہ دو مہینی کی روزی مقدم

اگر وہ ہو جھوٹا اور عورت سے ٹلتی ہے مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کی نام مقرر وہ شخص
جھوٹا ہے اور پانچوین یہ کہ اللہ کا غضب آوے اس عورت پر اگر وہ شخص سچا ہے ف تفسیر احمدی مین
ہے کہ یہ آیۃ لعان کے بیان مین ہے اور لعان کا حکم اسطرح پر ہے کہ جو ایک مرد اپنی جورو کو عیب لگایا
زنا کا تو اگر دونو شہادت کی اہل ہین اور عورت لعان چاہتی ہے تو مرد پر واجب ہے کہ لعان
کرے اور جو منکر ہو تو قید رہے اوسوقت تک کہ یا لعان کرے یا آپکو جھٹلاوے جب اپنے کو جھٹلاوے
تب قذف کی حد اوسپر جاری ہو اور جب لعان کا ارادہ کرے تو چار مرتبہ کہے کہ جو مین نے
عیب لگایا زنا کا اپنی عورتکو اوسمین قسم ہے خدا کی کہ سچا ہون اور پانچوین مرتبہ کہے
کہ خدا کی لعنت مجھہ پر جو جھوٹا ہون اس کہنے سے قذف کی حد اوسپر نہین ہوتی پھر عورتکو
لعان کرنا ہے اور جو انکار کرے تو قید رہے اوسوقت تک کہ یا خاوند کو سچا جانے پھر
صورتمین زنا کی حد اوسپر ہوگی یا لعان کرے اور لعان مین وہ یہ ہے چار مرتبہ کہے کہ قسم ہے
خدا کی خاوند عیب لگانیمین جھوٹا ہے اور پانچوین مرتبہ کہے کہ جو وہ سچا ہو مجھہ پر غضب
اللہ کا ہے اس کہنے سے اوسپر حد زنا کی نہین ہوتی پھر دونو کی درمیان فرقت ہو جاتی
ہے بمجرد دونو کے لعان کے زفر کی نزدیک اور شافعی کی نزدیک زوج کی لعان سے
اور یہ فرقت ان دونو اور ابو یوسف اور حسن بن زیاد کی نزدیک فسخ ہے پھر عورت
مرد کو کبھی حلال نہین ہوتی اور ابو حنیفہ اور محمد کی نزدیک قاضی کی جدا کرنے سے
فرقت ہوتی ہے یہ قاضی کی تفریق ایک طلاق بائنہ ہے پھر جو مرد نے آپکو جھٹلایا
تو حد مارا جاویگا اور عورت پر تہمت کی اور حد مارا گیا یا عورت نے
زنا کیا اور حد ماری گئی تو نکاح حلال ہے کیونکہ اب لعان کی اہل نہین ہے
اور جو مرد عیب لگاوے اپنی عورت کو کہ یہ لڑکا میرا نہین ہے قاضی تفریق کرے اور

تو اگر اس طہر کو عدہ میں حساب کریں جیسی کہ شافعی کرتی ہیں تو عدہ کچھ اوپر دو قرء کے ہو
بھی اور اگر حساب نکرین تو کچھ اوپر تین ہی و تو صورتین خاص کا عمل جانا ہی وجب قرء سے
حیض مراد لیں اور طلاق ہو طہر میں تو عدت تین حیض رہتی ہی کم نہ زیادہ تکمیل میں سے
کو اس سے معلوم ہوا کہ مطلقہ کو خواہ رجعی سی ہو یا بائنہ سی بشرط دخول کی عدت
واجب ہی اور مستحاضہ ہی داخل ہی حسن ابو الفرس نے کہا کہ میرے نزدیک لا
یحل لهن ان یکتمن ما خلق اللہ فی ارحامهن عام ہی جب اثبات فرج کو بکارت ہو یا ثیبہ یا عیب ہو کیونکہ سب کو
ارحام میں السدی بید الباب فضل بیوہ کی عدت کا بیان ہی قوله تعالی

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ
أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ
فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ت

اور جو لوگ مر جاویں تم میں اور چھوڑ جاویں عورتیں وہ انتظار کرواویں اپنی تئیں چار
مہینے اور دس دن پھر جب پہنچ چکیں اپنی عدت کو تو تم پر نہیں گناہ جو وہ اپنی حق میں کریں
موافق دستور کی اور اللہ کو تمہاری کام کی خبر ہی ف تفسیر احمدی میں ہی کتاب
اصول سے کہ آیۃ اولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن مقتضی ہی کہ عدت حاملہ کی
وضع حمل سے ہی خواہ بیوہ ہو یا مطلقہ اور یہ مقتضی ہی کہ بیوہ کی عدت چار مہینے دس رات دن
خواہ حاملہ ہو خواہ غیر حاملہ اور جو حاملہ کہ غیر بیوہ کی ہی اوسکی عدت وضع تک ہی
اور بیوہ غیر حاملہ کی عدت چار مہینے دس رات دن پر حاملہ بیوہ کی باب میں تو آیتیں متعارض
ابن مسعود کا مذہب یہ ہے کہ سورہ طلاق کی آیہ بعد آیہ سورہ بقر کی اتری تو جس صورتمین
بیوہ حاملہ ہو تو عدت اوسکی وضع تک ہی اس سے جو جانا گیا کہ یہ آیہ منسوخ ہی آیہ طلاق سے

عدت کا بیان [illegible]

بقدر شمول دونوں آیتوں کی اور علیؓ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ دو عدتوں میں سے جو بہت دیر ہووے
چاہیے مثلاً وضع حمل چار مہینے اور دس رات دن کی پیشتر ہوئی تو عدت چار مہینے دس رات دن چاہیے
اور جو بعید ہے تو وضع حمل عدت ہے تا دونوں آیتوں کا عمل ہو اور عموم لفظ مقتضی ہے
کہ حرہ اور امت کی عدت برابر ہے پر لونڈی غیر حاملہ کی دو مہینے پانچ رات دن ہونگی
اور ہدایہ میں ہے کہ عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو عورت نے وضع کیا اور خاوند جنازہ پر ہے عدت
ہو چکی اوسکی اور کی ساتھ شادی درست ہے اور یہ مدت اس لئے ہے کہ لڑکا چار مہینے میں
پورا ہوتا ہے جیسا کہ حدیثوں میں آیا ہے اور دس دن زیادہ ہوئی تو لڑکا ظاہر ہوا اور
مسلمہ اور کتابیہ اس حد میں ہمارے نزدیک برابر ہے اور جیسے یہ آیہ طلاق کی آیہ سے بقدر
شمول دونوں آیتوں کی منسوخ ہوئی ایسے ہی آیہ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ
لازواجہم متاعا الی الحول غیر اخراج کی منسوخ ہے کیونکہ یہ مقتضی ہے کہ ایک سال
پوری عدت تھا اور نفقہ اوسکی لیے وصیت واجب ہے سال کی عدت اربعۃ اشہر وعشرا سے منسوخ
ہوئی گو تلاوت میں مقدم ہے پر نزول میں موخر اور نفقہ کی وصیت آیہ میراث سے کہ عورتکو
چوتھائی حصہ ہے جبکہ زوج کی ولد نہو اور آٹھواں حصہ ہے جبکہ ولد ہو اور سکنی ہمارے نزدیک
ثابت نہیں ہے

۲۰۶ **قولہ تعالی** وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ
مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ
سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا
وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۝ ف

اور گناہ نہیں تم پر جو پردہ میں کہو پیغام نکاح کا عورت کو یا چھپا رکھو اپنے دلمیں معلوم ہے
اللہ کو کہ تم البتہ اونکا ذکر کروگے لیکن وعدہ نکر رکھو اونسے چھپ کر مگر یہی کہ کہو ایک بات

ف ا ف کا اللہ حکم جلی یہ جبتک نکاح کی کرو ہو پابند نہ اور ہی رواج جسکا

تفسیر احمدی مین ہے کہ اختلاف ہے کہ یہ حکم مر معتدہ کو یا خاص ہی بیوہ کو فقہا کی کلام سی عام معلوم ہوتا ہے اور توعدا وھن سرًا مین جو لفظ سر کی اوس سی ادجماع مراد ہے مطلقہ کی عدت

تکہو کہ مین تجادر ہون جماع پر یا کامل ہون مرد مین یا مراد اوس سی نکاح ہی مطلقہ

کہ عدت مین صریح نکاح کا مذکور نکرو اور قول معروف سے تعریض مراد ہے اور تعریض اوسی کہتی ہین

کہ ایسی بات کہین کہ دوسری بات پر دلالت کری جیسی کہی کہ تیری ساتھہ شادی کا ارادہ

رکہتا ہون اور ابن عباس سی ہی کہ قول معروف یہ ہے کہ وہ تو موافق ہون اسپر کہ

دوسری سی نکاح نکرین **قوله تعالى** وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ

أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ

فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن

مَّعْرُوفٍ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ **ف** جو تم مین مرجاوین اور چہوڑ جاوین

عورتین وصیت کر دین اپنی عورتونکی واسطی خرچ دینا ایک برس تک نہ نکال دینا پہر اگر

وہ نکل جاوین تو گناہ نہین تم پر جو کچھہ کرین اپنی حق مین دستور کی بات اور اللہ زبردست

ہی حکمت والا **ف** موضح القرآن مین ہی کہ یہ حکم جب تہا کہ مُردی کی اختیار پر رکہا تہا

وارثونکو دلوانا اب جو سب کی حصہ اللہ صاحب نی ٹہرادی عورتکا بہی ٹہرا دیا

اب مُردیکا دلوانا موقوف ہوا اور تفسیر احمدی مین ہے کہ اس آیۃ مین پہلی بیان ہے معتدہ

کی نفقہ کا دوسرا بیان ہے اوسکی سکنی کا اور ابتدا اسلام مین ایسی ہی تہا پہر عدت کا حکم

آیۃ یتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا سی اور سال کی نفقہ کا حکم ترکہ سے

منسوخ ہوا اب بیوہ کو عدت مین نہ نفقہ ہی اور نہ سکنی اس سی جائز ہے کہ انکو یا تہوڑی انکو

رہنیکو نفقہ کی تلاش مین ہر روز گہر سی نکلی اور راتکو وہین رہی بخلاف مطلقہ کی کہ نزدیک ہمارے اوسکا نفقہ زوج پر واجب ہے اوسکو گہر سی نکلنا بالکل حرام ہی ف

فصل غیر مدخولہ کی عدت نہو نیکا بیان ہے قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموہن من قبل ان تمسوہن فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا فمتعوہن وسرحوہن سراحا جمیلا ف ای ایمان والو جب تم نکاح کرو مسلمان عورتونکو پہر اونکو چہوڑ دو پہلی اس سی کہ ہاتہہ لگاؤ سو اونپر حق نہین تمہارا عدت مین بیٹہنا کہ گنتی پوری کرو سو اونکو دو کچہہ فائدہ اور رخصت کرو بہلی طرح سی ف تفسیر احمدی مین ہے کہ نکاح لغت مین وطی کو کہتی ہین پر قرآن مین اکثر مقام پر جہان واقع ہی عقد مراد ہے تصریح ہی کشاف وغیرہ مین اور حکم عام ہی مومنہ ہو یا کتابیہ پر مومنات کی تخصیص بالذکر ہی اس لئی کہ مومن کو مومنہ سی نکاح اولی ہی اور ثم سی یوجہا گیا کہ گو نکاح کی بعد تو قف کرکی طلاق دی مساس نہین کیا تو عدت نہین اور مساس شافعی کی نزدیک فقط مباشرت کو کہتی ہین اسی سبب سی بعض اونکی نزدیک خلوت صحیحہ سی عدت واجب نہو گی اور ہمارے نزدیک عام ہی جو خلوت صحیحہ کی بعد طلاق دے گو مباشرت نہو عدت واجب ہے اور متعہ تین پارچہ کو کہتی ہین اور اصطلاح مین قمیص اور اوڑہنی اور چادر کو کہتی ہین اس آیت کو جو معنی مصطلح مراد ہون تو غیر مدخولہ سی وہ مراد ہے کہ جسکا مہر مقرر نہو اس صورت مین امر وجوب کی لئی ہی اور جو معنی لغوی مراد ہون تو غیر مدخولہ سی وہ مراد ہی کہ جسکا مہر مقرر ہو یعنی فائدہ دو اونکو نصف مہر کا اور مردون کی طرف عدت کی اسناد سی معلوم ہوا کہ عدت حق اونہین کا ہی فصل آئسہ اور حاملہ کی عدت کا بیان ہی

قوله تعالى وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ **ف** اور جو عورتیں ناامید ہوئی حیض سے تمہاری عورتوں میں اگر تمکو شبہہ رہگیا تو اونکی عدت ہے تین مہینے اور ایسی ہی جنکو حیض نہیں آیا اور جنکے پیٹ میں بچہ ہے اونکی عدت یہ کہ جن دین پیٹ کا بچہ **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ اس آیہ میں تین قسم کے عورتوں کی عدت کا بیان ہے ایک وہ کہ جنکو حیض بڑہاپے سے آتا اور اوسکی سن میں خلاف ہے بعضے پچپن اور بعضے ساٹھہ کہتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ خون بند ہونے سے اوسکا بالغ ہونا اور دوسرے وہ کہ بچپن کی سبب حیض نہ آیا ہو یہ شامل ہے دو صورتونکو ایک یہ کہ وہ بالغہ نہو دوسرے یہ کہ بالغہ ہو سن میں حیض میں ان صورتوں میں عدت تین مہینے ہے اور من نسائکم سے جہا گیا کہ یہ حکم حرہ کا ہے جو لونڈی ہو خواہ آیسہ یا صغیرہ اوسکی عدت ڈیڑہ مہینا ہے کیونکہ لونڈیکا حق آدہا حرہ کی حق سے ہے اور یہاں تجزی ہو سکتی ہے تو اوس سے کم ہوا اور تیسرے ہے حاملہ اوسکی یہ عدت ہے کہ بچہ پیدا ہو وہ حاملہ حرہ ہو یا لونڈی مطلقہ ہو یا بیوہ کیونکہ یہ آیہ والذین یتوفون منکم الآیہ کی بعد اوتری ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مطلقہ کی عدت خاص ہے اوسی کو جو مدخولہ ہو اور بیوہ کی عدت عام ہے حیض والی ہو یا آیسہ یا صغیرہ یا مدخولہ یا غیر مدخولہ اور حامل کی عدت عام تر ہے خواہ حائض ہو یا صغیرہ یا آیسہ یا مدخولہ یا غیر مدخولہ اور مطلقہ ہو یا بیوہ **ف۴**

باب النسب والحضانة

قوله تعالى ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ **ف** پکارو لےپالکوں کو اونکی باپ کا کر کے یہی پورا انصاف ہے اللہ کی ہاں **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ متبنی حقیقت میں بیٹا نہیں ہے تو اوسکی عورت حرام نہیں

نہین ہوتی اور اوسکا نفقہ واجب نہین اور ترکہ نہین ملتا جو اس زمانہ مین کوئی کسیکو
بیٹا کر قائم مقام اپنا کر وارث کرتا ہی یہ حقیقت مین ارث کا طریق نہین ہی بلکہ ہبہ
کا طریق ہی جو کسینی دعوی کیا کہ مثلاً زید میرا بیٹا ہی اور زید مجہول النسب ہی ہی
اور اسسے چھوٹا ہو تو نسب ثابت ہو گا اور جو مجہول النسب ہو یا چھوٹا ہو تو نسب ثابت نہین
ہوتا اور جو ایک غلام کو کہ چھوٹا ہے کہا کہ میرا بیٹا وہ بالاتفاق آزاد ہوتا اور جو بڑا ہے تو امام حنیفہ
کی نزدیک آزاد ہے اور صاحبین کی نزدیک نہین **قوله تعالى** وعلى المولود له رزقهن
وكسوتهن بالمعروف **ت** اور لڑکی والی پر ہی کہانا اور پہنا اونکا دستور **ف**
تفسیر احمدی مین ہی کہ اس سی معلوم ہوا کہ نسب باپ کی طرف ثابت ہوتا ہے **قوله تعالى**
والوالدات يرضعن اولادهن **ت** اور لڑکی والیان دودہ پلاوین اپنی لڑکو
ف اکلیل مین ہی اس سی معلوم ہوا کہ ماں زیادہ تر ہی حضانت کی لئی کیونکہ جس
طرح کی کو مرضعہ کی حاجت ہوتی ہے ویسی ہی حضانت والی کی **باب النفقة**
والكسوة قوله تعالى وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن بالمعروف
لا تكلف نفس الا وسعها لا تضار والدة بولدها ولا مولود له بولده
وعلى الوارث مثل ذلك **ت** اور لڑکی والی پر ہی کہانا اور پہنا اونکا
موافق دستور کی تکلیف نہین کسی شخص کو مگر جو اوسکی گنجائش ہی نہ ضرر چاہی ماں اپنی اولاد
کا نہ لڑکی والا اپنی اولاد کا اور وارث پر بہی یہی ذمہ ہی **ف** تفسیر احمدی مین ہے کہ جو
نفقہ اور کسوت عورت کا مرد پر اس راہ سی ہی کہ وہ اوسکی زوجہ ہی تو والدات سی عام
مراد ہی مطلقہ معتدہ ہو یا غیر مطلقہ اس صورت مین بیان ہی کہ زوجہ کا نفقہ اور کسوت
مرد پر واجب ہی بغیر اسراف اور تنگی کی **ف** اور فخر الاسلام بزدوی نی اشارۃ النص

بحث مین ذکر کیا ہی کہ علی المولود له مین اشارہ ہی کہ لڑکی اصل مین باپ کو اختیار ہی
اور لڑکی کا نفقہ فقط باپ پر ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور اشارہ ہی کہ جو لڑکا غنی ہو
اور باپ محتاج تو باپ کا نفقہ لڑکی پر خاص ہی اور رزقهن وکسوتهن مین اشارہ
ہی کہ رضاع کی مزدوری ٹہرانی اور تولنی کی حاجت نہین جیسا کہ ابو حنیفہ نی کہا ہی اور
لا تضار والدة بولدها سی یہ مراد ہی کہ لڑکی کی ما رزق اور کسوة زوج کی مقدور سی
زیادہ نہ طلب کری یا جب لڑکا اوس سی مالوف ہو تو زوج سی نہ لیکر اور دایہ مقرر کرا دے
لڑکی کا باپ اوسکی ما کو ضرر نہ دی رزق اور کسوة کی تنگی سی یا جب لڑکا ما سی مالوف ہو تو اوس
ما کو نہ چہوڑا دی اور وعلی الوارث مثل ذلك سی یہ مراد ہی کہ جسطرح باپ پر
مرضعہ کا رزق اور کسوت واجب ہی ویسی ہی وارث پر ہی **قوله تعالى**
فآتِ ذَا الْقُرْبىٰ حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ **ف** سو دی ناتی
والو نکا حق اور محتاجونکو اور راہ کی مسافر کو **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی کشاف اور
مدارک سی کہ اس دلیل سی ذوی الارحام کا نفقہ واجب ہی جیسا کہ ہمارا مذہب ہی **قوله**
تعالى وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا **ف** اور ساتھ دی اونکا دنیا مین
دستور سی **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی یہ آیہ سی کہ ما باپ دادی دادا کا نفقہ جب فقیر ہون
واجب ہی گو کافر ہون کیونکہ یہ آیہ اون ما باپ کی حق مین اوتری جو کافر تھی اور بیہ دستور
نہین ہی کہ آپ ناز و نعمت مین ہو اور ما باپ بہوک سی مرین اور دادی دادا ما باپ کی
حکم مین ہین اور اسی آیہ سی دلیل ہی کہ جو بیٹا باپکو مشرکو نمین پاوی پہلی ہی مار ڈالی جو باپ
اوسکی مارنیکا قصد کری اور اوسکو کوئی بچا نہو تو باپ کا مار ڈالنا مضایقہ نہین کیونکہ بیٹا اوسکو دفع کی
نہ قاصد **فصل** مطلقہ کی نفقہ وغیرہ کا بیان **قوله تعالى** اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ

کم ولا تضاروهن لتضيقوا عليهن وان كن اولات حمل فانفقوا عليهن حتى
يضعن حملهن فان ارضعن لكم فآتوهن اجورهن وأتمروا بينكم بمعروف
وان تعاسرتم فسترضع له اخرى لينفق ذو سعة من سعته ومن قدر
عليه رزقه فلينفق مما آتاه الله لا يكلف الله نفسا الا ما آتاها سيجعل
الله بعد عسر يسرا ف گھر دو انکو رہنے کو جہاں سے آپ رہو اپنے مقدور کے موافق اور
نہ چاہو انکی تا تنگ پکڑو انکو اور اگر رکھتی ہوں پیٹ میں بچہ تو انپر خرچ کرو جب تک جنیں
پیٹ کا بچہ پھر اگر وہ دودھ پلاویں تمہاری خاطر تو دو انکو انکی نیگ اور سکھلاؤ آپس میں نیکی اور
اگر آپس میں ضد کرو تو دودھ دیگی اسکی خاطر اور کوئی عورت چاہیئے خرچ کرے کشائش والا
اپنی کشائش سے اور جسکو ملتی ہے اسکی روزی تو خرچ کرے جیسا دیا اسکو اللہ نے اللہ کسی
ذمہ نہیں کہتا مگر اوتنا جتنا اسکو دیا اب کردیگا اللہ سختی پیچھے آسانی ف تفسیر احمدی میں
کہ اسکنوهن من حيث سكنتم سے مطلقہ معتدہ کا سکنے واجب ہوا اور بحر الاسلام فی
کہا ہے کہ نصوص نے کہا ہے کہ من وجدکم سے معلوم ہوا کہ مطلقہ معتدہ کا سکنے اور نفقہ دونوں
واجب ہیں اور ہمارے نزدیک جو مطلقہ رجعی ہو یا بائنہ اوسکا نفقہ ہے واسطے وللمطلقات
متاع بالمعروف کی دلیل کے ف ٢ اور فان ارضعن سے معلوم ہوا کہ جو مطلقہ دودھ
حمل کی لڑکے کو اجرتسے دودھ پلاوے تو روا ہے اور لينفق ذو سعة من سعته سے شافعی نے دلیل
پکڑی ہے کہ نفقہ زوج کی حسب حال چاہیئے ہے کل کرخی کا اور ہمارے نزدیک زوجہ کی حسب حال سے
ہو مختار خصاف کا اور اسی فتوی ہے کیونکہ حضرت نے ابو سفیان کی عورت یعنی ہندہ سے فرمایا کہ اوسکے
زوج کی مال سے اوس قدر لے کہ تجھکو اور تیرے لڑکوں کو کفایت کرے اور بعض کی معنی یہ ہیں کہ فی الحال
بقدر اپنی وسعت کے خرچ کرے اور باقی اوسکی ذمہ قرض ہو وان تعاسرتم الخ سے معلوم ہوا

تمام کرین اوسنی اپنی غرض اور ہی اللہ کا حکم کرنا **ف ۲** تفسیر احمدی مین ہی کہ مقصود یہ ہے
کہ اس آیہ سے عتاق کا مشروع اور مندوب ہونا معلوم ہوا کیونکہ اللہ نے اوسکو نعمت فرمایا
[illegible] اکلیل مین ہی کہ اِسی سے معلوم ہوا
کہ امتہ حکم مین مثل حضرت کی ہی سوا اوسکی کہ حکم مخصوص ہو حضرت پر **قولہ تعالی**
وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَهُ
قَانِتُوْنَ **ف** اور کہتی ہین اللہ رکھتا ہی اولاد وہ سب سی نرالا بلکہ اوسکا مال ہے
جو کچھہ ہی آسمان اور زمین مین سب اوسکی ادب سی ہین **ف** یہ آیہ ردہی یہود پر جو کہتی
کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہی اور نصاری پر جو کہتی عیسی اللہ کا بیٹا ہی اور عرب کی مشرکون پر
جو کہتی کہ فرشتی اللہ کی لڑکیان ہین قاضی بیضاوی کہا اس آیہ سی فقہا نی دلیل پکڑی ہے
کہ جو باپ مالک بیٹی کا تو بیٹا باپ پر آزاد ہوتا ہے کیونکہ اللہ نی ولد کی نفی فرمائی ہی ملک
کی اثبات سی یہ مقتضی ہی کہ ملک اور ولادہ مین تنافی ہی اور فقہا مین اس مسئلہ کی دلیل
حضرت کی قول سی مشہور ہی کہ فرمایا جو کوئی محرم قرابت والیکا مالک ہوا وہ اوسپر حرام ہوتا ہے
ہماری علمانی عتق کی علت ملک مع القرابۃ المحرمہ کو کہا ہی اس صورت مین محرم غیر قرابت
جیسی رضاعی یا قریب غیر محرم جیسی چچا کا بیٹا اس حکم سی باہر ہی اور ولادہ اور اخوۃ
اور عمومۃ کی قرابت ہی حال پر باقی ہی اور شافعی جزئیۃ کو علت جانتی ہین اس صورت مین
بیٹا باپ پر آزاد ہوگا اور باپ بیٹی پر کیونکہ ان مین جزئیۃ ہی نہ بھائی بھائی پر کیونکہ
ان مین جزئیۃ نہین ہی

کتاب الایمان

قولہ تعالی وَلَا تَجْعَلُوا
اللّٰهَ عُرْضَةً لِاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُ

كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ف اور نہ

ٹہراؤ اللہ کو ہٹ کہ دینا اپنی قسمون کہانی کا کہ سلوک نکرو اور پرہیزگاری اور صلح درمیان

لوگون کی اور اللہ سنتا ہی جانتا ہی نہین پکڑتا تمکو اللہ ناکارہی قسمون پر تمہاری

لیکن پکڑتا ہی اوس کام پر جو کرتی ہین دل تمہاری اور اللہ بخشتا ہی تحمل والا

ف موضح القرآن مین ہی کہ خدا کی قسم اچھی کام چھوڑنی پر نہ کہا وی مثلا باپ

سی نہ بولونگا یا اس فقیر کو نہ دونگا اور اگر کہا بیٹہی تو قسم توڑی اور کفارہ دی

اور اکلیل مین ہی کہ لا تجعلوا الله عرضة سی یہ مراد ہی کہ قسم بہت نہ کہا وی یعنی ہر

بات مین قسم کہانیکی عادت نکری جیسا کہ اس بات مین عادت ہی ف قوله تعالى

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ

فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ

أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذٰلِكَ

كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ت نہین پکڑتا

تمکو اللہ تمہاری بیفائدہ قسمون پر لیکن پکڑتا ہی جو قسم تمنی گرہ باندہی سو اوسکا

اوتار کہلانا دس محتاجونکو بیچ کا کہانا جو دیتی ہو اپنی گہر والون کو یا اونکو

کپڑا دینا یا ایک گردن آزاد کرنی پہر جسکو پیدا نہو تو روزہ تین دن کا یہ

اوتار ہی تمہاری قسمون کا جب قسم کہا بیٹہو اور تہامتی رہو اپنی قسمین ف

موضح القرآن مین ہی کہ جسبات پر قصد کر کر قسم کہائی آئندہ کو پہر اوسکی خلاف

ہوا تو تین بات مین ایک کری جو چاہی یا دس محتاج کو کہلانا یعنی ہر ایک کو اناج

دو سیر گیہون یا چار سیر جو یا اونکو کپڑا دینا جسمین بدن کم کہلا رہی یا ایک

جیسے ایک ہی کتیا ہو وہ حلال ہے اور جو خود بخود اپنی آفت مری وہ حلال نہیں ہے جیسے طافی اور
دوسری یہ کہ تو لفظ پر چلی کا اطلاق ہوتا ہے جو کسی نے قسم کہائی کہ زیور نہ پہنیگا پھر موتی کی
لڑی غیر مرصع پہنی تو حانث ہوگا صاحبین کا یہی قول ہے ابو حنیفہ کی نزدیک حانث نہ ہوگا
اور فتوی ہے صاحبین کی قول پر قولہ تعالی فیہما فاکہۃ ونخل ورمان
ف اون دونوں میں میوہ ہیں اور خرمے اور انار ف تفسیر احمدی میں ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوا
کہ فاکہہ میں نخل اور رمان نہیں کیونکہ دونوں کو فاکہہ پر معطوف کیا اور عطف مقتضی ہے کہ معطوف
اور معطوف علیہ میں مغایرت ہو جو کوئی قسم کہائی کہ نہ کہاویگا فاکہہ پھر نخل اور رمان
کہایا ابو حنیفہ کی نزدیک حانث نہوگا پر صاحبین کی نزدیک ہوگا کیونکہ عطف دونوں کا فاکہہ
پر فضل کی لئے ہے جیسے وملائکتہ وجبرائیل ومیکال میں ابو حنیفہ کی قول میں راز یہ ہے کہ فاکہہ
اوسکو کہتے ہیں جس سے تنعم حاصل ہو اور غذا کو کافی نہوتا ہو اور دوا کی صلاحیت رکہتا ہو اور یہہ
اوس سے زائد ہے کیونکہ خرمے غذا کو کافی ہوتے ہیں اور انار دوا ہوتی ہے

کتاب الحدود والتعزیرات

قولہ تعالی واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم فان شہدوا فامسکوہن فی البیوت حتی یتوفہن الموت او یجعل اللہ لہن سبیلا ۝ واللذان یاتیانہا منکم فاذوہما فان تابا واصلحا فاعرضوا عنہما ان اللہ کان توابا رحیما ۝

ف اور جو کوئی بدکاری کرے
تمہاری عورتوں میں تو شاہد لاؤ اون پر چار مرد اپنے پھر اگر وہ گواہی دیوین
تو اونکو بند رکہو گہروں میں جب تک پھر لیوے اونکو موت یا کرے اللہ اونکی کچھ راہ اور جو
دو کرنے والے ہیں تم میں سے یہی کام تو اونکو ستاؤ پھر اگر توبہ کریں اور سنوار پکڑیں تو اونکا خیال چھوڑ دو

اور کہا حسن بصری نی مٹاتا ہی جو کچہہ کہ چاہتا ہی یعنی جو شخص کہ آئی اجل اوسکی لیجاتا ہی اوسکو یعنی دنیا سی اور رہنی دیتا ہی اوسکو کہ نہین ائی ہی اجل اوسکی اوسکی وقت مقرر تک اور مروی ہی سعید بن جبیر سی کہ کہا اونہون نی مٹاتا ہی جو چاہتا ہی گناہون سی بندونکی پس بخشدیتا ہی اون کو اور رہنی دیتا ہی جنکو کہ چاہتا ہی پس نہین بخشتا ہی اونکو اور کہا عکرمہ رضی نی کہ محو کر دیتا ہی اسد تعالی جو گناہ کہ چاہتا ہی توبہ کی ساتہہ اور ثابت رکہتا ہی بدلی گناہون کی نیکیان جیسا کہ فرمایا اوس تبارک و تعالی نی فاولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات سو وہ لوگ ہین کہ بدل دیتا ہی اسد برائیان اونکی بہلائیون سی اور کہا سدی نی کہ مٹا دیتا ہی اسد یعنی چاند کو اور ثابت کرتا ہی جو چاہتا ہی یعنی سورج کو اسکا بیان ہی یہ آیت قرآن کی فمحونا اية الليل وجعلنا اية النهار مبصرة پہر مٹا دی ہمنی نشانی رات کی اور بنادی ہمنی نشانی دن کی روشن اور کہا ربیع نی کہ یہ ارواح کی مقدمہ مین ہی کہ روک رکہتا ہی اونکو اسد تعالی نیند کی وقت پہر جس شخص کی مارڈالنی کا ارادہ کرتا ہی مٹا دیتا ہی پہر رکہہ چہوڑتا ہی اونکو اور جس شخص کو باقی رکہنی کا ارادہ کرتا ہی

برائیون نسخہ — کر دیتا ہی

بہلائیان نسخہ

جو چاہتا ہی

سورہ بنی اسرائیل

بناڈالی ہمنی کو

مار ڈالنی کا

ثابت رکھتا ہی اوسکو اور پہیر دیتا ہی وسکو اوسکی صاحب کے طرف بیان اسکا یہ قول

اسد تعالی کا ہی اللہ یتوفی الانفس حین موتہا الآیۃ وعندہ

ام الکتاب اور اوسکی پاس اصل کتاب ہے اور وہ لوح محفوظ ہے جو نہ بدلی

جاوی اور نہ تغیر کیجاوی ہی کہا عکرمہ نی ابن عباس رض سی نقل کرکی کہ وہ دو

کتابین ہین ایک کتاب ہے سوا ام الکتاب کے اوسمین محو اور اثبات کرتا ہی

اوسکو جو چاہتا ہی اور دوسری ام الکتاب ہے جس سے کچھہ تغیر اور تبدل

نہین کیا جاتا ہی اور عطا رح نی ابن عباس سی نقل کیا کہ کہا تحقیق اللہ تعالی

کی واسطی ایک لوح محفوظ ہی موتی سپید کے درازی اوسکی پانسو برسکی راہ کے

قدر ہی اوسکی دو دفتیان ہین یاقوت سرخ کے اللہ تعالی کی اوسمین ہر روز تین سو

ساٹھہ بار نظر ہوتی ہی مٹاتا ہی جو چاہتا ہی اور رکھتا ہی جو چاہتا ہی اور اوسکی

پاس اصل کتاب ہے اور پوچھا ابن عباس رض نی کعب سے کہ ام الکتاب کیا ہے

فرمایا علم اللہ کا ہی اوس خیر کو کہ وہ پیدا کرنی والا ہی اور جو پیدا کر چکا ہی جاتا

عمل کرنی والی ہین یعنی معلومات خدا تعالی کے مخلوقات میں سے ۱۲

اور ایک قوم نے کہا ہے کہ دونو آیتین محکم ہین پہلی سحاق کے حق مین دوسری لواطہ کے حق مین اس صورت مین معلوم ہوا کہ سحاق مین تعزیر واجب ہے اور چار گواہ شرط نہین اور قید کرنے یا مارنے اور شرم دلانے اور جھڑکی کو تعزیر کہتے ہین **قوله تعالى**

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

ت بدکاری کرنے والی عورت اور مرد سو مارو ایک ایک کو دونون کے سو سو چوٹ مچھی اور نہ آوے تمکو اونپر ترس اللہ کے حکم چلانے مین اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر اور دیکھین اونکا مارنا کوئی لوگ مسلمان **ف** تفسیر احمدی مین ہے کہ یہ حکم اون زانیونکا ہے جو غیر محصن ہون اور صاحب ہدایہ نے کہا ہے کہ یہ آیہ محصن کے حق مین منسوخ ہے اور اوسکے غیر کے حق مین باقی ہے اور زانی محصن کے حق آیہ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموهما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم مین ہے پھر اس آیہ کی تلاوت منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا اور ہمارے نزدیک محصن وہ ہے جو حر مسلمان مکلف ہو نکاح صحیح سے وطی کی کیا ہو گو ایک ہی بار ہو جو حر نہو یا عاقل یا بالغ نہو یا وطی بنکاح صحیح نکیا ہو وہ غیر محصن ہے اس آیہ کے حکم مین داخل ہے **ف ۲** اور شافعی کے غلام کے حق مین تین قول ہین ایک کہ حر کی طرح سال بھر نکالا جاوے دوسرے یہ کہ چھہ مہینے نکالا رہے تیسرے یہ کہ نہ نکالا جاوے جیسے کہ ابو حنیفہ کا قول ہے اور جلد مین شرط ہے کہ اوسط ہو اور اوس کوڑے کا ہو کہ جسمین گرہ نہو اور مرد کو سوا ازار کے سب کپڑے نکال کر کھڑا کر دے لگاوین مارے ان مین متفرق اعضا پر سر

سر پر اور منہہ پر اور فرج مین مارین اور عورتونکو بٹہلا کر مارین اوسکی کپڑی نکالین سوای پوشیدہ
اور حبشی کی فدرسو درّہ لگانا احرار اور حُرہ کی حقمین ہی غلام اور لونڈیکو پچاس چاہیی **ف**
اور دلیل مین ہی کہ اسکی عموم سی دلیل پکڑی کہ جب کہا ہی سو درہ غلام پر اور ذمی پر اور غیر محصن
اور عکرمہ اور احمد نی علی سی اخراج کیا کہ ایک محصنہ کو اونکی حضور مین لائی پہلی پنجشنبہ کو درّہ لگائی
پہر جمعہ کو سنگسار کیا اور فرمایا کہ کتاب اللہ سی درہ لگائی اور سنت رسول اللہ سی پتہر مارے
اور آیہ مین رد ہی اوسپر جو کہتا ہی کہ غلام اگر حرہ سی زنا کری تو سنگسار ہو اور اگر لونڈی سی کری
تو درّہ لگین اور جو کہتا ہی کہ جب دیوانہ عاقل سی زنا کری یا چہوٹا لرکا جوان یا برعکس تو نہین حد ہی
اور جو کہتا ہی کہ اگر حربیہ سی یا مسلمہ سی دار الحرب مین زنا کری تو حد نہین اور لا تاخذکم
بھا رافۃ مین آمادہ کرتا ہی اقامت حدود پر اور یہ کہ عفو جائز نہین ہی اور لیشہد سی معلوم
ہوا کہ مستحب ہی ہونا جماعت کا جلد کی لئی اقل یہ ہی کہ چار ہون جسطرح زنا کی گواہ اور بعضون نی
دس کہی ہین اور بعضون نی تین اور بعضون نی دو **فصل** حد قذف کا بیان ہی **قولہ تعالی**
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاۤءَ فَاجْلِدُوْهُمْ
ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَّاُولٰۤئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ **ت**
اور جو لوگ عیب لگاتی ہین قیدوالیونکو پہر نہ لائی چار مرد شاہد تو مارو اونکو اسی
قمچی کی اور نہ مانو اونکی کوئی گواہی کبہی اور وہی لوگ ہین بےحکم مگر جنہون نی توبہ کی اس
پیچہی اور سنوار پکڑی تو اللہ بخشتا ہی مہربان **ف** یہ آیہ حسان بن ثابت کی شان مین
نازل ہوئی جسوقت کہ حضرت عائشہ کی تہمت سی توبہ کی اگرچہ نص سی قذف مطلق پوچہا جاتا پر قذف زنا
مراد ہی اس لئی کہ زنا کی حکم کی بعد مذکور ہی اور خاص زنا کی گواہ بہی معتبر ہوتی اور مقذوفا کو

اسی سی تو یح کہتی ہین کہ تہا سی قطع جا ہتی اور جمہور کہتی ہین کہ ہاتہہ بند دست تک کاٹ
تیح کی جب کشاف د بیضاوی نی پہلی چوری مین اپنا ہاتہہ کاٹا جاتی بند دست سی پہر دوسری مین
بائیان پانو پہر تیسری مین قطع نہین بلکہ قید ہی جبتک کہ توبہ کری اور شافعی کہتی ہین تیسری مین بایان
ہاتہہ کاٹا جاتی اور چوتہی مین اپنا پانون اور اصول فقہ مین خفی کی بحث مین ہی کہ طرار اور نباش
کی حق مین یہ آیہ خفی ہی اس لئے کہ جب چور کا حکم معلوم ہوا طرار اور نباش کی حکم کی حاجت ہی کیونکہ
یہ دو تو سارق کی نامکی ہوتی ہین اسی سبب سی مخفی رہی پہر جو نظر کیا جاتا کہ نباش کا خفی ہوتا
اس لئی ہی کہ اسمین سرقہ کی معنی کم ہین کیونکہ مال غیر محفوظ لیتا ہی اس لئی اوسپر قطع نہ آیا جب
نہین ہی اور طرار کا خفی ہونا اس لئی ہی کہ اسمین سرقہ کی معنی زیادہ ہین کیونکہ بیدار مین
غفلت سی لیتا ہی سن پر قطع الطریق اولی ہی

باب قطاع الطریق

قوله تعالی إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ **ت** یہی سزا ہی انکی جو لڑائی
کرتی ہین اللہ سی اور اوسکی رسول سی اور دوڑتی ہین ملک مین فساد کرنیکو کہ انکو قتل کرئی
یا سولی چڑہائی یا کاٹی انکی ہاتہہ اور پانون مقابل کا یا دور کری اس ملک سی انکی رسوائی
ہی دنیا مین اور انکو آخرت مین بڑی مار ہی مگر جنہون نی توبہ کی تمہارے ہاتہہ پڑنی
سی پہلی تو جان لو کہ اللہ بخشنی والا مہربان ہی **ف** موضح القرآن مین ہی کہ جو کوئی حاکم
مخالف ہو کر ملک کو غارت کری وہ ہاتہہ لگی تو سولی پر چڑہا کر ماری یا قتل کری یا ہاتہہ

اور بایان پاؤن کاٹی یا قید مین ڈال رکھی جیسی خطا ہو ویسی سزا دی ف ۲ یعنی تا

الجہاد فصل جہاد کی فرض کفایہ ہونی کی بیان مین قولہ تعالیٰ

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ف اور ایسی تو نہین مسلمان کہ سارے کوچ مین نکلین سو کیون نہین نکلی ہر فرقہ مین سی اونکی ایک حصہ تا سمجھ پیدا کرین دین مین اور تا خبر پہنچاوین اپنی قوم کو جب پہر آوین اونکی طرف شاید وہ بچتے رہین ف تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیت مین توجیہ ہین ایک یہ کہ اگر مراد فرقہ ہون لیتفقہوا و لینذروا و اذا رجعوا کی ضمیرین طائفہ کیطرف راجع ہون تو معنی یہ ہون کہ سب مسلمانونکو علم کی لئی نکلنا چاہئی ہر ایک جماعت کثیرہ سی تہوڑی نکلکر فقہ حاصل کرین اور اپنی قوم باقی ہین انکو ڈراوین اور ہدایت کرین اس صورت مین معلوم ہوا کہ علم پڑہنا فرض کفایہ ہی اور خبر واحد پر عمل چاہئی کیونکہ ایک طائفہ کی انذار کو مفید عمل فرمایا اور طائفہ نام ایک یا دو یا سوا کا ہی اور دوسری یہ کہ ضمیرین راجع ہون فرقی کیطرف اور قوم سی مراد فرقہ ہو تو معنی یون ہون کہ سب مسلمانونکو جہاد کی لئی نکلنا چاہئی ہر جماعت کثیرہ سے تہوڑی لوگ نکلین تا کہ جماعت کثیر کہ باقی ہی علم پڑہین اور اون لوگونکو جو جہاد کو گئی ہین جب جہاد سی پہرین ہدایت کرین اس صورت مین معلوم ہوا کہ جہاد ہر ایک فرض نہین ہی بلکہ فرض کفایہ ہی کلیل مین ہی اس سی معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہی اور علم پڑہنا اور جاہلونکو سکہانا بہی فرض کفایہ ہی اور علم کی لئی نکلنا درست ہی اور فقہ مین قاضی کو تقلید چاہئی

ف ۳ قولہ تعالیٰ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ

حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ
فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ ف اور لڑو اللہ کی راہ میں اونسے جو
لڑتے ہیں تمسے اور زیادتی مت کرو اللہ نہیں چاہتا زیادتی کرنے والونکو اور مارو اونکو
جس جگہہ پاؤ اور نکال دو اونکو جہاں سے اونہوں نے تمکو نکالا اور دین سے بچلانا مارنے سے زیادہ ہے
اور نہ لڑو اونسے مسجد الحرام پاس جبتک وہ نہ لڑیں تمسے اوس جگہہ پہر اگر وہ لڑیں تو اونکو مارو
یہی سزا ہے منکروں کی پہر اگر وہ باز آویں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف جہاد کی قسمیں بہت سی تہا
قرآن میں ہیں بعضی ناسخ اور بعضی منسوخ ہر اون آیتوں کی تفسیر منظور ہے کہ جتنی مسئلے علیحدہ نکلتے ہیں کچھہ
اس سورۃ میں ہیں اور کچھ سورہ براۃ میں الذین یقاتلونکم کے کئی معنی ہیں ایک یہ کہ لڑو
جو لڑتے ہیں تمسے اور جو باز رہتے ہیں اونسے نہ لڑو اس صورت میں منسوخ ہے آیہ وقاتلوا المشرکین
کافۃ سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جہاد کے لئے پہلی یہی آیۃ آئی ہے جو لڑتا اوس سے لڑتے
اور جو باز رہتا اوس سے باز رہتے دوسری یہ کہ لڑو اون سے جو لڑائی اور دشمنی ظاہر
کریں اور جو ایسے نہیں جیسے بچے اور بڈہے لڑکے اور عورتیں اور ہر اونسے نہ لڑو تیسری یہ کہ سب کافروں سے لڑو
کیونکہ مسلمانونکی لڑائی کا ارادہ رکھتے ہیں اور ولا تعتدوا کے یہ معنی ہیں کہ جن لوگوں سے قتال منع ہے
اونسے نکرو یا مثلہ نکرو کیونکہ آخر اسلام میں حرام ہوا یا جن لوگوں سے عہد کیا اونسے لڑو
یا پہلے ہی قتال نکرو بلکہ پہلے اسلام بتلاؤ جو انکار کریں تو جزیہ لو جو اس سے بھی انکار کریں تو تم لڑو پہلی
دو صورتوں میں یہ حکم باقی ہے منسوخ ہے اور ولا تقاتلوهم عند المسجد الحرام سے یہ مراد ہے
کہ ابتدا تمکو قتال وہاں نہیں چاہئے مگر جو کفار ابتدا کریں تو مضائقہ نہیں اور عند لفظ سے بوجہا
گیا کہ سارا حرم اس حکم میں شامل ہے اور حیث ثقفتموهم سے اگرچہ بوجہا جاتا ہے کہ سب مکانوں میں

فقتل مباح ہی پر لا تقتلوہم عند المسجد الحرام سی معلوم ہوتا ہے کہ حرم مین بجاے سی آگو
صورت مین کہ کفار ابتدا کرین یہ خلاصہ ہی تفسیر احمدی اور مدارک کا **قوله تعالی**
وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَّيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ
اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِينَ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ
فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ وَاَنْفِقُوْا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى
التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ **ت** اور لڑو اون سی
جبتک نہ باقی رہی فساد اور حکم رہی اللہ کا پھر اگر وہ باز آوین تو زیادتی نہین مگر بی
انصافون پر حرمت کا مہینا مقابل حرمت کی مہینی کی اور ادب رکھنی مین بدلا ہی پھر جسنی تم پر زیادتی
کی تم اوسپر زیادتی کرو جیسی اوسنی زیادتی کی اور ڈرتی رہو اللہ سی اور جان رکھو کہ اللہ ساتھ ہی
پرہیزگارونکی اور خرچ کرو اللہ کی راہ مین اور نہ ڈالو اپنی جانکو ہلاک مین اور نیکی کرو اللہ چاہتا ہی
نیکی والونکو **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ خلاصہ یہ ہی کہ ابتدا اسلام مین حضرت پر فقط تبلیغ
حکم تہا اور عفو کا جہاد پر مامور نہتی اس مضمون کی آیتین موافق کلام زاہد کی تیس کی قریب
ہین اور موافق اتقان کی ایک سو چوبیس کہ یہ سب فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم
سی منسوخ ہوئین پھر جہاد واجب ہوا مگر شہر حرم مین منع رہا پھر قاتلوا المشركين كافة
سی شہر حرام کی حرمت منسوخ ہوئی اور حل اور حرم کی عموم کی نفی ہی جو آیتین کہ وجوب قتال مین
ہین منسوخ ہین یا قتل کی عموم مین مخصوص ہین ایسی حتى يعطوا الجزية یا منسوخ ہین فاعل کی
اطلاق کی حق مین ليس على الاعمى حرج الاية اور وليس على الضعفاء الاية
اور وما كان المؤمنون لينفروا الاية جو ایک آیہ معنی ناسخ رہا اور دوسری معنی منسوخ

قوله تعالیٰ فصل جہاد کی فرض ہونیکا بیان

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ
يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ
يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ
يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ

ف اى نبى شوق دلا مسلمانونكو لڑائى كا اگر ہون تم مين بيس شخص ثابت غالب ہون دو سو پر اور اگر ہون تم مين سو شخص غالب ہون ہزار كافرون پر اسواسطى كه وه لوگ سمجهه نہين ركهتى اب بوجهه ہلكا كيا الله نى تم پر اور جانا كه تم مين سستى ہى سو اگر ہون تم مين سو شخص ثابت غالب ہون دو سو پر اور اگر ہون تم مين ہزار شخص غالب ہون دو ہزار پر الله كے حكم سى اور الله ساتهه ہى ثابت رہنى والونكى **ف** موضح القرآن مين ہى كه اول مسلمان يقين مين كامل تهى اول پر حكم ہوا تها كه اپنى دس برابر كافرون پر جہاد كرين پيچهى مسلمان ايك قدر كم ہوئى تب يہى حكم ہوا كه دونى پر جہاد كرين يہى حكم اب بهى باقى ہى ليكن اگر دونى سى زياده پر حمله كرين تو بڑا اجر ہى حضرت كى وقت مين تين ہزار مسلمان اسى ہزار سى لڑى ہين **ف٢** اور اكليل مين ہى كه آيت سى معلوم ہوا كه جبتك كافر ہمارى مثل ہون اسوقت تك انسى بهاگنا حرام ہى

قوله تعالیٰ فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ
وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

ت پهر جب گذر جاوين مہينى پناه كى تو مارو مشركونكو جہان پاؤ اور پكڑو اور گهيرو اور بيٹهو ہر جگهه انكى تاك مين

پھر اگر وہ توبہ کریں اور کھڑی رکھیں نماز اور ادا کریں زکوٰۃ تو چھوڑ دو انکی راہ اللہ بخشنے والا
مہربان ہے ف موضح القرآن میں ہے جس طرح عرب پھر گیا تھا اور دغا اونسی نے کی تھی اونکی صلح
قائم نہ رہی اور جنسی دغا نہ کی تھی اونکو فرصت ملی چار مہینے اور حضرت نے فرمایا دلکی خبر اللہ کو ہے ظاہر
میں جو مسلمان ہووے سو حصے برابر اسلام میں ہے اور ظاہر مسلمان کی حد ٹھہری ایمان لانا کفر سے
توبہ اور نماز اور زکوٰۃ اسواسطے جب تک جس نے نماز چھوڑ دیا زکوٰۃ ہرگز نہ دے اوسکو امان اور جبہی حضرت
صدیق نے منکرین زکوٰۃ کی منکرو ہنکو برابر کافر کی قتل فرمایا **قولہ تعالیٰ** انْفِرُوا
خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ **ت** نکلو ہلکی اور بوجھل اور
لڑو اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تمکو سمجھ ہے **ف**
اور تفسیر احمدی میں ہے کہ اس میں حکم ہے سب مسلمانوں کو کہ جہاد کے لئے نکلیں خفافاً اور ثقالاً کی معنی
میں سوار اور پیادہ یا جوان اور پیر یا فقیر اور غنی بیمار اور اچھے ہتھیار یا بہت لڑ
والے اور تھوڑی یا ذیل اور موٹی یا اچھے اور بیمار کئی معنی کی صورتیں منسوخ وما كان
المؤمنون لينفروا كافة اور آیہ ليس على الأعمى حرج الآیہ اور آیہ ليس على الضعفاء
ولا على المرضى الآیہ اور ناسخ ہے اون آیتوں کی کہ جسمیں قتال کی نہی ہے اور صفوان زہری سے
نقل ہے کہ آیہ باقی ہے اپنے حکم پر تمام کی لئی سو ہوا واجب لئی اور حسینی میں اسباب نزول
سے کہ غزوہ تبوک میں کچھ لوگ بہت رنجیدہ ہو کر حیلے سے اونکو یہ حکم آیا فضل مرض
وغیرہ پر قتال ہونیکا بیان ہے **قولہ تعالیٰ** لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى
الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ
مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ **ت** ضعیفوں پر تکلیف نہیں

درخت کاٹنی کا بیان ہی **قولہ تعالیٰ** مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ ۝ وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ ۝ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ **ف** جو کاٹ ڈالاتمنی کہجور کا پیڑ یارہنی دیا کہڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کی حکم سی اور تا رسوا کری نافرمانونکو اور جو ہاتہہ لگایا اللہ نی اپنی رسول کو اونسی سو تمنی نہین دوڑائی اوسپر گہوڑی نہ اونٹ لیکن اللہ جتادیتا ہی اپنی رسولونکو جسپر چاہی اور اللہ سب چیز کرسکتا ہی **ف ف** یہہ موضح القرآن مین ہی کہ یہی فرق رکہا غنیمت مین اور فی مین جو مال لڑائی سی ہاتہہ لگا وہ غنیمت ہی پانچوان حصہ اللہ کی نیاز اور چار حصہ لشکر کو بانٹنا اور جو بغیر جنگ ہاتہہ لگا وہ سارا داخل ہو خزانی مسلمانونمین جو کام ضرور ہوا اوسپر خرچ ہوا اور دلیل اس کہ وما افاء اللہ سے بعضون نی دلیل کی ہی کہ جو مال کافرونسی بغیر لڑائی اور بغیر گہوڑی اور اونٹ دوڑائی ملی وہ فی ہی اور جو لڑائی سی ملے وہ غنیمت ہی اور بعضی کہتی ہین کہ دونو ایک ہی ہین **قولہ تعالیٰ** يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْا اَمَانَاتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ **ف** ای ایمان والو چوری نکرو اللہ سی اور رسول سی یا چوری کرو آپس کی امانتونمین جانکر **ف** تفسیر احمدی مین ہے ولیسی معنا کہ اللہ اور رسول سی خیانت یہ ہے کہ فرائض اور سنت کو معطل کری یا غنیمت چوری کری اس سی معلوم ہوا کہ غنیمت مین غلول حرام ہے اور امانتونکی خیانت عام ہی زینت مین یا ودیعت مین یا مضاربت یا شرکت یا اجارہ یا وکالت وغیرہ مین **قولہ تعالیٰ** مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَا

پھر یا احسان کرو پیچھے یا چھڑوائی لیجیو یہانتک کہ رکھ دے لڑائی اپنا ہتھیار **ف** بعضے کہتے ہین
کہ اس سے معلوم ہوا کہ امام کے اختیار مین ہے کافرونکو قید کرنیکے بعد احسان سے چھوڑ دینا یا چھڑوا لینا
لیکن ہمارے نزدیک ثابت ہے کیونکہ مردم مکلف حسب ہوا امام کو اختیار ہے یا بلا احسان
کرکے چھوڑ دے یا غلام کرے اور ابو حنیفہ کے نزدیک منسوخ ہے یا بدر کی لڑائی پر مخصوص ہے کیونکہ اونکے
نزدیک فقط اُنکا یا غلام کرنا جائز ہے اور تفسیر احمدی مین ہے کہ ختا اور مدارک سے کہ احسان سے مراد
کہ مار ڈالو نہین غلام کر لو یا جزیہ مقرر کر ڈالو اور چھڑائی سے یہ مراد ہے کہ نہ چھوڑو کسی کو عوض
مال مین بلکہ مسلمان قیدی کہ انکے ہان ہین چھڑا لین بدلے مین **فصل** لوٹ باٹنی کا بیان ہے
قولہ تعالیٰ واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه وللرسول ولذي
القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل **ف** اور جان رکھو جو غنیمت لاؤ کچھ چیز
سو اللہ کے واسطے اسمین سے پانچوان حصہ اور رسول اور قرابت والے کو اور یتیم کو اور محتاج کو اور
مسافر کو **ف** ذو القربى بالاتفاق یہ مراد ہے کہ حضرت کے قرابتی اور جو مال کافرونسے لڑ کر
لیوین غنیمت ہے اتفاق ہے کہ اسمین پانچ حصہ ہوں چار حصہ لشکر کو تقسیم کریں سوار کو دو حصہ
اور پیادہ کو ایک اور پانچوین حصہ مین اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہے کہ چھہ حصہ اسمین ہوں
ایک حصہ اللہ کا دوسرا پیغمبر کا تیسرا حضرت کی قرابت والونکا چوتھا یتیم کا پانچوان محتاج کا چھٹا
مسافر کا کیونکہ ظاہر آیت سے یہی معلوم ہوتا ہے اللہ کا حصہ ابو عالیہ کے نزدیک کعبہ مین صرف ہو
یا بیت المال مین جاوے اور جمہور نے کہا ہے کہ اللہ کا ذکر تبرک کا ہے اور یہ قرینہ ہے کہ اللہ کی لفظ حضر
متعدد ہے بخلاف اور معطوفات کی اور پیغمبر کے حصہ مین آپکی وفات کے بعد علما کا اختلاف ہے
شافعی کہتے ہین کہ مسلمانوں کے کام مین صرف ہو اور بعضوں نے کہا ہے اماموں کے صرف مین ہو اور بعضوں نے کہا
کہ باقی چار قسم پر صرف ہو ابو حنیفہ کہتے ہین کہ حضرت کا اور حضرت کے ذوی القربى کا حصہ [illegible] فقط

خمس میں فقط تین حصے چاہئیں ایک یتیموں کا دوسرا محتاجوں کا تیسرا مسافر کو خلاصہ
موضح القرآن اور تفسیر احمدی کا **قوله تعالیٰ** ما افاء الله على رسوله من اهل القرى
فلله وللرسول ولذى القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل كى لا يكون
دولة بين الاغنياء منكم وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم
عنه فانتهوا واتقوا الله ان الله شديد العقاب للفقراء المهاجرين الذين
اخرجوا من ديارهم واموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون
الله ورسوله اولئك هم الصادقون **ت** جو ہاتھ لگا دے اللہ نے رسول کو بستیوں کے لوگوں سے سو اللہ کے واسطے اور رسول کے اور ناتے والوں کے اور بن باپ کے لڑکوں کے اور محتاجوں
اور مسافر کے تا نہ آوے لینے دینے میں دولتمندوں کے تم میں سے اور جو دے تمکو رسول لیلو اور جس
سے منع کرے چھوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کی مار سخت ہے واسطے ان مفلسوں وطن چھوڑنے والوں
کے جو نکالے آئے ہیں اپنے گھروں سے اور مالوں سے ڈھونڈتے آئے ہیں اللہ کا فضل اور اسکی رضامندی اور مدد
کرتے ہیں اللہ کی اور اسکے رسول کی وہ لوگ وہی ہیں سچے **ف** ہمارے فقہا کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ فے اور غنیمت
حکم میں ایک ہی ہے کچھ فرق نہیں اور اسے استدلال ہے جو کہتا ہے کہ فے میں سے مقاتلین کو کچھ نہ دے بلکہ پانچ خمس کرے ایک خمس
ذوی القربی اور یتیم اور مسکین اور مسافر کو دے اور باقی حضرت کے لئے تھا مسلمانوں کی
صرف کو **قوله تعالیٰ** يسئلونك عن الانفال قل الانفال لله والرسول
ت تجھ سے پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا **ف** موضح القرآن میں ہے
کہ جنگ میں بعضے آگے بڑھے تھے اور بعضے پیچھے استادہ رہے جب غنیمت جمع ہوئی تو آگے والوں نے کہا حق ہمارا ہے کہ فتح ہمنے کی
اور پیچھے والوں نے کہا تم ہماری پشتی پر لڑتے تھے دونوں کو خاموش کیا کہ فتح اللہ کی مدد سے ہے زور کسی کا
نہیں چلتا سو مالک مال کا اللہ ہے اور نائب اسکا رسول ہے **قوله تعالیٰ** ما كان لاهل المدينة ومن حولهم

من الاعراب ان يتخلفوا عن رسول الله ولا يرغبوا بانفسهم عن نفسه

ذلك بانهم لا يصيبهم ظماء ولا نصب ولا مخمصة في سبيل الله

ولا يطئون موطئا يغيظ الكفار **ف** نہ چاہی مدینی والونکو اور جو اونکی گرد گنوار ہین

کہ رہجاوین رسول اللہ کی ساتہہ اور نہ یہ کہ اپنی جان کو چاہین بادہ اوسکی جانسی یہ اسواسطی کہ نہین

پہنچتی ہی نہ محنت اور نہ بہوک اللہ کی راہ مین اور نہ پاؤن بہرتی ہین جس جگہ خفا ہون کافر

تفسیر احمدی مین ہی کشاف سی کہ ولا یطئون موطئا ابو حنیفہ کی دلیل پڑی کہ جو کوئی مددگار

لڑائی کی بعد لشکر مین ملا وہ بہی غنیمت مین شریک ہی کیونکہ دار الحرب مین مسلمانونکا پاؤن بہرنا سخت ہی

کافرون کو **ف فصل** استیمان کا بیان **قوله تعالی** وان احد من المشركين

استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله ثم ابلغه مأمنه ذلك بانهم قوم

لا يعلمون **ف** اور اگر کوئی مشرک تجہسی پناہ مانگی تو اوسکو پناہ دی جبتک وہ سنی کلام اللہ کا

پہر پہنچا دی اوسکو جہان وہ نڈر ہو یہ اسواسطی کہ وہ لوگ علم نہین رکہتی **ف** موضح القرآن مین ہی

کہ اتنی امان کا مضائقہ نہین کہ کچہہ پوچہا چاہی وہ سنکی پہر بہی جہان وہ نڈر ہوں وہانتک پہنچا

دینا بعد اسکی سب کافرونکی برابر ہی اور تفسیر احمدی مین ہی مدارک سی کہ آیہ مین دلیل ہی کہ مستامن

کو اذیت نہ دی اور کشاف سی ہی کہ یہ حکم ثابت ہی ہر وقت مین اور سدی اور ضحاک سی ہی کہ فاقتلوا

المشركين سی منسوخ ہی **ف فصل** جزیہ کا بیان **قوله تعالی** قاتلوا الذين لا يؤمنون

بالله ولا باليوم الآخر ولا يحرمون ما حرم الله ورسوله ولا يدينون

دين الحق من الذين اوتوا الكتاب حتى يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون

ف لڑو ان لوگوں سی جو یقین نہین رکہتی اللہ پر نہ پچہلی دن پر نہ حرام جانتی جو حرام کیا

اللہ نی اور اوسکی رسول نی اور نہ قبول کرین دین سچا وی جو کتاب والی ہین جبتک دیوین جزیہ سب اپنی ہاتہہ سی

اور وہ بی قدر ہون **ف** موضح القرآن مین ہے کہ پہلی حکم ہوا کہ مشرکو سی لڑو اور ملک سی
نکالو اب حکم ہوا اہل کتاب سی لڑائی کا کہ تبی ین حق سی منکر ہین اور اللہ کو اور آخرت کو بہی جانتی
ہین مانتی لیکن ان سی جزیہ قبول کہا بشرطیکہ ادنی اعلی سب ذلیل ہوکر جزیہ دیا کرین باقی عرب کی
مشرک سی جزیہ ہرگز قبول نہین اور جہان کی مشرک سی حنفی یا سن جزیہ قبول ہی جزیہ ہر مہینی
پانچ یا دس آنی یا سوا روپیہ موافق حال کی اور ذلیل رہنا یہ کہ سوار نہین لباس مین راہ چلنی مین
ہتہیار باندہنی مین مسلمان کی برابری نکرین اور تفسیر احمدی و اکلیل مین ہے کہ عن ید جو متعلق
جزیہ دینی والی سی تو مراد ہی عن ید الی ید نقدا لا نسیۃ یعنی نقد دو عن نکرا عن القدرۃ
یعنی جو قادر ہو وہ دے اور مفلس ندے اجسع کا قول ہی ہی یا عن ید خاصۃ یعنی اپنی ہاتہ
دی غیر کی ہاتہ نبہیجے اس سی بعضون نی استدلال کی ہی کہ مسلم کو جزیہ دینی مین وکیل
کرنا نچاہی اور حربی کا جزیہ کی لئی ضامن ہو اور اپنی اوپر اوتارا نکری ور وہم صاغرون
سی یہ مطلب ہے کہ ذلیل ہوکر دین اور ذلیل کی صورت ہے کہ دینی والا پیادہ آوے اور لینی والا بیٹہا
ہو یا کہڑا ہو وہ سر جہکاکر اور پیٹ بہکر ترازو مین کہتہی لینی والا اوسکی داڑہی پکڑکی تہپڑ
بہی لگاوی اور جو متعلق ہو لینی والی سی تو مدعا یہ کہ وہ جزیہ دین اور مسلمان قہر اور غلبہ سی لین

ف۲ باب المرتد قولہ تعالی قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ
مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ **ت** تو کہہ دی کافروں کو
اگر باز آوین تو معاف ہو اونکو جو ہو چکا اور اگر پہر وہی کرین گی تو پڑ چکی ہی راہ اگلون کی **ف**
تفسیر احمدی مین بہی لکہا ہی کہ اس سی ابو حنیفہ نی دلیل پکڑی ہی کہ مرتد جب اسلام لاوے تو جو عبادت
مرتد ہونی کی حال مین یا اوسکی پیشتر اوس سی چہوٹی ہی اوسپر اوسکی قضا لازم نہین ہی کیونکہ
جب کفار کو اسلام کی بعد گناہونکی مغفرت ہے تو مرتد بہی کہ وہ بی کافر ہی اسلام کی بعد جو گناہ کی

درست ہے یا نہیں جو از مشہور ہی اور بعضونکا مذہب یہی ہی اور نظام الملت والدین نی کہا کہی حرکی بیع کہ منقطع درست ہی نہیں مخمصہ غیر مخمصہ مین جیسی مخمصہ مین اوسکی بیع جائز نہی ہی اوس سی ابو حنیفہ اور مجتہدین بیزار ہین

قولہ تعالیٰ وَلَن يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا **ت** اور ہرگز نہ دیگا اللہ کافرونکو مسلمانون پر راہ **ف** اکلیل مین کہا اس سی دلیل ہی کہ کافر کو عبد مسلم خرید کرنا نہ چاہیئے الخ

ف۲ باب الربوا قولہ تعالیٰ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ **ت** جو لوگ کہاتی ہین سود نہ اوٹھین گی قیامتکو مگر جسطرح اوٹھتا ہے جسکی حواس کہو دئی جن نی لپٹ کر یہ اسواسطے کہ اونہون نی کہا سوداگری بہی ویسا ہی ہے جیسی سود لینا اور اللہ نی حلال کیا سوداگری اور حرام کیا سود پہر جسکو پہنچی نصیحت اپنی رب کی اور باز آیا تو اوسکا ہی جو آگی ہو چکا اور اوسکا حکم اللہ کی اختیار اور جو کوئی پہر کریگی وہی ہین دوزخ کی لوگ وہ اوسی مین رہینگے **ف۳** تفسیر احمدی مین ہی کہ انما البیع مثل الربوا اصل مین انما الربوا مثل البیع تہا مگر چونکہ اونکی اعتقاد مین ربوا کی حلت ایسی تہی کہ اوسکو اصل ٹہراکر بیع کی حلت اوسپر قیاس کرتے اور بیع مالکو سستی لیکر کبہی آہستہ بیچ کر زیادہ لینی کو اور بیع نقد اور زیادتی کی لینی شروع ہی اس صورت مین بیع مجمل ہوئی اور اوسکی معنی اوس مین جمع تہی شبہہ ہوا کہ کون سی زیادت حرام ہی حدیث مین اسکا بیان ہوا کہ گیہونکو گیہون سی اور جو کو جو سی اور خرمی کو خرمی سی اور نمک کو نمک سی اور سونیکو سونی سی اور چاندیکو چاندی سی ایک دوسری کی برابر ہاتہون ہاتہہ دیوی اور جو زیادہ لیوی پہر اسکی سوا مین شبہہ ہوا کہ وہان کیا حکم ہی اس لئے کہ ان چیزون مین ربا حرام ہونیکی علت کیا ہی ان چیزونکی مقابلہ سی معلوم ہوا کہ جنس کا ایک ہونا اور کیلی یا وزنی ہونا علت معلوم ہوتا

میں ہی ناکا بہی حکم ہی بخلاف شراب اور سور کی کیونکہ شراب اونکی حق میں ایسی ہی جیسی ہمارے حق میں سرکا اور سور ایسی جیسی ہمارے حق میں بکری ہی

باب بیع السلم

قولہ تعالیٰ یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا تَدَایَنتُم بِدَیْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ وَلْیَكْتُب بَّیْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا یَأْبَ كَاتِبٌ أَن یَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ۚ فَلْیَكْتُبْ وَلْیُمْلِلِ الَّذِی عَلَیْهِ الْحَقُّ وَلْیَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا یَبْخَسْ مِنْهُ شَیْئًا ۚ فَإِن كَانَ الَّذِی عَلَیْهِ الْحَقُّ سَفِیهًا أَوْ ضَعِیفًا أَوْ لَا یَسْتَطِیعُ أَن یُمِلَّ هُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّهُ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِیدَیْنِ مِن رِّجَالِكُمْ ۖ فَإِن لَّمْ یَكُونَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا یَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا ۚ وَلَا تَسْأَمُوا أَن تَكْتُبُوهُ صَغِیرًا أَوْ كَبِیرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِیرُونَهَا بَیْنَكُمْ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَایَعْتُمْ ۚ وَلَا یُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِیدٌ ۚ وَإِن تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَیُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیمٌ **ت** ای ایمان والو جب

معاملہ کرو ادہار کی کسی مدت مقرر تک تو اوسکو لکہو اور چاہیے لکہہ دے تمہارے درمیان کوئی لکہنے والا انصاف سے اور نہ انکار کرے لکہنے والا اس سے کہ لکہہ دیوے جیسا سکہایا اوسکو اللہ سو وہ لکہے اور بتاوے جسپر حق دینا ہے اور ڈرے اللہ سے جو رب ہے اوسکا اور نقص نکرے اوس میں کچہہ پہر اگر جس شخص پر دینا ہے نادان یا عقل یا ضعیف ہے یا آپ نہیں بتا سکتا تو بتاوے اوسکا اختیار والا انصاف سے اور شاہد کرو دو شاہد اپنے مردوں میں سے اگر نہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں جنکو پسند رکہتے ہو شاہدوں میں کہ بہول جاوے ایک اوسکو دوسری یاد دلا دے اور انکار نکریں شاہد جسوقت بلائے جاویں اور کاہلی نکرو اوسکے لکہنے سے چہوٹا ہو یا بڑا اوسکی

[illegible]

بغیر مردونکی روا نہین ہی مگر جس مقدمہ مین کہ مردونکو اطلاع نہو جیسی ولادت یا بکارت یا عورتونکی
عیب کہ یہان ایک عورت کی بہی گواہی ہماری نزدیک درست ہے اور شافعی کی نزدیک ان مقدمات
مین چار عورتونکی گواہی چاہئی اور ومن رجالکم سی معلوم ہوا کہ شہادت مین اسلام شرط ہے کیونکہ
خطاب سامنے اہل اسلام کے ہے اور ممن ترضون سے بوجہا گیا کہ شہود کی عدالت شرط ہے کیونکہ جو عادل ہی وہی پسندیدہ
ہی اور یہی معنی ہین کہ من رجالکم سی یہ مراد ہے کہ حر اور بالغ ہو اس سی معلوم ہوا کہ حریت اور
بلوغ بہی شہادت مین شرط ہے اور ولا یاب الشہداء کے دو معنی ہین ایک یہ کہ کنارہ نکرین گواہی
دینی مین گواہ ہونیکی بعد جسوقت بلائی جاوین قاضی پاس اس صورت مین امر وجوب کے لئی ہی دوسرا
یہ کہ کنارہ نکرین جب بلائی جاوین گواہ ہونیکو اس صورت مین امر ندبکی لئی ہی یا منسوخ ہی ولا یضار
کاتب و لا شہید اور ولا تسأموا ان تکتبوہ صغیرا او کبیرا کی دو توجیہ ہین ایک یہ کہ
لسأم سے مراد ملال ہی اور ضمیر دین یا حق کیطرف راجع ہی اور یہ دلیل ہی کہ کیسے ہی مین سلم درست ہے اگرچہ تہوڑا ہو
دین یا حق مین اطلاق صغیر اور کبیر یا قلیل اور کثیر کا مسلم فیہ کی جہت سے ہی اور کتابت سے غرض یہ ہے
کہ دونو متعاقدین انکا نام اور راس المال اور مسلم فیہ کا مقدار اور جنس اور نوع اور صفت اور وقت اور
مکان مسلم فیہ کا لکہا جاوے اور صغیرہ اور کبیرہ کا اطلاق دین مین ہی اور قلیل اور کثیر کا اطلاق غیر
دین مین اور الا ان تکون تجارۃ حاضرۃ تدیرونہا بینکم مین استثنا ہی مراد لکنا ہی سی
تجارۃ حاضرۃ سے بیع عام مراد ہے سلم ہو یا غیر اوسکی اور تدیرونہا کی قید سے وہ بیع نکل گئی کہ جسمین ثمن
یا مبیع موجل ہو یا مجلس مین حاضر نہو یا غیر مقبوض ہو اور جو بیع کہ اوسمین دونو بدل مقبوض ہون
باقی رہی حاصل یہ کہ جب مجلس مین بدل لین دین حاضر ہون تو کتابت نہونی کی رخصت ہے ف۲ اور ولیہ
بالعدل سے دلیل ہی اسپر کہ ذمی اور فاسق کو ولی ہونا روا نہین اور غلام اور عورت کا ہونا درست ہے
کیونکہ عدالت سی ہوا اور شرط نہین اور من رجالکم کی عموم سے دلیل پکڑی ہی بعضون نے غلام اور لڑکی اور اندہ

اور گونگی اور اہل ہوا اور ولد الزنا اور قاری بالالحان اور شطرنج کہیلنی والی اور نشا تو اور مخنث
اور مٹی کہانی والی اور صراف اور گدہو نکا کرایہ لینی والی اور داڑہی مونڈانی والی اور راہ پر
پیشاب کرنی والی کی اور اصول کی فروع پر اور بر عکس اور زوج کی زوجہ پر اور بر عکس کی گواہی
اور جسنی سکو بالبعض کو رد کیا ہی وہ کہتا ہی کہ یہ اون میں سی نہیں جنکو پسند کرتی ہیں اور ہم
تر ضون سے معلوم ہوا کہ مجہول الحال کی گواہی نہ چاہی اور حاکموں کی رای پر امر مفوض ہی اور احکام
شرعیہ میں جہتا جائز ہی اور ذوی عدل منکم سی نکلی کہ تزکیہ ضرور چاہی یعنی کہا کہ وہ عادل
اور مرضی ہوں تو محض ایک کا ذکر کافی نہیں اور جو کافی جانتی ہیں کہتی ہیں کہ ان دو لفظوں کو علیحدہ
علیحدہ لانا بے جہت نہیں تھا اس سی معلوم ہوا کہ ایک دوسری کی تفسیر ہی اور اذا ما دعوا دلیل ہی
کہ غلام کو شہادت میں دخل نہیں کیونکہ بلانیکی وقت بحکم مالک کی جانہیں سکتا **قولہ تعالیٰ**
وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا کَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُکُمْ
بَعْضًا فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا تَکْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ یَّکْتُمْهَا
فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ **ت** اور اگر تم سفر میں ہو اور نپاؤ لکہنی والا تو گرو
ہاتہہ میں رکہنی اگر اعتبار کری ایک دوسری کا تو چاہی پورا کری جسپر اعتبار کیا اپنی اعتبار کو اور ڈرتا رہے
اللہ سی جو رب ہے اوسکا اور نچہپاؤ گواہی کو اور جو کوئی وہ چہپاوے تو گنہگار ہی دل اوسکا اور اللہ تمہارے
کام سی واقف ہے **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ جب سفر میں گمان تہا کاتب اور شاہد نہ ملنی کا دائن کو حکم
ہوا کہ حفظ مال کی لئی یون علیہ سی کچہہ چیز گرو کر لین کہ رہن بی وثیقہ ہی کتابت اور گواہی کی
اسی سے یہ کہ سفر شرط رہن کی جواز کا جیسی مجاہد اور ضحاک نی گمان کیا **ف** ولا تکتموا
الشہادۃ سے معلوم کہ گواہی چہپانا گناہ کبیرہ ہی اور انہ مدایہ دال کہ مال کی حفاظت واجب ہے اور
بیع کرنا اوسکا منع **کتاب الکفالہ قولہ تعالیٰ** قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِکِ

ولمن جاء به حمل بعير وانا به زعيم **ت** بولے ہم نہیں پاتے بادشاہ کا ماپ اور جو کوئی وہ لاوے اوسکو ایک بوجھ اونٹ کا اور میں اوسکا ضامن **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ جب یوسف نے بھائی آئے اور ارادہ وطن کا کیا حضرت یوسف کے خادموں نے اونکی بھائی کی کجاوے میں پیمانہ ڈال دیا جب سب مصر سے نکلے تب پکارنے والی نے پکارا اور کہا جو کوئی لاوے ماپ بادشاہ کا اوسکو ایک بوجھ اونٹ کا ہے اور میں اوسکا زعیم یعنی کفیل ہوں اس میں پکارنے والے نے الاحمل بعیر کا ضامن ہوا اور اوسکو شرط پر معلق فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ کفالت کو شرط معلق کرنا اور لفظ زعیم سے اوسکا منعقد ہونا درست ہے

کتاب الشہادۃ

قوله تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا **ت** اے ایمان والو قائم رہو انصاف پر گواہی دو اللہ کی طرف اگرچہ نقصان ہو اپنا یا ماں باپ کا یا قرابت والوں کا اگر کوئی مالدار ہے یا محتاج ہے تو اللہ اونکا خیرخواہ ہے تم سے زیادہ سو تم جی کی چاہ پر مت چلو کہ برابر سمجھو **ف** موضح القرآن میں ہے کہ یعنی گواہی میں کسی کا خاطر نکرو اور محتاج پر رحم نکھاؤ اور قرابت نہ دیکھو حق ہو سو کہو اور اگر پیچ کہا پرلی زبان سے کہ سننی کو شبہہ پڑا یا تمام قصہ نہ کہا بات کچھ رکھ لی یہ بھی گناہ میں داخل ہے **ف۲** اور تفسیر احمدی میں ہے کہ یہ آیت دلیل ہے کہ اقرار صحیح ہے اور والدین اور اقربین کے ضرر پر شہادت دینی درست ہے پر نفع پر ولادت کی رشتہ میں نہیں درست ہے جیسے باپ کی گواہی بیٹے پر یا بالعکس اور غیر ولاد میں روا ہے جیسے بھائی کی گواہی بھائی پر اور شہداء لله سے معلوم ہوا کہ گواہی خالص ہو اللہ کی لیے ریا اور سمعہ یا اپنی ذات کی نفع کی لیے نہو اس دلیل ہے کہ شریک کی گواہی شرکت کی مال میں یا اجیر کی مستاجر کی لیے یا شاگرد کی استاد کی لیے یا مثل اسکے نہیں روا ہے

قوله تعالیٰ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ

قرابت ہو ہمسی اور ہم نہیں چھپاتی اللہ کی گواہی نہیں تو ہم گنہگار رہین پہر اگر خبر ہو جاوے کہ وہ دو نو حق دبا گئی گناہ
تو دو اور کہڑی ہون اونکی جاگہ جنکا حق دبا ہے اون مین جو بہت نزدیک ہین پہر قسم کہاوین اللہ کی
کہ ہماری گواہی تحقیق ہی اونکی گواہی سے اور ہمنی زیادتی نہین کی نہین تو ہم بی انصاف ہین اسمین لگتا ہی کہ شہادت
ادا کرین راہ پر یا ڈرین کہ الٹی پڑیگی قسم ہماری اونکی قسم کی بعد او ڈر تی رہو اللہ سے اور سن رکہو
اور اللہ نہین راہ دیتا بحکم لوگونکو **ف** موضح القرآن مین ہی کہ جو مسلمان مرتی وقت کسیکو
اپنی مال کا کام حوالی کری تو بہتر ہی کہ دو مسلمان معتبر کو کری پہر اگر وارثونکو شبہہ پڑی کہ ان
شخصون نی کچہہ مال چھپایا اور وارث دعوی کرین اور شاہد نہین تو وہ شخص قسم کہاوین کہ
ہمنی نہین چھپایا اگر سفر مین لگا مرنی وہان مسلمان نہووی تو کافر بھی روا ہین اور قسم دین بعد عصر
اوسوقت کی دعا نیک اور بد زیادہ قبول شاید ڈرکر جہوٹی قسم نکہاوین پہر اگر اونکی بات جہوٹ نکلی
تو وارث قسم کہاوین یہ اسواسطی کہ وہ قسم مین دغا نکرین جانین کہ آخر ہماری قسم الٹی پڑیگی
فائدہ اس جگہہ شہادت فرمایا اظہار کو مدعی اظہار کری یا مدعا علیہ جیسی اقرار کو کہتی ہین اپنی جان
پر شہادت دے **ف ٢** تفسیر احمدی مین ہے کہ آیت سے دلیل ہی کہ منکر پر قسم چاہیی لفظ اللہ کہ اور مغلظ
چاہیی اور زاہد لیتی ہی کہ آیہ مین دلیل ہی کہ شاہد سی قسم لیجاوے یہ مذہب علی کا ہی ہمارے نزدیک منسوخ
ہی خلاصہ یہ کہ شہادت سے اگر حلف مراد ہے تو بہتر ہی اور اگر معنی حقیقی مراد ہین تو منکم سی اقارب اور
من غیرکم سی اجانب اگر مراد ہین تو ظاہر ہی اگر منکم سی اہل ملت او من غیرکم سی ذمی مراد ہو تو منسوخ
ہی اور یقسمان باللہ اگر وصی کی قسم مراد ہے تو منسوخ نہین اور اگر گواہونکی قسم مراد ہی جیسا کہ
امام بزدوی کی رای ہی تو منسوخ ہی اور ذلک ادنی ان یاتوا الآیہ کا یہ مطلب ہے
کہ گواہ کی یا وصی کی قسم اس لیی ہی کہ گواہ جو حق سی بن خاص خدا کی لئی اس قسمی جہوٹی ہونگی تو مدعی پر قسم
ہوگی اس سی بعضون نی دلیل پکڑی کہ مدعی پر قسم روا ہوتی ہی جیسا کہ شافعی کا مذہب ہے ہم کہتی ہین کہ

کہیہان نہ و اہونا قسم کا مدعی پر اسی جہسی ہی کہ جب وارثون نی نصرانیون پر خیانت کا دعوی کیا مدعی ہی اور نصرانیون نی قسم کہائی پہر جب جہوٹی ہوسے خرید کا دعوی کیا تو وارثون نے انکار کیا اس صورت مین وارث مدعا علیہ ہوئی ومنکر اور مدعی علیہ منکر پر قسم ہے

کتاب الدعوی قوله تعالی وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ **ت** اوسکو تدبیر اور فیصلہ کا **ف** اکلیل مین ہی قتادہ سے کہ فصل الخطاب سے یہ مراد ہے کہ مدعی کی دو گواہ ہون یا مدعا علیہ پر سوگند

کتاب الصلح قوله تعالی وَالصُّلْحُ خَيْرٌ **ت** اور صلح خوب چیز ہے **ف** یہ آیہ عام ہے صلح کی لئی خواہ صلح مع الاقرار ہو خواہ مع السکوت یا مع الانکار اور شافعی کی نزدیک صلح مع السکوت والانکار روا نہین اور عموم آیہ دلیل کرتا ہی کہ انکار مجہول پر صلح جائز ہے ایسا ہی تفسیر احمدی اور اکلیل مین

کتاب الاجارہ قوله تعالی قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ **ت** بولی انمین سی ایک ای باپ اوسکو نوکر رکہہ لی **ف** اکلیل مین ہے کہ اس آیہ سی مشروعیت اجارہ کی معلوم ہوئی

کتاب الوکالت قوله تعالی فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ **ت** اب بہیجو اپنی مین سی ایک یہ روپیہ لیکر اپنا اس شہر کو **ف** یہ آیہ اصل ہی وکالت و نیابت کی مشروعیت پر ایسی ہی ہی تفسیر احمدی اور اکلیل مین

کتاب المکاتب قوله تعالی وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ **ت** جو لوگ چاہین لکہا تمہارے ہاتہہ کی مال مین تو اونکو لکہا دیدو اگر سمجہو اونمین کچہہ نیکی اور دو اونکو اللہ کے مال سی جو تمکو دیا ہی **ف** موضح القرآن مین ہی کہ جسکا غلام یا لونڈی کہی مین اپنی مدتمین اپنا مال دیکر تو مجہکو آزاد کر یہ اقرار لکہو لیں اسکو کتابت کہتی ہین جو اسمین نیکی دیکہی تو لکہہ دیسی یہ کہ آزاد ہوکر قید سی چہوٹکر چوری یا بدکاری نکریگا اور دو لتمند ونکو فرمایا کہ ایسی غلام یا لونڈی کو مال سی مدد کرو تا آزاد ہوین خواہ مال زکوۃ سی خواہ خیرات سے

كتاب الاكراه قوله تعالى من كفر بالله من بعد ايمانه
الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان ولكن من شرح بالكفر صدرا فعليهم غضب
من الله ولهم عذاب عظيم **ف** جو کوئی منکر ہوا اللہ سے یقین لائے پیچھے مگر وہ جس پر زبردستی
کی اور اوسکا دل برقرار ہے ایمان پر لیکن جو کوئی دل کھولکر منکر ہوا سو اون پر غضب ہے اللہ کا
اور اونکو بڑی مار ہے **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ آیۃ میں دلیل ہے کہ زبردستی کیوقت کلمہ کفر کا زبان پر جاری
کرنا بشرطیکہ دل ایمان پر برقرار رہے رخصت ہے اور عزیمت یہ ہے کہ اسپر صبر کرے اور کفر کا کلمہ نکہے
یہانتک کہ شہید ہو اور دلیل ہے کہ جو دل میں ایمان نہو اور کفر کا کلمہ زبان سے نکلے تو کافر ہو گیا یا بغیر اکراہ کے کلمہ
کفر کا کہا تب بھی کافر ہوا اور دلیل ہے کہ ایمان تصدیق ہے اور اقرار کا نام ہے تصدیق بشرطیکہ محتمل نہیں اور اقرار
محتمل ہے **ف** **كتاب الحجر** قوله تعالى ولا تؤتوا السفهاء اموالكم
التي جعل الله لكم قياما وارزقوهم فيها واكسوهم وقولوا لهم قولا معروفا **ف**
اور مت پکڑا دو بے عقلونکو اپنے مال جو بنائے اللہ نے تمہارے گذران اور اونکو اوس میں کھلاؤ اور پہناؤ
اور کہو اونسے بات معقول **ف** موضح القرآن میں ہے کہ لڑکا عقل نہ رکھے اوسکا مال اوسکے ہاتھ نہ دو
اوسکا خرچ اوس میں چلاؤ جب بالغ ہو اور عقل پیدا کرے تب مال حوالے کرو لیکن بات معقول کہو
یعنی تسلی کرو کہ مال تیرا ہے ہمارا نہیں ہم تیری خیرخواہی کرتے ہیں اور تفسیر احمدی میں ہے کہ آیۃ سے
مفہوم ہوا کہ سفیہ کو جو عاقل بالغ ہو اوسکے مال کو اوسکو دینا روا نہیں ہے اور
اتفاق ہے امام اعظم اور صاحبین کا حجر یعنی تصرف قولی کی منع ہونے
میں اور اختلاف ہے امام صاحب نے صغیر اور غلام مجنون پر فقط حجر جائز کہا ہے اور
صاحبین نے بالغ سفیہ پر بھی **ف** قوله تعالى وابتلوا اليتامى حتى اذا بلغوا
النكاح فان آنستم منهم رشدا فادفعوا اليهم اموالهم ولا تأكلوها

تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ
وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا
عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ف اور سدہاتی رہو یتیموں کو جبتک پہنچیں نکاح
کی عمر کو پھر اگر دیکھو ان میں ہوشیاری تو حوالی کرد اونکی مال اور نکھا جاؤ اونکا اوڑا کر اور جلدی کر کر
کہ یہ بڑی نہ ہو جاویں اور جو کوئی محظوظ ہی تو چاہیے بچتا رہے اور جو کوئی محتاج ہو تو کہاوے
موافق دستور کی پھر جب اونکو حوالی کرو اونکی مال تو شاہد کر لو اوپر اونکے اور اللہ بس ہی حساب
سمجھنی والا ف موضح القرآن میں ہی کہ یتیم کا مال اپنی خرچ میں لاوے اگر دستکار کہنی والا محتاج
ہو تو خدمتکی موافق ورنہ ہاتھ لگاوے اور جسوقت باپ مری تو بجائیت کی روسے یتیم کا مال امانتدار کو
سونپیں جب یتیم بالغ ہو تو اوسکی موافق حوالی کریں جتنا خرچ ہوا وہ لکھا اور اوسوقت شاہدونکو
دکھا دیں اور تفسیر احمدیہ میں ہی کی اس آیت میں یتیموں کو تین امر سے ایک ابتلا دوسرا بلوغ تیسرا ایناس رشد
یعنی سیکھنا ہوشیار ہونا ح ابو حنیفہ کہتی ہیں کہ جب بالغ ہوا اور ہوشیار اوسمیں دیکھیں مال حوالہ
کریں اور جو ہوشیاری نہ دیکھیں پچیس برس تک انتظار کریں بعد اوسکی حوالی کریں خواہ ہوشیاری دیکھیں خواہ نہ دیکھیں کیونکہ
حوالی نکرنا محض ادب سکھانی کی لیے تہا پھر ظاہر اس عمر کی بعد ادب نہیں سکھ سکتا ہی کیونکہ پچیس
برس میں آدمی جد ہو سکتا ہی اسطرح پر کہ اقل مدت بلوغ کی بارہ برس ہیں اور اقل مدت حمل کی چھ مہینے
اس تیرہ برس میں باپ ہو سکتا ہی اسی مدت کو دونی کریں تو جد ہوتا ہے تو بعد اسکی مال کی روکنے میں فائدہ نہیں اور رشدا
کی تنوین تخصیص کی لئی ہی مراد اوس سی رشد مخصوص ہی یعنی تصرفات اور تجارت کا رشد یا تقلیل
کی لئی ہی مراد اوس سی ایک نوع رشد کی ہی یہ دلیل ہی ابو حنیفہ کی اسپر کہ پچیس برس کی بعد یتیموں کو
مال حوالی ہو کیونکہ اسقدر مدت قائم مقام ایک نوع رشد کی ہی اور حضرت حنیفہ کی نزدیک اسبات پر کہ جو فاسق
اپنی مال کا مصلح ہو وہ مجبور نہیں ہی فسق اصلی ہو خواہ طاری کیونکہ اوسمیں ایک نوع کا رشد

یا رشد مخصوص پایا جاتا ہے بخلاف شافعی کے کہ وہ فاسق کو محجور کہتے ہیں تا اوسکی فسق پر حجر ہو

فصل البلوغ قوله تعالیٰ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا

ت اور جب پہنچیں لڑکے تم میں عقل کی حد کو تو اونسے پر وانگی لیں **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ تخصیص احتلام کی بلوغ میں اس لئے ہے کہ احتلام پر بلوغ کا مدار زیادہ ہے اگرچہ سال پر بھی مدار ہے اور برس کی صورت میں اختلاف ہے ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ لڑکے کی لئے اٹھارہ برس اور لڑکی کو اور علما صحابہ کی نزدیک دونوں میں پندرہ برس ہیں اور اقل مدت بلوغ کی لڑکی کو بارہ اور لڑکی کو نو برس

ف کتاب الغصب قوله تعالیٰ ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ

ت پھر اوٹھا کھڑا کیا اوسکو ایک نئی صورت میں **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ ابو حنیفہ اس سے دلیل پکڑتے ہیں اس پر کہ جو کوئی کسی کا بیضہ غصب کر کے پھر اوس سے بچہ ہوئے اوسکی بابت بیضہ کا ضمان لیوے اور بچہ نہ پھیرے کیونکہ بچہ کی اور خلقت ہے بیضہ کی سوا

کتاب القسمة قوله تعالیٰ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ

ت اور سنا دے اونکو کہ پانی کا بانٹا ہے ان میں ہر باری پر پہنچنا ہے **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ اس آیت سے مہایات اور قسمت کا جائز ہونا معلوم ہوا اور کتب فقہ میں فرق ہے کہ قسمت عین میں ہوتی ہے اور مہایات منفعت میں مہایات کی صورت یہ کہ ایک چیز میں دو شریک منتفع ہوں نوبت بنوبت یعنی ایک دن زید کو اور ایک دن عمر کو اور قسمت کی یہ صورت ہے کہ شریک اپنا حصہ اوس چیز سے علیحدہ کر لے

کتاب الذبائح قوله تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

ت اے ایمان والو کہاؤ ستہری چیزیں جو روزی دی ہم نے

اور شکر کرو اللہ کا اگر تم اوسکی بندگی ہو یہی حرام کیا ہی تمپر مردہ اور لہو اور گوشت سور کا اور
جسپر نام پکارا اللہ کی سوا کسیکا پہر جو کوئی پہنسا ہو نہ بیحکمی کرتا ہی نہ زیادتی تو اوسپر نہیں گناہ
اللہ بخشنی والا مہربان ہی ۹۱ میتہ اوسکو کہتی ہین کہ جو حلال جانور بدون ذبح کی مر گیا ہو
یا زندہ جانور سی عضو جدا ہوا ہو کیونکہ یہ بہی میتہ مین ہی اور حرمت سی کہانیکا حرام ہونا مراد ہی
کیونکہ بعد اکل طیبات کی حکم کرنی کی یہ آیۃ ارشاد ہوئی اس سی معلوم ہوا کہ جو چیز سی دباغت کریا بالو
سی یا دانت یا ہڈی یا پٹہی یا سم سی نفع لینی تو حرام نہین ہی اور امام مالک چمڑی سی انتفاع لینا اور
دباغت کی حرام جانتی ہین اور امام شافعی چمڑی کی سوا اور انتفاع حرام جانتی ہین اور حرمت سی
حرمت تصرف مطلقا مراد لیتی ہین عموم خاص ہی دلیل سی اوسکا تصرف حلال ہی جیسی چمڑا مدبوغ مین
۹۲ اور خون سی خون مسفوح مراد ہی جسیطرح ان کا ہو ید دو مردہ یعنی مچھلی اور ٹڈی اور دو خون یعنی تلی اور کلیجا
کی حدیث حلال ہین اور سور کی اوسکی حرام مطلق ہی اوس سی انتفاع مطلقا روا نہین مگر اوسکی بالسی البتہ خرز کی
لئی نفع سی روا ہی اور گوشت کا ذکر اس مقام مین اس لئی ہی کہ مقصود بالاکل ہی اور جو مضطر ہو اوسکی
لئی ان سبکی رخصت ہی ابو حنیفہ کی نزدیک اگرچہ سفر معصیت ہو اور اوسکی لئی رخصت ہی جیسی مسافر کو رمضان مین
افطار کی رخصت ہی اس لئی غیر باغ سی مراد ہی کہ بسبب لذت اور شہوت کی باغی نہو یا اسطرح پر کہ آپ ہی کہا دوسری
مضطر کو ندی یہانتک کہ وہ دوسرا مر جاوی اور ولا عاد سی یہ مراد ہی کہ مقدار حاجت سی نہ بڑہی اور شافعی
اور احمد نزدیک سفر معصیت مین نہین مباح اس لئی کہ غیر باغ سی یہ مراد ہی کہ امام پر خروج نکری اور غیر
عاد سی یہ کہ عدوان نکری یعنی قطع طریق وغیرہ نکری اور اضطرار بہوک کا یا پیاس کا اسطرح ہو
کہ مرنیکا ڈر ہو اور صحیح مذہب یہ ہی کہ تین دن پر موقوف نہین اور بعضون نی فوت ہو کہا ہی شافعی کا ایک قول
یہ ہی اور ابو یوسف سی بہی روایت ہی کہ اضطرار مین رخصت کہانیکی ہی پر اصل حرمت نہین جاتی جیسی کفر کی اکراہ
اور غیر کی مال کی کہانی پر جو صبر کری اور نہ کہانیسی مر جاوی گنہگار ہوویگا کیونکہ فرمایا ان اللہ غفور رحیم

اور مطلق مغفرت دلیل ہے قیام حرمت پر اور اکثر حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ حرمت انکی جاتی رہتی ہے جو صبر کرے اور بھوکا پیاسا مر جائے تو گنہگار ہے کیونکہ اور مقام میں فرمایا وقد فصل لکم ما حرم علیکم الا ما اضطررتم الیہ یہاں اضطرار کو استثنا کیا اور کلام مقید باستثنا میں ورا استثنا کی مراد ہوتی ہے یعنی حرمت اختیار میں ثابت ہے اضطرار میں اور ان اللہ غفور رحیم میں جو اطلاق مغفرت کا اس لئے ہے کہ جو مخمصہ میں مبتلا ہوتا ہے اوسکو رعایت قدر حاجت کی دشوار ہوتی ہے شاید قدر حاجت سے زیادہ کہا دے تو اللہ غفور رحیم ہے ایسی ہی اتنی دوری کی لئی ہیں جو لگتی ہیں **ف ٢** اور وما اہل بہ لغیر اللہ کا بیان تفسیر احمدی میں لکہا اس لئے کہ اوس بیان شافی نہیں ہے اوسکا بیان رئیس المفسرین والمحدثین تاج الفقہاء والمتکلمین مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی کی کلام کہ اوسکو عالم سعید فاضل جلیل مروج دین خاتم النبیین مولانا واوستادنا محمد مبین قدس سرہ نے ہی جواب استفتا میں نقل فرمایا ہے لکہا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جو اگلی مفسروں مثل بیضاوی وغیرہ کی ما اہل بہ لغیر اللہ کی معنی رفع الصوت بہ عند ذبحہ کہی ہیں اوسکی وجہ یہ ہے کہ نزول آیہ کی زمانہ میں مشرکوں کی ایسی ہی عادت تہی وہ کفر میں راسخ تہی جب کوئی جانور کسی کی نام پر ذبح کرتی تو ذبح کیوقت بہی اوسکا نام لیتی تہی بخلاف مسلمان مشرکوں کی کہ وہ کفر اور اسلام میں خلط کرتی ہیں ظاہر میں ذبح کیوقت نام خدا کا لیتی ہیں مقصود اوس سے تقرب بغیر خدا جانتی ہیں اس مقدمہ میں جو عادت عرب کی مشرکوں کی تہی وہ صریح کفر ہے اور جو عادت مسلمان مشرک کی ہے وہ فقط ظاہر میں صورت اسلام کی ہے اور عرب کی مشرکوں کا اعتقاد یہ تہا کہ ذبح کا طریق ایسی ہی ہے بغیر اللہ ہو یا باللہ اور ایسی اس زمانہ کی عادت ہے کہ مشہور کرتی ہیں کہ فلانا شخص سید احمد کبیر کی لئی گائی ذبح کرتا ہے پہر جانی کی وقت اللہ کا نام لیتی ہیں اور ہدایہ میں ہے کہ جو اللہ کی ساتہ اور کسی غیر کو ذکر کریں مثلا ذبح کیوقت کہے اللہم تقبل من فلان تو مکروہ ہے اوسکی تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ دوسری کا ذکر موصول

ہو بغیر معطوف مثلاً کہی بسم اللہ محمد الرسول اللہ تو ذبیحہ مکروہ ہی کیونکہ کہتے شرکت پائی نہیں جاتی
ورنہ حرام ہوتا چونکہ صورۃ قرآن ہی اس لئی مکروہ ہی دوسری یہ کہ موصول ہو بعطف جیسے
کہی بسم اللہ واسم فلان یا کہی بسم اللہ وفلان یا کہی بسم اللہ محمد رسول اللہ بکسر دال اس صورت میں
ذبیحہ حرام ہے تیسری یہ کہ صورتاً اور معنی مین مفصول ہو مثلاً قبل التسمیہ کی یا قبل ذبیحہ کی لٹانے کی
یا بعد ذبح کی کہی اللہم تقبل من فلان اس صورتین روا ہی کیونکہ حضرت نے بعد ذبح کی فرمائی
اللہم تقبل ھذہ عن امۃ محمد ممن شھد لک بالوحدانیۃ ولی بالبلاغ اور شرح ہدایہ
کہ ذکر حال تعجب سے کیونکہ ابن مسعود نے کہا کہ مجرد لو نام اللہ یہ کلام صاحب ہدایہ کا صریح ہے کہ جو قصد تقرب
بغیر اللہ کا رکہی وہ ذبیحہ حرام ہے خواہ بطریق استقلال کی ہو یا بطریق شرکت کی ہاں جو یہ قصد نہو اور خدا
کا نام مجرد لی تو اگر دوسر یکا ذکر موصول ہو بغیر عطف تو مکروہ ہی جیسی کہی بسم اللہ محمد رسول اللہ
اور جو موصول ہو بعطف تو حرام ہے اور جو مفصول ہو نہ مکروہ ہی نہ حرام مثلاً کہی بسم اللہ پہر ٹہر جاوے
اور کہی محمد رسول اللہ بلا قصد تقرب بغیر اللہ خلاصہ کہ یہ کلام صاحب ہدایہ کا اوس مسئلہ میں ہے
کہ دوسری کی ذکر سی تقرب بغیر اللہ کا قصد نہو اور ہمارا کلام اوس مسئلہ مین ہی کہ تقرب بغیر اللہ کا
قصد ہو جس ذبیحہ مین یہ ہو وہ حرام ہے اور جو تفریع تفسیر احمدی مین ہدایہ کی کلام کہ اولیاء اللہ کو
جو گائے نذر کرتی ہین وہ حلال طیب ہی کیونکہ ذبح کیوقت اللہ کی غیر کا نام اوس پر نہین لیا جاتا ہے عوام
نذر کرتی ہین سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب ہدایہ کی قول سی غفلت ہوئی کیونکہ اوسکا کلام یہ ہی کہ جو
دوسر یکا ذکر مفصول ہو صورتاً و معنی مین تو ذبیحہ ہی روا ہے اور بقرہ منذورہ مین انفصال
معنوی نہین پایا جاتا ہی کیونکہ نذر وہ ہی اولیاء اللہ کیوقت ذبح تک اوسکا انفصال نہین ہوتا
اور قاعدہ فقہ کا ہی آخر عمل تک نیت باقی رہتی ہی یہانتک کلام خاتم المحدثین کا خلاصہ ہے

قولہ تعالیٰ حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ والموقوذۃ

وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ
وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ
لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا **ت** حرام ہوا تم پر مردہ اور لوہو اور گوشت سور کا اور جس جانور پر
نام پکارا اللہ سوای کا اور جو مر گیا گھٹ کر یا چوٹ لگنے سے یا گر کر یا سینگ مارنے سے اور جسکو کہایا پھاڑ
نے مگر جو تم نے ذبح کر لیا اور جو ذبح ہوا کسی تھان پر اور یہ کہ بانٹا کرو پانسے ڈال کر یہ گناہ کا کام
ہی آج ناامید ہوئی کافر تمہارے دین سے سو انسے مت ڈرو اور مجھسے ڈرو آج میں پورا دے چکا تمکو دین
تمہارا اور پورا کیا میں نے تم پر احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے دین مسلمانی **ف**
موضح القرآن میں ہے کہ مواشی میں سے یہ چیزیں حرام فرمائیں مثل سور اور جسکا لہو بہا ہو اور آگے جو بیان کیے
جسطرح بغیر ذبح کی اور جو خدا کے سوا کے نام پر ذبح کیا یا جو کسی تھان کی تعظیم پر ذبح کیا سوا تھان خدا کے
اور بانٹا کرنا پانسوں سے کافروں کا ایک جوا تھا کہ شرط بدکر ایک جانور دس شخص نے خریدا اور ذبح
کیا اور دس پانسے تھے کسی پر لکھا تھا آدھا کسی پر پاؤ کم زیادہ کوئی خالی پھر پانسے لگے تو ہر ایک کے
نام پر جو پانسا آیا وہی حصہ اوسکو ملا یا خالی نکل گیا شرط بدنی تمام حرام ہے نبی نے اوسمیں داخل
فائدہ اور تفسیر احمدی میں ہے کہ اس آیہ میں گیارہ چیزوں کا بیان ہے پہلی چاروں کا بیان سورۂ بقر
تفسیر میں ہو چکا اب سات کا بیان ہے یہ کہ منخنقۃ وہ جو گلا گھونٹنے سے مر جاوے اور موقوذۃ وہ کہ
لکڑی یا پتھر کی چوٹ سے مر جاوے اس سے معلوم ہوا کہ لوہا یا جو قائم مقام اوسکی ہے ذبح میں شرط ہے
اور متردیۃ وہ کہ اوپر سے گرے یا کوئیں میں گر کر مر جاوے اور نطیحۃ وہ کہ اور جانور کے
سینگ کی چوٹ سے مر جاوے اور ما اکل السبع وہ مراد ہے کہ ایک جانور کو کسی درندے نے کچھ کھا لیا پھر وہ
جانور مر گیا اس سے یوں جانا گیا کہ جو شکاری جانور شکار کی اعضا کو کھا لیوے وہ حلال نہیں اور الا ما ذکیتم

فائدہ اس دن سے کافر مسلمانوں کے دین سے ناامید ہوئے ... [illegible]

فائدہ یعنی ... دین تمہارا پورا کیا ... یہ آیت حجۃ الوداع میں نازل ہوئی ... [illegible]

جو استثنا ہی وہ انہین پانچون کی طرف راجع ہی جو مذکور ہوئے یعنی یہ سب کسی حال مین حلال نہین مگر جو زندہ ملین اور ذبح ہوون تو البتہ حلال ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ استثنا فقط وما اکل السبع کیطرف ہی اس صورت مین نطیحہ وغیرہ مردہ کیطرح ہرحال مین حرام ہین ذبح سی بہی حلال نہین ہوتے رجوع ہی جو ہمنی کہا ہی اور اسیطرف اشارہ ہی صاحب ہدایہ کا بہی اور ما ذبح علی النصب یعنی حرام کیا گیا تمپر جو ذبح کیا گیا ہو تہانون پر اور بعضون نی نصب کی معنی بیان ہوسکا یہ کہ کعبہ کی گرد بہت پتہر کہڑی کئی تہی وسی نصب اونپر ذبح کرتی اور اونکی تعظیم کرتی تہی اور اونکی نام ذبح کو فرض جانتی تہی اسکی لیی اللہ تعالی نی حرام فرمایا ایسا ہی ہی مدارک اور کشاف مین اور وان تستقسموا بالازلام یعنی حرام کیا گیا تمپر یہ کہ تقسیم چاہو تیرون سی یعنی محرمات مین داخل ہوتی ہین اور بیان اوسکا یہ ہی کہ عرب کی ایسی عادت تہی کہ جب کسی چیز کا مثلا سفر یا سوداگری یا نکاح وغیرہ کا ارادہ کرتی تین قدح کیطرف متوجہ ہوا ایک مین یہ لکہا تہا کہ میرے رب نے حکم دیا دوسرے مین یہ تہا کہ میرے رب نے منع کیا تیسرے مین تہا کہ غافل ہوا پہلا نکلتا تو اپنی حاجت روا کرتی اور جو دوسرا نکلتا تو باز رہتی اور جو تیسرا نکلتا پہر اعادہ کرتی اللہ تعالی نی اسی بہی حرام فرمایا اس لیی کہ جو رب سے اللہ مراد ہے تو افترا اللہ پر اونکا ہے اور جو بت مراد ہین تو شرک ہی ۲۶ اور اکلیل مین ہی کہ جانور بندوق کی گولی سی مرجاوے وہ بہی موقوذہ مین ہی اور جس شکار کی تیر لگا اور وہ زمین مین گر گیا وہ متردیہ مین داخل ہی اور جو کتی کو شکار رکہا لیی چہوڑا اور اوسنی شکار کو پکڑ کی کہا لیا وہ ما اکل السبع مین ہی اور حضرت علی سی ہی کہ جو ان سب مین اسقدر روح ہو کہ ذبح کر سکتی ہین اور وہ ہاتہہ پانو ہلاتا ہی تو اوسکا کہانا روا ہی اور ان تستقسموا بالازلام سی دلیل پکڑتی ہین کہ جوا اور نجوم اور رمل اور جو اوسکی مشابہ ہی حرام ہے اور بعضون نی جو احکام مین کہ قرعہ ہوتا ہی اوسکو بہی حرام کہا یہ قول مردود ہی **قولہ تعالی** یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُکَلِّبِیْنَ

تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ **ت** تجھسے پوچھتے ہین کہ اونکو کیا حلال ہے تو کہہ تمکو حلال ہین ستھری
چیزین اور جو سدہاؤ شکاری جانور دوڑانیکو کہ اونکو سکہاتی ہو جیسہ ایک جو اللہ نے تمکو سکہایا
سو کہاؤ اوسمین سے کہ رکہہ چہوڑین تمہارے واسطی اور اللہ کا نام لو اوسپر اور ڈرتی رہو اللہ سے
شتاب لینی والا حساب **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ طیبات سے ذبح مراد ہین اور ما علمتم سے معلوم
ہوا کہ جو شکاری جانور سدہایا ہوا ہو اوسکا شکار حلال ہی اور حماے مسلمانون کی اس سی معلوم
ہوا کہ جو مجوسی یا بت پرست شکاری جانور چہوڑے تو شکار .. حرام ہے اور جوارح سی شکار
جو پائی مراد ہین جیسی کتا یا چیتا یا عقاب اور جو ذی ناب ہو یا شکاری چڑیا جیسی جرہ اور
باز اور شاہین اور جو ذی مخلب ہو اور مذہب ابو حنیفہ کا ہی کہ جوارح جراحت سی
مشتق ہی اس صورت مین جراحت شرط ہی حلت کی اور مکلبین کی لفظ نے یہ فائدہ دیا
کہ جو جانور شکاریکو سکہلاوی اوسکو دخل بہت چاہیے تعلیم اور تادیب مین اور اس مقام مین معلوم ہوا
کہ جو شکاری جانور سدہایا ہوا نہو تو اوسکا شکار کہانا حلال نہین ہی اور کتی کا سدہانا یہ ہی کہ اوسکی
آواز سی شکار کہانا چہوڑ دی اور باز کا یہ کہ سدہانی والیکی بلانی سی یا چہڑکنی سی پہرا اور اوسکو
مما امسکن علیکم کی یہ معنی ہین کہ کہاؤ تم وہ شکار کہ جوارح تمہارے پاس اوسکو سالم لاوین اور کچہہ
اوس سی نکہایا ہو اس سی معلوم ہوا کہ جو کچہہ اوسمین سی کہایا تو اوس شکار کا کہانا روا نہین ہی
خواہ کتی وغیرہ کا لایا ہوا ہو خواہ باز وغیرہ کا یہ مذہب ہے اکثر فقہا کا اور بعضون کی نزدیک سالم
لانا شرط نہین ہی اور ہمارے نزدیک سباع بہائم مین شرط ہے نہ سباع طیور مین کیونکہ ایسی تادیب ضرب
ہوتی ہی اور طیور مین بسبب جثہ چہوٹی کی ضرب متعذر ہے بخلاف سباع بہائم اور واذکروا اسم
اللہ کی ضمیر ما علمتم کیطرف راجع ہی یعنی بسم اللہ کہو جب شکار پر انکو چہوڑو یا مما امسکن کیطرف

کیطرف بدعا یہ کہ بسم اللہ کہو اوسپر جب تمہارے پاس شکار آوے اور ارادہ ذبح کا کرو خلاصہ آیہ کا یہ ہے
کہ جو کسی نے کتے یا چرغ کو کسی شکار کے لئے چھوڑا وہ شکار کئی شرطوں سے حلال ہے ایک یہ کہ وہ شکاری مسلمان
یا کتابی کا سدھایا ہوا ہو دوسرے یہ کہ مجروح بھی کرے تیسرے یہ کہ اوسکے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہی تھی
کہ جو شکار اوسکے پاس نہ لاوے تو پھر اوسکو ذبح کرے اور جو زندہ نہ آوے تو چھوڑتے وقت کی بسم اللہ کافی ہے
اور جانور شکاری سدھایا نہ ہو یا شکار مجروح نہ ہو یا چھوڑتے وقت بسم اللہ نہ کہی یا اوس پاس شکار زندہ
آیا اور اوسے بے ذبح رکھا یا سدھائے کتے کی شریک ہوا دوسرا کتا غیر سدھایا یا وہ کتا کہ اوسپر بسم اللہ نہیں
کہی یا مجوسی کا کتا تو حرام ہوگا ایسے ہی تیر اندازیکا شکار اور دلیل ہے اس آیہ سے طیبات کا مباح
ہونا اور خبائث کا حرام ہونا معلوم ہوا اور پوچھا گیا کہ حیوان کو سکھانا اور اوسکو مصلحت کے لئے
زدوکوب کرنی روا ہے اور صید کا پکڑنا مباح ہے اور واذکروا اسم اللہ میں فقط ذکر نام خدا کا حکم ہے
اور اوسی پر مقتصر ہے اس سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ خدا کے نام کے ساتھ درود کا نہ کہے تو **قوله تعالی**
الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ
آج حلال ہوئیں تمکو سب چیزیں ستھری اور کتاب والوں کا کھانا تمکو حلال ہے اور تمہارا کھانا اونکو حلال ہے
ف تفسیر احمدی میں ہے کہ طعام سے مراد ذبائح ہیں اس قسم سے کہ ذبائح بعد کو ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان
اور کتابی کا ذبیحہ روا ہے اور بت پرست و مجوس کا ذبیحہ نہیں روا اور یہ شرط نہیں کہ ذابح مرد ہو بلکہ
ہر مسلمان اور کتابی کا ذبیحہ حلال ہے مرد ہو یا لڑکا یا دیوانہ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ بسم اللہ کا ضبط کہتے ہوں
اور جانتے ہوں جو نہیں تو البتہ نہیں حلال ہے **قوله تعالی** وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ اور اوس میں سے مت کھاؤ جسپر نام نہ لیا اللہ کا اور وہ گناہ ہے **ف** تفسیر
احمدی میں ہے کہ جو اللہ کا نام ذبیحہ میں ترک کرے تو مذہب مختلف ہیں ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ جو عمداً ترک
کرے تو ذبیحہ حرام ہے اور جو سہواً ترک کرے تو حلال ہے اور احمد بن حنبل نے کہا اور داود ظاہری نے

روایت ہی کہ حرام ہی عمداً ترک ہو یا سہواً **ف** اور حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کے دلکو اللہ کا نام کہنا کافی ہے
اور شافعی کے دلیل کا جواب شرح وقایہ مین ہے اور امام مالک کا مذہب اونکی کتب سی معلوم نہین ہوا اور کشاف
مین مذہب ہدایہ اور شرح وقایہ سے بوجہا جاتا ہے کہ موافق ہے احمد اور داؤد کے اور بیضاوی اور حسینی اور حاشیہ
سی معلوم ہوتا ہے کہ شافعی کے موافق ہین اور شیخ عصام نے لکہا ہی کہ ایک روایت مین ابو حنیفہ کے موافق ہین **قولہ**
تعالی وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰى اَزْوَاجِنَا وَاِنْ
يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ اِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ **ت** اور کہتی ہین
جو ان مویشی کی پیٹ مین ہو سو نرا ہمارے مرد کہاوین اور حرام ہی ہماری عورتونکو اور جو مردہ ہو
تو اوسمین سب شریک ہوین وہ سزا دیگا اونکو ان تقریرونکی وہ حکمت والا ہے خبردار **ف** موضح القرآن
ہی کہ ایک یہ مسئلہ بنایا تہا کہ جانور ذبح کیا اوسکی پیٹ مین سی بچہ نکلا اگر زندہ نکلی تو مرد کہاوین
اور عورتین نکہاوین اور مردہ نکلی تو سب کہاوین بی سند مسئلہ بنانا سخت گناہ ہے اسپر اونکو الزام دیا
ہماری دین مین مرد اور عورتکا کچہہ فرق نہین اگر زندہ نکلی تو ذبح کرکر حلال ہے بغیر ذبح مردار اور اگر مردہ نکلے
اور معلوم ہو کہ جان پڑ چکی تہی تو امام اعظم کی نزدیک حلال نہین ہی اور تفسیر احمدی مین ہے کہ اس
حکم مین دو وجہ ہین ایک یہ جیتا بچہ جانور کی پیٹ مین مردونکو حلال ہے اور عورتونکو حرام اور دوسرے
یہ کہ مردہ بچہ دونو کو حلال ہے اور اللہ کو یہ حکم ناپسند ہے شافعی کی نزدیک یہ حکم پہلی ہی وجہ کے ناپسند
اسی سی ہی کہ بچی مین شریک ہونا مرد اور عورتونکو اچہا جانا اور کہا ہی کہ مردہ بچہ حلال ہے مطلق اور ابو حنیفہ کہتے
ہین کہ یہ حکم دونو وجہ ناپسند ہے اسی سی حکم کیا کہ مردہ بچہ حرام ہے مرد اور عورت پر اور لکہتے ہین ثقہ علماء
کہ جو بچہ جانور کی پیٹ مین زندہ پایا تو ذبح سی بالاتفاق حلال ہوتا ہے اور جو مردہ پایا تو ابو حنیفہ کی نزدیک
حرام ہی اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک جو خلقت پوری ہوئی ہو تو حلال ہے اور ماں کی ذبح
ذبح ہی **قولہ تعالی** وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُولَةً وَّفَرْشًا كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا

تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِّنَ الضَّأْنِ
اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ
أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَ
مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ
أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ **ت** اور پیدا کئی مواشی مین لدنی والی اور بچھی کہاؤ اللہ کی رزق
مین سی اور مت چلو شیطان کی قدمون پر وہ تمہارا دشمن صریح ہی پیدا کئی آٹھ نر اور مادہ بھیڑ مین
سی دو اور بکری مین سی دو پوچھہ تو کہ دونو نر حرام کئی ہین یا دونو مادہ یا جو کہ پیٹ رہا ہے مادونکی
پیٹ مین بتاؤ مجکو سند اگر تم سچی ہو اور پیدا کئی اونٹ مین دو اور گائی مین سی دو پوچھہ تو دونو نر
حرام کئی ہین یا دونو مادہ یا جو پیٹ رہا ہی دونکی پیٹ مین **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ اسمین دلیل
ظاہر ہی صاحبین اور شافعی کی اسپر کہ جانور کی پیٹ کی بچی حلال ہین مردہ نکلین یا زندہ کیونکہ یہ لفظ
مطلق ہی اور دلیل ہی ابوحنیفہ کی اسپر کہ گھوڑا اور خچر اور گدہا حرام ہے کیونکہ چوپائی سی آٹھ ہی قسم حلال
کی ہین ان سی معلوم ہوا کہ انکی سوی حرام ہین اگر کوئی پوچھی کہ ہرن آٹھون کی سوی ہی اور
چوپائی مین سی ہی حالانکہ حلال ہی تو جواب اسکا یہ ہے کہ ہمارا کلام اون جانورونمین ہی کہ مانوس ہون اور گھر مین
رہتی ہون اور ہرن سوائی شکار کی اور طرح نہین پکڑی جاتی اور جاموس ظاہر عرب مین نہتا اس لئی اسکا
ذکر نہین ہی **س قوله تعالى** وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا
تَعْلَمُونَ **ت** اور گھوڑی بنائی اور خچر اور گدہی کہ اوپر سوار ہو اور رونق اور بناتا ہی جو تم نہین جانتی
ف تفسیر احمدی مین ہے کہ اس آیت سی کہا ہی ابوحنیفہ نی گھوڑی اور خچر اور گدہی کو حرام گردانا اس لئی کہ
منت کی مقام مین صادر ہی اور اللہ نے سواری اور زینت کا منت کہا ہم پر پوچھا گیا کہ انمین نعمت بڑی ہی
کیونکہ حکیم مطلق جل وعلا اعلی کی ادنی پر منت نہین کہتا اس سی معلوم ہوا کہ انکا کہانا بجا ہی **۵**

کتاب الاضحیہ قولہ تعالیٰ

یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ

ف اے ایمان والو آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اوسکے رسول سے ف تفسیر احمدی میں ہے کہ اسکی شان نزول میں بہت جھگڑے ہیں پر وہ جو مختار ہیں ایک یہ ہے کہ لوگوں نے عید الاضحیٰ کے دن قبل نماز اضحی کی ذبح کیا اس واسطے کہ عید میں صدقہ فطر کا نماز کے قبل مستحب ہے تب یہ آیت آئی اور حضرت نے حکم کیا کہ اور قربانی ذبح کرے اس سے معلوم ہوا کہ مصر میں نماز کے قبل ذبح جائز نہیں ہے پر دیہات میں درست ہے اور شافعی کے نزدیک جب بقدر نماز کے وقت گذرے تو ذبح جائز ہے اور دوسری وجہ یہ کہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ یہ آیہ اونکے حق میں ہے جو شک کے دن روزہ رکھے اور اکلیل میں ہے کہ ابن عباس نے کہا ہے کہ لا تقدموا یہ مراد ہے کہ خلاف قرآن اور سنت کے نہ کہو اور حسن نے کہا ہے کہ قربانی نکرو امام سے پہلے اس سے دلیل ہے کہ ذبح کرنا امام کے ذبح کے بعد چاہیے اور عموم آیہ سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ امر دینی میں تعجیل منع ہے اور دلیل ہے کہ شریعت کی اتباع سب کا مومنین چاہیے

قولہ تعالیٰ

وفدیناہ بذبح عظیم

ف اور اوسکا بدلا دیا ہمنے ایک جانور بڑا ف تفسیر احمدی میں ہے کہ اس سے ابو حنیفہ نے دلیل پکڑی ہے کہ جو کوئی اپنی لڑکی کی ذبح کی نذر کرے اوسکو بکری ذبح کرنا لازم ہے اور اکلیل میں ہے کہ ذبح کی تفسیر جدیثوں میں مینڈھا ہے اس سے الکیا نے دلیل لی ہے کہ قربانی میں بکری سے اونٹ افضل ہے

کتاب الکراہیہ قولہ تعالیٰ

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھا ھزوا

ف اور ایک لوگ ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تا بچلاویں اللہ کی راہ سے بن سمجھی اور ٹھہراویں اوسکو ہنسی ف بعضے کہتے ہیں کہ نضر بن حارث اعاجم کی کتابیں خرید کرکے لوگوں کو اوسکا حال بیان کرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمد عاد اور ثمود کا قصہ کہتا ہے میں رستم اور اسفندیار اور اکاسرہ کا قصہ کہتا ہوں اور بعضوں نے کہا ہے لڑکیاں گانے والی مول لیتے تھے جب اسلام کا ارادہ کرتا اوس سے کہتا کہ یہ اسلام

بہتر ہین اور لہو حدیث اگرچہ عام ہی ہر باتی لایعنی کو جیسی کہ اصل باتیں اور نقلی اعتبار قصہ بر قیاو
حمادیہ اور عوارف مین ہی ابن عباس اور ابن مسعود سی بقسمیہ کہتی ہین ہمنی حضرت سی سنا ہی اس سی راگ مراد ہی اور نزول
کی دوسری وجہ بہی موافق ہی اس سی دلیل ہی کہ راگ حرام ہی اور سورہ نجم مین ہی ما وانتم سامدون
قاضی بیضاوی نی کہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ تم راگ گاتی ہو اور عوارف مین عبداللہ بن عباس سی بقسمیہ ہی کہ
اوس سی مراد راگ ہی اور سورہ بنی اسرائیل مین واستفزز من استطعت منہم بصوتک فتاوی حمادیہ اور
عوارف مین مجاہد سی ہی کہ صوت سی مقصود تغنی اور مزامیر وغیرہ مراد ہی یہ تینون آیتین دلیل ہین کہ راگ مطلق حرام ہی
اور حدیثین صحیح معتبر اوسکی حرمت پر بہت ہین اور بعضی آیتین جیسی واذا سمعوا ما انزل الی
الرسول تری اعینہم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق اور قول اوسکا فبشر عباد
الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اور قول اوسکا تقشعر منہ جلود الذین یخشون
ربہم ثم تلین جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ دلیل ہی اسپر کہ قول کو سنکر بکا اور اشعار
ہوتا ہی اس سی راگ کی مباح ہونی کی بعضون نی نقل کی ہی اور بعضی آیتین نی اسی قبیل کی ہین ہر حال آیتین اور حدیثین
راگ کی حرمت اور اباحت مین متعارض ہین امر حق کی تحقیق کرنی ضرور ہی دو اصول کلی وضابطہ حاصل
ہوتی ہی ایک کہ جب مبیح اور محرم دونو متعارض ہون اوسوقت محرم پر عمل اولی ہی اور دوسری
یہ کہ جب دو حدیثون مین تعارض ہو ضرور ہی کہ صحابہ کی قول کیطرف رجوع کرین اور یہان حدیثون مین
تعارض ہی اور صحابہ کی قول راگ کی حرمت پر ہین ابن مسعود سی ہی کہ غنا دل مین نفاق اوگاتا ہی
اور فضیل بن عیاض نی کہا ہی کہ راگ افسون ہی زنا کا اور ضحاک سی ہی کہ راگ دل مین فساد ڈالتا ہی اور خدا
ناخوش ہوتا ہی اور ائمہ اربعہ بہی انکار فرماتی ہین عوارف مین ہی شافعی سی کہ راگ لہو مکروہ ہی باطل کی مشابہ
ہی جو اوسکی کثرت کری وہ سفیہ ہی اور مردود الشہادۃ اور مالک سی ہی کہ جو کوئی لونڈی مول لی
اور اوسکو راگ گانی والی پاوی مشتری کو پہنچتا ہی کہ اس عیب سی پہیر دی اور مذہب امام اعظم کا یہی کہ راگ سننا حرام ہی

غرضکہ راگ کی حرمت پر بہت مجتہدونکا اتفاق ہے یہانتک کہ پچاس یا ستر تک اونکی گنتی ہی اور
علماء شریعت کی متفق ہین مطلق حرمت پر پہر بعضون نی تفریق کی ہی کہ اہل کو روا ہی اور اہل وہ ہے
کہ جسکا دل زندہ ہو اور نفس مردہ اور صاحب طمع نہو اور اوسکو خلاف حق کیطرف پہیرے
اور شرط ہی کہ گانیوالا بہی اہل ہو اجرت کی نیت اور ریا و سمعہ نہو اور غیر اہل کی محلس مین نجاوے
یہ اکثر اونکو ہوتا ہی کہ جو عارف باللہ اور حضرت کے دوست اور شریعت کی تابع ہین اور کرامتین اور
خرق عادات کہتی ہین اور راگ کی وقت ذمی اور فاسق اور امرد کو اور عورتکو دخل نہین دیتی
اسطرح خاص لوگون کو حلال ہے اور جو اس زمانہ مین فاسق اور امرد اور طوائف وغیرہ جمع کرکی راگ سنتی ہین
اور حرص نفسانی سی مشغول ہوکر راگ والونکو فرین کرتی ہین اور بہت انعام دیتی ہین بڑا گناہ ہی اونکا
حلال جاننے والا کافر ہی یقینی اس فساد سی اس زمانہ کی اہل کو یہی فتوی دینا چاہیی **قولہ تعالی**
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ
فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ **ت** ای ایمان والو یہی جو شراب اور جوا اور بت
اور پاسی گندی کام ہین شیطان کی سو ان سی بچتی رہو شاید تمہارا بھلا ہو **ف**
اور مدارک مین ہی کہ میسر عرب کی یہان نام ہی دس تیرونکا اون مین سی جو سات ہی اونپر
خط کہنچی ہی اور حصہ مقرر ہی جیسی کہ فذ کا ایک حصہ تہا اور توام کی دو حصے اور رقیب
کی تین حصے اور حلس کی چار اور نافس کی پانچ اور مسبل کی چہہ اور معلی کی سات اور تین
خالی ہی کچہہ اونکا حصہ نتہا ایک منیح دوسرا سفیح تیسرا وغد ان سب کو ایک خریطہ
مین ڈال کر ہلاتی ہی پہر ہاتہہ ڈالکر کسی کی نام پر ایک تیر نکالتی ہی جس حصہ کا
تیر جسکی نام پر نکلتا وہ اوسی قدر پاتا اور جو بی حصہ والا نکلتا تو کچہہ نپاتا اور جوا اوسمین باقی
رہتا فقرا کو دیتی آپ نکہاتی اور بہت فخر سمجہتی اور میسر مین نرد اور شطرنج وغیرہ داخل ہے

داخل ہی اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ شطرنج اور نرد مین جو قمار ہو تو حرام ہے اور جو قمار نہو تو نرد بالاتفاق حرام ہی اور شطرنج ہماری نزدیک حرام ہے اور شافعی کی نزدیک مباح ہی بشرطیکہ نماز اور سلام مانع نہو خلاصہ یہ قمار کی ساتھہ جو لعب ہو وہ حرام ہے اور بدون قمار کی جسمین نص قطعی ہی وہ حرام ہے بالاتفاق اور جسکی دلیل مین شبہ ہوا وسمین اختلاف ہے اور شراب کی حرمت کا بیان کتاب الاشربہ مین مفصل ہوگا **قوله تعالی** فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین **ت** تو نہ بیٹھہ بعد نصیحت کی بی انصاف قوم کی ساتھہ **ف** تفسیر احمدیہ مین ہے ظالم عام ہی بدعت والا ہو یا فاسق ہو یا کافر انکی پاس بیٹھنا منع ہے صاحب ہدایہ نے کتاب الکراہیۃ مین کہا ہی کہ جو مسلمان دعوت کی مقام مین جاوے اور اوس مقام مین باز با راگ ہو اگر یہ حال اوسکو پہلی ہی سی معلوم ہے تو اوس مقام مین نجاوے اور جو نہین جانتا اور گیا تو اگر منع پر قادر ہو تو منع کری اور جو قادر نہو تو اگر ایسا ہی بزرگ ہی کہ لوگ اسکی اقتدا کرتی ہین چلا آوی اور کہانا نکہاوی اور اگر بزرگ نہین ہی تو اگر بازی وغیرہ دسترخوان مین ہے تو نہ بیٹھی اور جو ہاں سی دور ہو تو بیٹھنا اور کہانا اوسکا درست ہے **قوله تعالی** یا ایہا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنباء فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین **ت** ای ایمان والو اگر آوی تم پاس ایک گنہگار خبر لیکر تو تحقیق کرو کہین جا پڑو کسی قوم پر نادانی سی پہر کل کو لگو اپنی کئی پر پچہتانی **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی اس سے دلیل ہی کہ فاسق کی خبر واجب التوقف ہی اور عادل کی خبر گو ایک ہی ہو بلا توقف مقبول ہی اور خبر واحد کئی شرطون سی حدیث کی باب مین واجب العمل ہوتی ہی وہ یہ کہ مخبر مین اسلام ہو اور عدالت اور عقل اور ضبط فاسق اور کافر اور لڑکی اور معتوہ کی خبر واجب العمل نہین ہی پر غیر حدیث مین جیسی دین کی بات ہو مثلا کہانے کی

سنجیدہ شطرنج کھیلنے والا ... [illegible] ... فاسق کی خبر سے ... [illegible]

حلت یا حرمت کی خبر یا پانی کی طہارت یا نجاست کی خبر محمد کی نزدیک سامع کو تحری چاہئی اگر سچا جانی تو عمل کری اس سی ہی کہ جو پانی کی نجاست سی خبر دی اور سامع نی سچا جانا تو تیمم کری یا ایسا معاملہ ہو کہ جسمین الزام ہو جیسی وکالت یا اذن تجارت وہان عاقل کی خبر معتبر ہی عادل ہو یا فاسق لڑکا ہو یا بالغ کافر ہو یا مسلمان یا جو امین ہر طرح الزام ہو جیسی حقوق مومنون کی حقوق اوسمین عدالت اور لفظ شہادت اور اہلیت بالولایت معتبر ہی اور جو اوسمین ایک جہت سی الزام ہو اور ایک وجہ سی نہو جیسی وکیل کا تغیر کرنا یا ماذون کو اذن سی منع کرنا تو وہان شہادت کی دو چیزون سی ایک چیز معتبر ہی یا دو مرد یا دو عورتین اور ایک مرد یا ایک عادل ہو **قولہ تعالی** اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰہُ لِلنَّاسِ سَوَآءَنِ الْعَاکِفُ فِیْہِ وَالْبَادِ وَمَنْ یُّرِدْ فِیْہِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْہُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ **ت** جو لوگ منکر ہوئی اور روکتی ہین اللہ کی راہ سی اور ادب والی مسجد سی جو ہمنی بنائی سب لوگون کی واسطی برابر ہی اوسمین لگا رہنی والا اور باہر کا اور جو اوسمین چاہی پھری راہ شرارت سی اوسی ہم چکھاوینگی ایک دکھہ کی مار **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی کہ شافعی مسجد الحرام سی نفس مسجد مراد لیتی ہین اور حنفیہ مکہ مراد لیتی ہین اس صورت مین دلیل ہی کہ مکہ کی زمین بیچنا نجاہئی یہ ہی مذہب ابی حنیفہ کا خلاف شافعی کی اور صاحب ہدایہ نی نقل کیا ہی کہ مکہ کی گہر بیچنا درست ہی اور زمین مکروہ ابو حنیفہ کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک جسطرح بنا کی بیع درست ہی ویسی ہی زمین کی ہی اور کشاف وغیرہ مین ہی کہ مکی کی گہر بیچنا درست نہین ہی اوسمین نالسخ ہوا اور سعید بن جبیر سی ہی کہ الحاد فی الحرم سی احتکار مراد ہی **فصل** ستر عورت کا بیان ہی **قولہ تعالی** قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ

اخبار آحاد کی بیان مین
درم
ستر عورت کی بیان مین
قولہ قل للمومنین
دیکھنی اور کی یعنی

وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ
يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ
أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي
إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ
غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلٰى
عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ
وَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ **ت** کہدی ایمان والونکو
نیچی رکہیں ٹک اپنی آنکہیں اور تہامتی رہیں اپنی ستر اسمین خوب ستہرائی ہی انکی اللہ کو خبر ہی جو
کرتی ہین **فائدہ** تہامتی رہین ستر یعنی نہ کہستا کو کہین اپنا و کہاوین اوتہہری جو کرتی ہین
کفر کی رسم مین اسا کی قید نہی اور کہہ دی ایمان والیونکو نیچی رکہین ٹک اپنی آنکہین اور تہامتی ہین اپنی ستر
اور نہ دکہاوین اپنا سنگار مگر جو کہلی چیز ہے اوسمین سی اور ڈالین اپنی اوڑہنی اپنی گریبان پر اور نہ کہولین
اپنا سنگار مگر اپنی خاوند کی آگی یا اپنی باپ کے یا خاوند کی باپ کے یا اپنی بیٹی کی یا خاوند کی بیٹی کی
یا اپنی بہائی کی یا اپنی بہتیجو کی یا اپنی بہانجون کی یا اپنی عورتون کی یا اپنی ہاتہہ کی مال کی
یا کمیرون کی جو مرد کچہہ غرض نہین رکہتی یا لڑکون کی جنہون نے نہیں پہچانی عورتونکی بہید اور نہ مارین
اپنی پانوسی کہ جانا پڑی جو چہپاتی ہین اپنا سنگار اور توبہ کرو اللہ کی آگی سب ملکر ای ایمان والو شاید
بہلا پاؤ سلہ **ف** تفسیر احمدی مین ہے کہ پہلی اللہ نی مردونکو حکم کیا کہ یغضوا من ابصارہم یعنی ہر مرد کہ مردونکی
طرف ناف سے زانو کی نیچی تک دیکہنا حرام ہے اور محرما اور غیر کی لونڈی کو زیر ناف سی اور زانو تلک
اور پیٹ اور پیٹہ دیکہنا حرام ہے اور حرہ اجنبیہ کو جو شہوت کا ڈر ہو تو مطلقا دیکہنا حرام ہے اور جو شہوت کا

ڈر نہو تو چہرہ اور ہتھیلی اور قدم دیکھنا روا ہی اور قاضی اور گواہ کو اور اوسکو جو اوس سی نکاح یا خرید کا
ارادہ کری گو شہوت کا ڈر ہو چہرہ اجنبیہ کا چہرہ دیکھنا روا ہے اور طبیب کو بقدر ضرورت کی مقام کو دیکھنا اگرچہ
شہوت کا ڈر ہو روا ہے اور امرد کو بشہوت دیکھنا بھی حرام ہے حدیثوں سے ثابت ہی اور حفظ فروج سی مراد یہ ہے
کہ ذکر کو محفوظ رکھیں جماع سی اس سی زوجہ اور لونڈی مستثنی ہی اور بعضوں نی کہا ہے کہ زیر ناف
سی زانو کی نیچی تک چھپانا مراد ہے پھر عورتوں کو حکم کیا کہ یغضضن من ابصارهن یعنی
عورت کو محارم اور عورتوں کیطرف زیر ناف سے زانو کی نیچی تک دیکھنا حرام ہے اور اجنبی
مرد کیطرف جو شہوت کا ڈر نہیں رکھتی ہی تو ایسی ہی حکم ہی اور جو شہوت کا ڈر رکھتی ہو تو سارا بدن
دیکھنا حرام ہے اور یحفظن فروجهن سے یہ مراد ہی کہ اپنی فرج کو جماع بچاوین اس صورت مین
زوج اور مالک مستثنی ہین یا یہ کہ فرج کا ستر مراد ہو اس سی معلوم ہوا کہ عورت کو
اندھی یا دیوانی ہو مرد اپنی ستر کو اوس سی محفوظ رکھی اور مرد گو اندھا ہو یا دیوانہ ہو
عورت اپنی کو اوس سی محفوظ رکھی اور حدیث مین ہی کہ ابن ام مکتوم اندھی تھی آیۃ
حجاب کی اوترنی کی بعد ام سلمہ اور میمونہ کی پاس آئی حضرت نی دونو بیبیون کو پردہ کا
حکم کیا اور ابن مکتوم کی اندھاپن کا عذر قبول نفرمایا اور ولا یبدین زینتهن مین جو لفظ
زینت کی ہی اوس سی شافعی نی سرمہ اور زیور وغیرہ مراد لیا اس صورت مین معنی یہ ہین
کہ اجنبی کو اپنی سنگار نہ دکھاوین مگر جو خود بخود کھل جاوی کاموں کیوقت تو اندیشہ نہیں
جیسی انگلیونسی انگوٹھی یا آنکھہ سی سرمہ یا ہتھیلی سی خضاب اور ہماری نزدیک زینت کا محل مراد ہے
یعنی سر اور کان اور گردن اور سینہ اور دونو بازو اور ہتھیلی کہ وہاں تاج اور قرط اور قلادہ
اور حمیل اور کنگن اور گجری پہنتی ہین اور معنی یہ ہین کہ ان اعضا کو ظاہر نکرین پر جو
عضو کہ ضرورت سے کھلی رہتی ہین جیسی چہرہ اور ہتھیلی فقط اونکا کھولنا مضائقہ نہیں کیونکہ ان

فرجوں سے ستر

ان دونو عضو کی ستر مین گواہی اور محاکمہ اور نکاح وغیرہ مین حرج ہی اور صحیح یہ ہی کہ قدم کا
کھلنا سچا ہی بعضون کے نزدیک جائز ہی کہ عورت مرد اجنبی شہوت والی سی ان اعضا کو چھپا وے اور انکے
غیر اعضا سی چھپانا ضرور نہین ہی اور بارہ شخص مستثنی ہین بعضی تزویج کی سبب جیسی زوج کہ اوسکو
سارا بدن یا انکے فرج بی دیکہنا روا ہی اور بعضی اس لئی کہ عورت انکو اونکی اندر قت مین حاجت ہوتی
اور انسی فتنہ کا ڈر بی نہین ہی یا حرمۃ مصاہرۃ کی سبب جیسی زوج کا باپ اور بیٹا یا محرمیہ کے
سبب جیسی اسکی باپ اور بیٹی اور بہائی اور بہتیجی اور بہانجی یہ عام ہین محارم نسبی ہون یا محارم
رضاعی اور دادا باپ مین اور پوتا بیٹی مین داخل ہی اور چچا ماموں کا ذکر نہین ہی اس لیے
کہ محارم مین داخل ہین اور بعضون کی نزدیک مستثنی سی خارج ہین کیونکہ موضع زینت کا
دیکہین احتمال ہی کہ اپنی بیٹون سی کہین تو موجب فساد کا ہو اور بعضی اس جہت سی وہ مجلس ہین
جنکی طرف اشارہ ہی اور نسائہن سی اکثر اسپر ہین کہ نساسی مسلمان عورتین مراد ہین اس سے
بوجہا گیا کہ کتابیہ اور مجوسیہ اور وثنیہ کو دکہانا نہین روا ہی اور بعضون کے نزدیک عام ہی
اور صاحب مدارک نی خاص حرہ مراد لی ہی اس سی بوجہا گیا کہ غیر کی لونڈیکو بی زینت
دکہانی سچا ہی کیونکہ جو اوسکی لونڈی ہو تو اوسکا ذکر او ما ملکت ایمانہن مین ہی
یہ شافعی کی ایک قول مین اور امام مالک کی نزدیک عام ہی لونڈی ہو یا غلام اور ہمارے
نزدیک خاص لونڈیکو اس سی بوجہا گیا کہ ہماری نزدیک غلام کو سیدہ کا زینت کا
مقام دیکہنا حرام ہے تصریح ہی مدارک اور ہدایہ مین اور بعضون نے کہا ہی جو پرہیزگار ہی
تو اوس سے اظہار زینت چاہئی اور جو نہو تو نہین یہ جا ملکت کافرہ اور مسلمہ کو التباعم ہے
اور بعضی اس لئی کہ شہوت والی نہین ہین بڑی ہون یا لڑکی اور خصی اور مجبوب کو بعضون نے
بالتبعین غیر اولی الاربۃ مین داخل کیا اور ہمارے نزدیک نہین داخل اور ولا یضربن بارجلہن یہ منع ہی

کہ زمین پر پانو مار کر یا ایک پانو دوسری پر مار کی تنبیہ چلیں تو کو جہری کی جہنجہنی کی آواز معلوم ہو حضرت نے فرمایا ہی خدا ایسی لوگونکی دعا قبول نہیں کرتا ہی جو ایسی عورتونکو جہری پہناتے ہیں

کتاب الاشربہ قولہ تعالی ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا

ف اور میوون سی کہجور کی اور انگور کی بناتی ہو اوس سی نشا اور روزی خاصی **ف** تفسیر احمدی میں ہی کہ بعضون نی سکر سی شراب مراد لی ہی اوسکو کہتی ہین منسوخ ہی اور بعضون نے نبیذ مراد لی ہی اور نبیذ وہ کہ جو انگور اور منقی اور خرمی کا شیرہ پانی میں پکایا جاتا ہی یہان تک کہ دو ثلث جل جاتا ہی تب چہوڑ دیتی ہین یہ سخت ہوتا ہے شیخین کی نزدیک جبتک نشہ نہ کری حلال ہی اور رزق حسن سی سرکہ اور دوشاب اور خرما اور منقی مراد ہے اور شراب کی حق میں چار بار حکم ہوا پہلی یہ آیہ ارشاد ہوئی اس سی پوچہا گیا کہ مطلقا حلال ہے پہر حکم ہوا قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس اس سی معلوم ہوا کہ اوس میں گناہ ہی پہر حکم ہوا یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری اس سی معلوم ہوا کہ نماز کی وقت شراب حرام ہے اسکی بعد یہ آیہ آئی یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر اس سے صراحتا اوسکا حرام ہونا معلوم ہوا شراب کی ماہیت میں اختلاف ہے ہماری نزدیک انگور کا پانی جب جوش میں آ جاوی اور شدید ہو اور کف لاوی وہ شراب ہے پر صاحبین کی نزدیک قذف بالزبد شرط نہیں ہی اور ابو حنیفہ کی نزدیک شرط ہی اور فتوی اسی پر ہے اور بعضون کی نزدیک نام ہی نشہ والی چیز کا اور ہماری نزدیک شراب بعینہ حرام اور بعضونکے نزدیک نشہ کی سبب حرام ہے اور نجس ہی نجاست غلیظہ اوسکا حلال جاننی والا کافر ہی مسلمان کو اوسکی قیمت لینی حرام ہی اور نفع اوسکا حرام ہے اوسکی پینی والی کو حد واجب ہی گو نشہ نہ ہووی اور جو اوسکو پہیر کر دی اوسکی حرمت نہیں جاتی پر سرکہ بنانا اوسکا درست ہے ہماری نزدیک بخلاف شافعی

قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم

وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ف
اى ايمان والو نزديك نهو نماز كى جب تمكو نشا هو جبتك كه سمجهنى لگو جو كهتى هو اور نه جب نهانا هو
مگر راه چلتى هوئى جبتك كه غسل كرلو ف تفسير احمدى مين هى اس سى معلوم هوا كه تميز كرنا
بات مين حد هى حرمة نشه كى نماز كى ليى ابو يوسف كى نزديك يهى حد هى وجوب حد كى ليى اور
ابو حنيفه كى نزديك يهى حد خاص هى نماز كى حق مين اور وجوب حد كى ليى وه هى كه مطلقا كچهه نجانى
نه موزا نه بهيتا اور نه عورت نه مرد امام شافعى كى نزديك وجوب حد كى وه هى كه اوسكى چال اور حركات
مين اثر مستى كا معلوم هو يه سب كو رهى هدايه كى باب الاشربه مين ف١ اور كشاف و بيضاوى مين
هى كه نشه سى يهان نيند يا نعاس كا نشه مراد هى

كتاب الجنايات والديات

قوله تعالى وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا
خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ
اِلَّا اَنْ يَّصَّدَّقُوْا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَاِنْ
كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ وَكَانَ
اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ف اور مسلمانكا كام نهين كه مار ڈالى مسلمان كو مگر چوك كر اور جو
مار مسلمان كو چوك كر تو آزاد كرى گردن ايك مسلمان كى اور خون بها پهنچانا اوسكى گهر والونكو
مگر كه وه خيرات كرين پهر اگر وه تها ايك قوم مين كه تمهارى دشمن هين اور آپ مسلمان تها تو آزاد
كرنى گردن ايك مسلمان كى اور اگر وه تها ايك قوم مين كه تم مين اور اون مين عهد هى تو خون بها پهنچانا
اوسكى گهر والونكو اور آزاد كرنى گردن ايك مسلمان كى پهر جسكو پيدا نهو تو روزى هين دو مهينى لگاتار بخشوانيكو
الله سى اور الله جانتا سمجهتا هى ف موضح القرآن مين هى كه چوك كى صورت كئى هين ايك تو

کہ مسلمان کو کافرون مین امتیاز نکیا اور مار ڈالا ہر طرح خطا کی قتل مین دو چیزین لازم ہین ایک تو
آزاد کرنا بردہ مسلمان اور مقدور نہو تو روزہ دو مہینے کے متصل یہ اپنی تقصیر کا تدارک ہی اللہ کے
جناب مین دوسری خون بہا ادا کرنا اوسکی وارثون کو یہ اونکا حق ہے وہ اگر خیرات کر کر چھوڑ دین تو مختار ہین
سو اگر اوسکی وارث مسلمان ہین یا کافر ہین لیکن صلح رکھتی ہین تو ادا کرنا واجب ہے اور اگر کافر ہین اور
دشمن ہین تو واجب نہین خونبہا مذہب حنفی مین مسلمان کی دو ہزار سات سو چالیس روپیہ ہین تخمینا اور دیتی
آتی ہین قاتل کی برادری کو تین برس مین متفرق ادا کرین اور تفسیر احمدی مین ہی کہ خطا سی
مومن کو مارا یا ذمی کو اور مومن یا مسلمان نوستی ہی یا جہون سی کہ اپنی ایمان کو چھپاتا ہے
جو مومن کو مارا کہ وہ مسلمان کی ذیل مین سے ہی تو اوسکا حکم شروع آیہ مین ہی کہ ایک غلام آزاد کرنے
اور مقتول کی وارثونکو خونبہا دی پر جو مقتول کی وارث خونبہا معاف کرین تو فقط غلام آزاد کرنا
اوسپر واجب ہے اور کفارہ قتل مین غلام کا اسلام شرط ہی کافر غلام آزاد کرنا روا نہین اور اور کفارون مین
کافر بہی درست ہے کیونکہ قید ایمان کی منصوص ہی سواء اکلیل مین ہی کہ آیہ سی معلوم ہوا کہ مومن کو
قتل کرنے مین گناہ ہی اور جو خطا سی یہ حرکت ہوئی تو گناہ نہین اور الا ان یصدقوا سی
معلوم ہوا کہ اہل دیت کو ابرا روا ہے اور الی اهلہ سے بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ مقتول کی جورو
بہی دیت مین وارث ہوتی ہی کیونکہ وہ بہی اہل مین ہی اور بعضون نی حجت کی ہی کہ جو قاتل
مقتول کی اہل سی ہو تو وارث ہوتا ہے اور عموم آیہ شامل ہی امام کو بہی جو خطا سی کسیکو ماری اور عموم
سی بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ غلام کی قتل مین خونبہا اور کفارہ چاہیئے اور لڑکا اور دیوانہ جو قتل
کری تو اوسپر بہی کفارہ ہے اور جو قتل مین شریک ہو اوسپر کفارہ کامل ہے اور ابو حنیفہ نے
دلیل پکڑی ہی کہ مسلمان اور ذمی کا خونبہا برابر ہے یہودی ہو یا نصرانی یا مجوسی کیونکہ اللہ تعالی
دونو کی قتل مین کفارہ اور خونبہا مذکور فرمایا تو واجب ہی جسطرح کفارہ مین برابر ہین ویسی ہی

جو بہامین برابر ہون اور رقبۃ مومنۃ سے دلیل پکڑی ہی کہ وہ غلام مومنین سی لصف لصف آزاد کرنا نہین روا ہی اور دلیل ہی کہ ولدالزنا کا آزاد کرنا روا ہے اور آیہ مین ہی کہ جو غلام نپاوی تو دو مہینی پی درپی روزی رکھی اور جب کفارہ غلام آزاد کرنی یا روزی رکہنی پر موقوف ہوا تو اس سی بوجہا گیا کہ قتل کی کفارہ مین کہانا کہلانا نہین ہے **قولہ تعالی** یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ **ف** اے ایمان والو حکم ہوا تم پر بدلا برابر مارے گیو مین صاحب کی بدلی صاحب اور غلام کی بدلی غلام اور عورت کی بدلی عورت پہر جسکو معاف ہوا اوسکی بہائی کی طرف سی کچہہ ایک تو چاہیے مرضی پر چلنا موافق دستور کے اور پہنچانا اوسکو نیکی سی یہ آسانی ہوئی تمہاری رب کی طرف سی اور مہربانی پہر جو کوئی زیادتی کری بعد اسکی تو اوسکو دکہہ کی مار ہے اور تمکو قصاص مین زندگی ہی اے عقل مندون شاید تم بچتے رہو **ف** اور کتب کی لفظ سی دلیل ہی کہ عمد مین قصاص واجب ہے اس صورت مین رد ہی حجت شافعی کی کہ کہتی ہین قصاص اور دیت مین مقتول کی وارثون کو اختیار ہے اور فمن عفی لہ من اخیہ شیء کی دو وجہ ہین پہلی یہ کہ فمن عفی لہ سے قاتل اور من اخیہ سی مقتول کا ولی اور شی سے کرنا بعض خون کا یا عفو کرنا بعض ورثہ کا مراد ہے مدعا یہ کہ جو قاتل کو مقتول کا ولی کچہہ خون معاف کرے یا ورثہ مین سی بعض اپنا حصہ معاف کری تو واجب ہے کہ طالب قاتل کی اتباع کری اور مطالبہ جمیل اور قاتل اوسکو فوراً ادا کری اور دوسری یہ کہ عفی بمعنی اعطی ہو یعنی دیا گیا اور لفظ من سے مقتول کا ولی اور من اخیہ سے قاتل اور شی سے مال مراد ہو اور الیہ کی ضمیر راجع ہو من کی طرف معنی یہ ہین کہ جو مقتول کی ولی کو

تو جائز ہی حر کو عبد کی عوض قتل کرین یا مرد کو عورت کی عوض بخلاف شافعی کی ا ور النفس
بالنفس سے دلیل ہی کہ مسلمان ذمی کی عوض قتل ہو اور دوسرے کا بیان ہی العین بالعین اہل
فقہانی کہا ہی کہ جو کسی نی کسی کی آنکہہ مین ایسا مارا کہ روشنی جاتی رہی آنکہہ قائم ہی
اوسکی قصاص کی یہ صورت ہی کہ آئینہ کو گرم کرکی ضارب کی چہرہ پر ردی تر رکہہ کی آنکہہ کی مقابل
کری تو اوسکی روشنی جاتی رہتی طریقہ صحابہ کا ہی اور جو آنکہہ اوکہاڑ ڈالی تو قصاص نہین کیونکہ ضدا اور ملکہ
ہی کہ جب مماثلت باقی رہتی تو قصاص ہی اور جو برہنا ہو نہین اس صورتمین حفظ مماثلت دشوار ہی
اور جو کسیکی زمی ہی کہ کاٹ ڈالا تو اوسکا نرمہ بہی کاٹا جاوے اور جو بانسہ کاٹا تو اوسکی عوض
نہ کاٹا جاوے کیونکہ مماثلت کی حفاظت نہین ہوسکتی اور کان جسطرحسی کاٹا جاوے اوسکی عوض
مین قطع ضرور ہی کیونکہ یہان مماثلت محفوظ رہتی ہی ایسا ہی جو دانت اوکہاڑ ڈالا تو
اوسکی عوض دانت اوکہاڑ ا جاوے اور جو ریتے دیا تو ریتا جاوے کیونکہ حفظ مماثلت اسطرح
ہوسکتی ہی اسی ضابطہ سی فقہا نی کہا ہی کہ دانت کے سوا اور ہڈیمین قصاص نہین اور جو ہاتہہ کی
جوڑسی کاٹی تو اوسکی عوض مین قطع ہی اور جو نصف ساعد سی کاٹی تو قطع نہین ایسا
ہی پانو جوڑسی قطع کری تو قصاص ہی اور جو بیچ سی قطع کری تو قصاص نہیں اور زبان اور ذکر
قصاص نہین اور ابو یوسف کہتی ہین جو جڑ سی کاٹی تو قصاص ہی ہم کہتی ہین کہ ذکر منقبض اور منبسط
ہوتا ہی اوسمین مساوات کا اعتبار نہین ہوسکتا پر جو حشفہ سی کاٹی تو قصاص ہی کیونکہ قطع کا
موضع معلوم ہی اور جو تہوڑا حشفہ کاٹا اور تہوڑا ذکر تو قصاص نہین اور فمن تصدق
اشارہ ہی کہ جب ولی مقتول قصاص معاف کرین تو ساقط ہوتا ہی **کتاب الوصایا**

قولہ تعالی كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۨ
الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ فَمَنْ بَدَّلَهُ

بعد ما سمعه فانما اثمه على الذين يبدلونه ان الله سميع عليم فمن خاف
من موص جنفا او اثما فاصلح بينهم فلا اثم عليه ان الله غفور رحيم

ف حکم ہوا ہی تمپر جب حاضر ہو کسیکو تم مین سی موت اگر کچھ مال چھوڑی کہ دلوا مرا باپکو
اور ناتی والونکو دستور سی ضرور ہی یہ پرہیزگارونکو پہر جو کوئی اوسکو بدلی بعد اسکی کہ سن چکا
تو اوسکا گناہ انہین پر جنہون نی بدلا بیشک اللہ ہی سنتا جانتا پہر جو کوئی ڈرا دلوانی والی
کی طرفداری سی یا گناہ سی پہر اونمین صلح کروا دی تو اوسپر گناہ نہین البتہ اللہ بخشنی والا مہربان
ہی ف تفسیر احمدیہ مین ہی کہ جاہلیت مین باوجود سمعہ کی لئی مال پر وصیت کرتی اغنیا اور
بیگانون کی لئی اور اقربا اور ماباپ کو محروم چھوڑتی اس سی اللہ نے منع کیا اور ماباپ اور اقربا
کی لئی وصیت کا حکم کیا چنانچہ اوائل اسلام مین وصیت فرض تہی پہر منسوخ ہوئی بعضی کہتی ہین کہ میراث
کی آیہ سی اور بعضی کہتی ہین کہ اس حدیث سی لا وصیۃ للوارث اور بعضی کہتی ہین کہ
اجماع سی اب اگر وارث غنی ہون یا مال بقدر ہو کہ غنی ہو جائین گی تو غیر کی لئی تہائی حصہ
کم پر وصیت مستحب ہی جو یہ شرط ہو تو نکرنا افضل ہی اور تہائی حصہ سی زائد پر نہین اور جاری نہین
ہوتی اور امام زاہد نی کہا ہی کہ یہ آیہ اون لوگون کی حق مین ہی کہ والدین اونکی عبید تہی یا کافر
اور اقربا محجوب تہی اس لئی وصیت ہوئی اس صورت مین آیہ منسوخ نہین ہی اور امام فخر الاسلام
نی کہا ہی کہ آیہ وصیت کی منسوخ نہین اور آیہ میراث کی اوسکی بیان مین ہی اور وہ وصیت
کہ آیہ میراث مین مذکور ہی اور وصیت ہی یعنی مندوب اقل ثلث سی اسکی دلیل یہ ہی کہ
جب معرفہ نکرہ کر اعادہ ہوتا ہی غیر ہوتا ہی اول کا اور صاحب کشاف نی بی کہا ہی کہ آیہ
وصیت کی منسوخ نہین ہی وارث مین وصیت اور میراث دونو جمع ہوتی ہین موافق دونو
آیتونکی حکم کی ف اور حجت ابو حنیفہ پر یہ ہی کہ فرمایا ہی فمن بدله بعد ما سمعه اور

اور غیر وصیت پر قبضہ کرنا بدرجہ کمال تبدل ہی اور فمن خاف من موص جنفا
الآیۃ سے معلوم ہوا کہ جو موصی نے بے انصافی کی وصیت میں عمدًا یا سہوًا وصی یا حاکم یا وارث
او جو مطلع ہووے ایسی حیثیت اوسکو عدل سے جاری کری او جو ایسا کیا نہ ہوگا فمن بدلہ بعد ما سمعہ خاص تہی
اوسی وصیت کی حق میں کہ جو انصاف سی ہو اور معلوم ہوا کہ جو صلح کرواد ا بیچ میں
اور جو اونمین داخل ہوا گو حق میں زیادتی یا نقصان ہو رضا مندی سی تو رحمت ہی
اور معلوم ہوا کہ اجتہاد جائز ہی اور گمان غالب پر عمل کرنا درست ہے اور آیت سی بہی معلوم ہوا
کہ جو تہائی سی زیادہ وصیت کر گیا تو وصیت باطل نہیں ہی بخلاف اوسکی کہ جسنی کے بطلان
کا گمان کیا ہے جو وصیت زیادہ ہے اوسقدر البتہ باطل ہوگی

کتاب المیراث

قولہ تعالیٰ یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِیٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ج
فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَھُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ وَاِنْ کَانَتْ وَاحِدَۃً
فَلَھَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَیْہِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنْ
کَانَ لَہٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَہٗٓ اَبَوٰہُ فَلِاُمِّہِ الثُّلُثُ فَاِنْ
کَانَ لَہٗٓ اِخْوَۃٌ فَلِاُمِّہِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّۃٍ یُّوْصِیْ بِھَآ
اَوْ دَیْنٍ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعًا
فَرِیْضَۃً مِّنَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ○ ف اللہ کہہ رکہتا ہی تمکو
تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ برابر دو عورتوں کے پہر اگر نری عورتیں ہوں دو سی اوپر
تو اونکو دو تہائیاں جو چہوڑ مرا اور اگر ایک ہی تو اوسکو آدہا اور میت کی ماباپ کو ہر ایک کو
دونوں میں چہٹا حصہ جو چہوڑ مرا اگر میت کے اولاد ہی پہر اگر اوسکے اولاد نہیں اور وارث ہیں
اوسکی ماباپ تو اوسکی ماکو تہائی پہر اگر میت کی کئی بہائی ہیں تو اوسکی ماکو چہٹا حصہ پیچہے

وصیت کی جو دلوا مرایا قرض کی تمہاری باپ اور بیٹی تمکو معلوم نہین کون شتاب پہنچی
ہین تمہاری کام ہین حصہ باندہا اللہ کا ہے اللہ خبردار ہی حکمت والا **ف** موضح القرآن
مین ہی کہ اس آیہ مین دو میراثین فرمائین اولاد کی اور ما باپ کی اولاد اگر ملی ہین
مرد اور عورت تو مرد کا دوہرا حصہ عورت کا اکہرا اور اگر فقط عورتین ہین تو ایک کو
آدہا مال اور زیادہ ہون تو دو تہائی برابر بانٹ لیوین اور ما کا حصہ اگر میت کو اولاد
ہی یا بہائی بہن ہین ایک سی زیادہ تو چہٹا حصہ اور اگر دونون نہین تو تہائی ہے
اور باپ کا حصہ اگر میت کو اولاد ہی تو چہٹا حصہ اور اگر اولاد نہین تو عصبہ ہوا اور سب
کا مال اول اوسکی دفن اور کفن کو لگائی جو کچہہ بچی تو اوسکی قرض مین لگی جو کچہہ بچی
تو اوسکی وصیت مین ایک تہائی تک لگائی اوسکی بعد میراث کی حصہ ہین اور ان چیزون مین
عقل کا دخل نہین اللہ صاحب نی مقرر فرمائی وہ سب سی دانا ہے اور اکلیل مین ہی
کہ یہ آیہ اصل ہی فرائض مین دلیل پکڑی ہی جسنی کہ کہا ہی کہ بیٹی کی اولاد حکم
اولاد مین ہی بالاجماع اوسکو ترکہ دیا جاتا ہے اور بیٹی کی اولاد حکم اولاد مین نہین ہی
اور جب بیٹی اور بیٹا دونو ہون تب بیٹی کو دو تہائی اور بیٹی کو ایک تہائی چاہئی اور
جو تین لڑکیان یا زائد ہون اونکو دو تہائی اور جو دو لڑکی ہون اوسکا حکم قرآن
مین مذکور نہین ہی ابن عباس نی کہا ہی کہ آدہا چاہیئی کیونکہ دو تہائی کی دینی کی
لئی شرط کیا ہی اللہ نی کہ دو سی زیادہ ہون اور اور لوگون نی کہا ہی کہ دو تہائی
چاہیئی پہر اختلاف ہے کہ بعضون نی کہا ہی کہ یہ حکم حدیث سی ثابت ہے اور بعضون نی کہا ہی
کہ اخیافی بہائیون کی قیاس پر کہ وہ دو ہون یا تین یا زیادہ برابر ہین اور بعضون
کہا ہی علاتی بہنون کی قیاس پر ہی کیونکہ اونمین سی جو ایک ہوا اوسکو آدہا ہی اور دو کو

ہر دو کو دو تہائی اور ولابویہ الخ سی معلوم ہوا کہ ہر ایک کو ماں باپ سی چہٹا حصہ ہے جب میت کے
ولد ہو لڑکی ہو یا لڑکا بہت ہوں یا ایک اور اوسکی کوئی لڑکا نہو تو ماں کو ایک تہائی اور باپکو دو
تہائی اور ابن عباس نی فلامہ الثلث کی ظاہر سی دلیل پکڑی ہی کہ جب میت زوج اور ابوین یا زوجہ
اور ابوین چہوڑ مرا تو اوسکی ماں کو ثلث ہی اون کی ماں کی میراث باپکی میراث پر زیادہ ہوگی اور آیہ سے
معلوم ہوتا ہی کہ میت کا باپ جو موجود ہو تو ماں کی حصہ کی بعد مابقی بیوی میت کی باپکو
کچہہ نہیں رہے جو باپ موجود نہو ماں کی حصہ کی بعد اوسکا حصہ ہے اور بعضوں نی کہا ہی کہ باوجود باپکے
چہٹا حصہ بہائیوں کو جاتا ہی اور اخوۃ کی ظاہر سی بعضوں نے دلیل پکڑی کہ ماں کو محجوب اوسوقت کرینگے کہ تین
سی کم نہوں اور وسی کی ظاہر سے بھی دلیل پکڑی ہی کہ حاجب بہائی ہوتی ہیں بہن نہیں کیونکہ
اخوۃ کا اطلاق خاص مردوں پر ہی پر جمہور خلاف ان دونوں کی ہیں اور وصیت ذکر میں مقدم ہے
دین پر اس سے بعضوں نی دلیل پکڑی ہی کہ ترکہ میں وصیت بھی مقدم ہی دین پر اسکا یہ جواب ہے
کہ وصیت ذکر میں اس لیے مقدم کیا تا اوسکی اجرا میں لوگ سستی نکریں اور عموم وصیت سے دلیل پکڑی
ہی بعضوں نی کہ وصیت جائز ہے قلیل پر ہو یا کثیر پر یہاں تک ساری مال پر بھی ہو اور جائز ہے
وارث کی لیے گو وہ حربی ہو یا ذمی اور من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین کی لفظ سے دلیل ہی
کہ قرض منع کرتا ہی وارثکو ترکہ کی ملک سے اور بعضوں نی دلیل پکڑی کہ دین حج اور دین زکوۃ کا
میراث پر مقدم ہے کیونکہ قول اوسکا او دین عام ہے **قوله تعالى** ولكم نصف ما ترك
ازواجكم ان لم يكن لهن ولد فان كان لهن ولد فلكم الربع مما تركن من بعد وصية
يوصين بها او دين ولهن الربع مما تركتم ان لم يكن لكم ولد فان كان لكم ولد
فلهن الثمن مما تركتم من بعد وصية توصون بها او دين ؕ **ف** اور تمکو آدہا مال جو
چہوڑ مریں تمہاری عورتیں اگر نہو اونکو اولاد پہر اگر اونکو اولاد ہے تو تمکو چوتہائی مال جو چہوڑ گئیں بعد وصیت کے

یہ بہی سمی ہین ماں اور اسی کو بہن ہی سی این ہین

جو وہ کر مرین یا قرض کی اور عورتونکو چوتہائی مال جو چہوڑ مرو تم اگر نہو تمکو اولاد پہر اگر تمکو اولاد ہی تو انکو آٹہوان حصّہ جو کچہہ تمنی چہوڑا بعد وصیت کی جو تم دلوا مرو یا قرض کی **ف** موضح القرآن مین ہی کہ یہانتک مرد اور عورت کی میراث فرمائی عورت کی مال مین مرد کو آدہا ہی اگر عورت کو اولاد نہین اور اگر اولاد ہی اس مرد سی ہو یا اور تو مرد کو چوتہائی اور اسی طرح مرد کی مال مین عورتکو چوتہائی اگر مرد کو اولاد نہین اور اگر اولاد ہی عورت کو آٹہوان حصّہ ہی ہر جنس مال مین نقد یا جنس سلاح یا زیور یا حویلی یا باغ باقی عورت کا مہر میراث سی جدا قرض مین داخل ہی اور اکلیل مین ہی کہ جو کو زوج کی مال مین چوتہائی یا آٹہوان ہی خواہ ایک زوجہ ہو خواہ بہت اور زوج کو ولد زوجہ کا محجوب کرتا ہی آدہی سی بلکہ اسوقت چوتہائی دین گی لڑکا ہو یا لڑکی اسی خاوند سی ہو یا اور سی اور ایسا ہی زوجہ کو ولد زوج کا محجوب کرتا ہی چوتہائی سی بلکہ اوسوقت آٹہوان حصّہ دین گی وہ ولد اسی زوجہ سی ہو یا اور سی اور فان کان لکم ولد سی ابن عباس نی دلیل پکڑی ہی کہ ولد کا ولد حاجب نہین ہوتا **قولہ تعالی** وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِی الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصٰی بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ غَیْرَ مُضَآرٍّ وَصِیَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَلِیْمٌ **ف** اور اگر جس مرد کی میراث ہی باپ بیٹا نہین رکہتا یا عورت ہی اور اوسکا ایک بہائی ہی یا بہن تو دونو مین ہر ایک کو چہٹا حصّہ پہر اگر زیادہ ہوئی اوس سی تو سب شریک ہین ایک تہائی مین بعد وصیت کی جو ہو چکی ہی یا قرض جب اوروں کا نقصان نکیا یہ کہ رکہا اللہ نی اور اللہ سب جانتا ہی تحمل والا **ف** موضح القرآن مین ہی کہ یہان میراث فرمائی بہائی بہن کی سو باپکی وزنگی

بیان میراث بہائی بہن اخیافی کا یعنی ماں کی طرف سی

کہ اصول اور فروع حاجب ہوتی ہیں لازم ہی اوسکو جو ایک بہن ہی تو چہٹا حصہ ہی اوسکا اور ایسا
اور سعد بن ابی وقاص کی قراءت ہی ولہ اخ او اخت من ام اور جو دو بہن یا زیادہ ہوں تو ایک
تہائی حصہ ہی زیادہ نہین اوسمین مرد اور عورت برابر ہین غیر مضار یعنی مراد یہ کہ تہائی کی
زیادہ پر وصیت گناہ کبیرہ ہی **قولہ تعالی** ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان
والاقربون والذین عقدت ایمانکم فاتوھم نصیبھم ان اللہ کان علی کل شیء
شھیدا **ف** اور ہر کسی کی ہمنی ٹہرادئی وارث اوس مال مین جو چہوڑ جاوین ماباپ اور قرا
بتی اور جنسی قرار باندہا تمنی اونکو پہنچا دو انکا حصہ اللہ کی روبرو ہی ہر چیز **ف**
اور اکلیل مین ہی کہ موالی سی ابن عباس نی عصبہ مراد لی اور والذین عقدت ایمانکم
کا حکم منسوخ ہی ایہ اولوا الارحام بعضھم اولی ببعض سی چنانچہ بخاری وغیرہ نی ابن عباس سی اخراج
کیا ہی اور جو ابو حنیفہ نی اس ہی موالاۃ کی وارث پر حجت پکڑی ہی غیر صحیح ہی اور حسن نی
کہا یہ ایہ اوس صورت مین ہی کہ جو کوئی کسی کی لئی وصیت کرجاوی پہر جسکی لئی وصیت کی ہی اوسکی مرنی
قبل مرگیا اور موصی نی حکم کیا کہ موصی لہ کی وارثون پر وصیت جاری ہو اور ابن مسیب نی کہا
ہی کہ یہ ایہ وصیت مین ہی نہ میراث مین **قولہ تعالی** یستفتونک قل اللہ یفتیکم
فی الکلالۃ ان امرؤا ھلک لیس لہ ولد ولہ اخت فلھا نصف ما ترک
وھو یرثھا ان لم یکن لھا ولد فان کانتا اثنتین فلھما الثلثان مما ترک
وان کانوا اخوۃ رجالا ونساء فللذکر مثل حظ الانثیین یبین اللہ
لکم ان تضلوا واللہ بکل شیء علیم **ف** حکم پوچہتی ہین تجہسی تو کہہ اللہ
حکم بتاتا ہی تمکو کلالہ کا اگر ایک مرد مرگیا کہ اوسکو بیٹا نہین اور اوسکو ایک
بہن ہی تو اوسکو پہنچی ادہا جو چہوڑ مرا اور وہ بہائی وارث ہی اس بہن کا اگر نہ ہی

اگر ہی اوسکو بیٹا پہر اگر ہنین دو بہون تو اونکو پہنچی دو بہائی جو کچہہ چہوڑ مرا اور اگر ایسی شخص ہین
اس ناتی کی مرد اور عورتین تو مرد کو دو برابر حصہ عورتکا بیان کرتا ہی اللہ تمہاری واسطی
کہ نہ بہکو اور اللہ ہر چیز سی واقف ہے ف موضح القرآن مین ہی کہ کلالہ کہ معنی ہمارا ضعیف
بہان فرمایا اوسکو جسکی وارثون مین باپ اور بیٹا نہین کہ اصل وارث وہی ہین تو اوسکو وہ سگی
سگی بہائی بہن کو بیٹا بیٹی کا حکم ہی سگی نہون تو یہی حکم سوتیلونکا نری ایک بہن کو آدہا
اور دو کو دو تہائی اور ملی ہوئی بہائی بہن تو مرد کو حصہ دوہرا عورتکو اکہرا اور جو نری بہائی
ہون تو اونکو فرمایا کہ وہ بہن کی وارث ہین یعنی حصہ مین معین نہین وہ عصبہ ہین فائدہ
اگر بیٹی ہو اور بہن ہو تو حصہ بیٹی کو اور بہن عصبہ ہے یعنی حصہ دارون سی بچی سو وہ لی
اکلیل مین ہی قتادہ سی کہ ابو بکر صدیق نے خطبہ مین فرمایا کہ پہلی سورہ نسا مین باپ اور بیٹی
کی حقمین حکم ہی پہر زوج اور زوجہ اور ماں کی اولاد کی حق مین ارشاد ہے پہر آخر سورہ مین سگی
بہائی بہن کی حق مین حکم ہی پہر سورہ انفال کی اخیر مین اولو الارحام کی حقمین ارشاد ہے

قوله تعالیٰ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ **ت**

اور ناتی والی آپسمین حقدار زیادہ ہین ایک دوسری کی اللہ کی حکم مین **ف**
موضح القرآن مین ہی کہ ناتی والا اگرچہ پیچہی مسلمان ہوا یا ہجرت کر آیا پہلی ناتی والی مسلمان
مہاجر کا حقدار ہی یعنی میراث وہی لیگا اگرچہ رفاقت قدیم اور دوستی ہی اکلیل مین ہے اس سے
دلیل پکڑی ہی جو ذوالرحم کو وارث گردانتا ہے اور ابن فرس نی کہا ہی اس سی دلیل پکڑی ہی
اوسنی جو کہتا ہی کہ جنازہ کی نماز مین والی حق پہلی ہی **المتفرقات قوله**
تعالیٰ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا **ت** وہی ہی جسنی بنایا تمہاری
واسطی جو کچہہ زمین مین ہی **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ لکم کا لام انتفاع کی معنون پر ہے

اس سے دلیل ہے کہ جس چیز میں نفع ہووے اصل میں مباح ہے یہ مذہب ہے کرخی اور ابو بکر رازی
اور بعض حنفیہ اور شافعیہ اور سب معتزلہ کا اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ایسی چیزیں اصل میں حرام ہیں
کیونکہ جو مباح ہوئی تو سب آدمی جاہل اور غیر مکلف ہوئے **قولہ تعالیٰ** وَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا **ت**
اور اوس سے ظالم کون جسنے منع کیا اللہ کی مسجدوں میں کہ پڑھے وہاں نام اوسکا اور
دوڑا اونکی اجاڑنیکو **ف** اکلیل میں ہے کہ رازی نے کہا ہے کہ ذمی کو مساجد آنے سے
منع کریں اور جو وہ مسجدوں میں جاویں مسلمانونکو چاہیئے کہ وہاں سے نکال دیویں **قولہ تعالیٰ**
وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ
اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ **ت**
اور جب آزمایا ابراہیم کو اوسکے رب نے کئی باتوں میں پھر اوسنے وہ پوری کی فرمایا
تجکو کرونگا سب لوگونکا پیشوا بولا اور میری اولاد میں نے کہا نہیں پہنچتا میرا
اقرار بے انصافونکو **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ یہ کلمات دس ہیں پانچ سر میں
بال مونڈانا یا کترانا اور موچھ کترانی اور منہہ میں پانی ڈالنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور
مسواک کرنا اور پانچ سارے بدن میں بغل کے بال اوکھاڑنا اور ناخن کٹانا اور ناف کے نیچے بال مونڈانا اور
پانی سے استنجا کرنا اور ختنہ کرنا حضرت ابراہیم پر فرض تھے اور ہم پر سنت سر کے بال مونڈانا یا کترانا
مردوں کو علی سبیل التخییر سنت ہے اور عورتونکو نہیں درست ہے پر ایام حج میں کترانا اونکو اور موچھ کترانی اوپر
ہونٹھ کے مقابلہ سے سنت ہے اوسکے چھوڑنے میں بڑا عذاب ہے اور منہہ میں اور ناک میں پانی ڈالنا
اور مسواک کرنی مرد اور عورت کو ہر وضو میں سنت ہے اور بغل کے بال اوکھاڑنا اور
زہار کے مونڈنا سنت ہے اور چالیس دن کے بعد بلکہ وہ ہے اور ناخن کٹانا ہر جمعہ کو ہفتہ میں چاہیے

مستحب ہی اور پانی سی استنجا او سوقت سنت ہے کہ نجاست مخرج درہم کے مقدار بڑہی جو بڑہ گئی تو واجب ہے
اور ختنہ مردونکا سنت ہے اور ابو حنیفہ نی اوسکی مدتمین توقف کیا ہی اور بعضون نی کہا ہے
کہ بارہ برس تک اکثر مدت ہی اور عورتکو ختنہ مضائقہ نہین اور اہل سنت نے کہا ہی کہ امام
کی لفظ اگر اپنی معنی مستعار پر ہو تو ظالم کافر مراد ہے کیونکہ کافر ظالم مطلق ہی اور اگر امام نبی مراد ہے
ہی تو ظالم اپنی معنی اصلی پر ہی اس صورت مین بوجہا گیا کہ انبیا گناہون سی معصوم ہین
کیونکہ جو گناہ ہی وہ ظلم ہی اور اکلیل مین ہی کہ کلمات سے مناسک حج مراد ہے اور بعضون نی یہ سب
مذکورات مراد لی اور جمعہ کا غسل زیادہ کیا ہی اور رازی کی قول سی معلوم ہوا کہ عہد نبوت
مراد ہی **قولہ تعالیٰ** وَلَا تَأْكُلُوٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا
بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ
بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ **ت** اور نہ کہاؤ مال ایک دوسری کی آپس مین ناحق
اور نہ پہنچاؤ اونکو حاکمون تک کہ کہا جاؤ کاٹ کر لوگون کی مال مین سی مارے گناہ کی اور تمکو
معلوم ہی **ف** تفسیر احمدی مین آیا ہے کہ اس سی جہوٹی گواہی یا جہوٹی قسم یا صلح کرنا باوجود اسکی
کہ جسکی لئی حکم کیا ہی اوسکو ظالم جانتا ہے اس صورتمین حکام سے حکام شریعت مراد ہین جیسی قاضی اور مفتی اور
سلطان اور حاصل یہ ہی کہ جو تم جانتی ہو کہ فی الحقیقت دعوی مین اور گواہ لانی اور سوگند اور صلح
مین باطل ہین اور ظاہر تقریر سچی ہے تو اوس مالکو نہ لو اور نہ کہاؤ اوسمین دلیل ہی کہ ایسا مال کہانا حرام ہے
اور جو قاضی جہوٹی گواہی پر حکم کری ظاہر مین جاری ہو گا پر باطن مین نہین ہی یہی مذہب شیخین اور
شافعی کا بخلاف ابی حنیفہ کے کہ اونکی نزدیک ظاہرا اور باطنا جاری ہو گا اور بعضون نی کہا ہے
حکام سی حکام ظالم مراد ہین مدعا یہ کہ ظالمونکو رشوت دیکر آدمیونکا مال فساد اور غلبت
اور جعل خوری سی کہاؤ حرام ہی اور بعض فتاوی سی معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی حافظ ہو نکا جلیس اور رفیق ہو

اس سبب سے کسی سے کچھ لیکر اوسکی زبانی پر شہادت ہوا اور کسی اور مسلم کا ضرر نہ ہو تو بعضوں کی نزدیک
جائز ہی اور ہدایہ میں ہے کہ ظلم کی دفع کی لیے رشوت دینا روا ہے اور اکلیل میں ہے کہ اس سے معلوم
ہوتا ہی کہ بے وجہ شرعی مال کہانا حرام ہے اور رشوت حرام ہے اور ناحق لڑائی کرنا حرام ہے
مجاہد نے آیۃ کی تفسیر میں کہا ہی کہ لڑائی مت کرو جو تم اپنے کو ظالم جانتے ہو اور پوچھا گیا کہ حاکم
ظاہر اسباب پر حکم کریں اپنے کاموں پر ثواب پاتا ہی یہ واقع میں نہیں **قوله تعالى**
يسئلونك عن الاهلة قل هي مواقيت للناس والحج وليس البر بان تأتوا
البيوت من ظهورها ولكن البر من اتقى وأتوا البيوت من ابوابها واتقوا الله
لعلكم تفلحون **ف** پوچھتے ہیں چاند کا نیا نکلنا تو کہہ یہ وقت ٹہری ہیں لوگوں کے
اور واسطے حج کی اور نیکی یہ نہیں کہ گہروں میں آؤ چہت پر سے لیکن نیکی وہ ہی کہ جو کوئی ڈرتا رہے
اور گہروں میں آؤ دروازوں سے اور اللہ سے ڈرتے رہو شاید تم مراد کو پہنچو **ف** اکلیل میں ہے
کہ اس سے معلوم ہوا کہ مہینے شرعی ہلالی ہیں نہ عددی اور حنفیہ نے اس سے دلیل پکڑی ہی
کہ سال بہر حج کا احرام باندہنا جائز ہی اور حقیقت میں دلیل حنفیہ کی نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر
ایسا ہی ہوتا تو ہلال کی حاجت کیا تھی اور ہلال کی حاجت فقط اسی لیے ہی کہ حج مخصوص
ہو جاوے اشہر معلوم میں **قوله تعالى** الرجال قوامون على النساء بما فضل الله
بعضهم على بعض وبما انفقوا من اموالهم فالصالحات قانتات حافظات
للغيب بما حفظ الله واللتي تخافون نشوزهن فعظوهن واهجروهن في
المضاجع واضربوهن فان اطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا ان الله كان
عليا كبيرا وان خفتم شقاق بينهما فابعثوا حكما من اهله وحكما
من اهلها ان يريدا اصلاحا يوفق الله بينهما ان الله كان عليما خبيرا **ف**

ت مرد حاکم ہین عورتون پر اسواسطے کہ بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر اور اسواسطے
کہ خرچ کیے اونہون نے اپنے مال پھر جو نیکبختین ہین سو حکم بردار ہین خبرداری کرتیان پیٹھ پیچھے
اللہ کی خبرداری سے اور جنکی بدخوئی کا ڈر ہو تمکو تو اونکو سمجھاؤ اور جدا کرو سونے مین اور مارو پھر اگر کہا مانین تمہارے
حکم مین تو مت تلاش کرو اونپر راہ الزام کی بیشک اللہ ہے سب سے اوپر بڑا اور اگر تم لوگ ڈرو کہ وہ
آپسمین ضد رکھتے ہین تو کھڑا کرو ایک منصف مرد والون مین اور ایک منصف عورت والون مین سے
اگر یہ دونو چاہین گے صلح تو اللہ ملاپ کر دیگا اونمین اور اللہ ہے سب جانتا خبر رکھتا ف موضح القرآن مین
ہے کہ اللہ نے مرد کا درجہ اوپر بنایا تو عورتکو حکم برداری چاہیے اور اگر ایک عورت بدخوئی کرے
تو مرد پہلے درجے سمجھاوے دوسرے درجے جدا سووے لیکن اوسی گھر مین پھر آخر درجے مارے لیکن ایسا کہ ضرب نہ پہنچے
اور اکلیل مین ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ عورتکو نکلنا منع ہے کیونکہ نکلنا نفقہ کی تلاش کو ہے
چاہیے جب مرد پر نفقہ ہوا تو حاجت نکلنے کی نرہی اور پوچھا گیا کہ جو مرد عورتکی نفقہ سے عاجز ہو
تو وہ عورت پر حاکم نہین اس صورتمین جو اوسکو دلایت منع خروج کی ہے ساقط ہوئی اور بعضون نے
دلیل پکڑی ہے کہ جب مرد عورتکی نفقہ سے عاجز ہو تب فسخ نکاح جائز ہے کیونکہ اب وہ قوام نہین رہا
اور نکاح کی غرض مقصود سے نکل گیا اور بعضون نے دلیل پکڑی ہے کہ عورتکو امامت عظمی کی ولایت نہین درست ہے
کیونکہ اللہ نے مردونکو عورت پر حاکم کیا اب جائز نہین کہ عورت مرد پر حاکم ہو اور والاتی تخافون
نشوزھن آیہ مین عورتکی ادب دینے کا بیان ہے یعنی جو بدخوئی کا ڈر ہو اینطور کہ اوسکی
علامات پائی جاوین تو اونکو سمجھاؤ اور اللہ کی عذاب سے ڈراؤ جو نمانے تو جدا کرو سونے مین
یعنی ایک بستر مین نسووین اور جو سووین تو مرد عورت کیطرف پیٹھ دیکر سووین اور صحبت نکرے یہ روایت
ابن عباس کی ہین اور عکرمہ نے کہا ہے کہ جدائی سے یہ مراد ہے کہ نہ بولین یہ کہ صحبت نکرین اور اگر نمانین
تو مارنا روا ہے پر جو اطاعت کرتی ہو تو مارنا روا نہین ہے اور ابن ابی حاتم نے علی ابن عباس کی طرف سے نکالا ہے

وان خفتم الآیۃ اون مرد اور عورت کی شان مین ہی کہ آپسمین کچھہ فساد ہی اللہ نی حکم کیا
ایک شخص مرد کی طرفسی اور ایک عورت کی طرفسی مقرر ہو وہ دیکھین کون گنہگار ہی جو مرد ہو تو
اسکو نفقہ کی لئی سند کرین اور عورتسی علیحدہ کہین اور جو عورت ہو تو خاوند کی لئی سند کرین اور
نفقہ موقوف رکہین پہر جب ان دونون کی رای عورت اور مرد کی ملاپ یا بگاڑ پر متفق ہو وہ جاوی ہی
بصلاح دیکہی دونون مین ملاپ ہو اور ایک دونون سی راضی ہی اور دوسرا ناراض پہر کوئی مر گیا جو را
تہا وہ ناراض کا وارث ہوگا اور ناراض راضی کا وارث ہوگا اور فابعثوا کا خطاب حکام سی ہی
اور سدی سی روایۃ ہے کہ زوجین سی اول صورتسی بعضون نی دلیل پکڑی ہے کہ دونو منصف حاکم کی
طرفسی ہین جو چاہین طلاق یا غیر طلاق کا حکم کرین جنکی رضا شرط نہین ہے اور دوسری صورتسی
بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ دو منصف زوجین کی وکیل ہین رضا زوجین کی شرط ہی اور حسن اور قتادہ
نی کہا ہی کہ منصفون پر ملاپ کروانا واجب ہے اور طلاق کا اختیار انکو نہین ہی کیونکہ اسکا کر
اللہ نی نہین کہا **قولہ تعالیٰ** واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا
وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب و
الصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم **ت**
او بندگی کرو اللہ کی اور ملاؤ مت اوسکی ساتھہ کسیکو اور ماباپ سی نیکی اور قرابت والوسی اور یتیمو
اور فقیرونسی اور ہمسایہ قریب سی اور ہمسایہ اجنبی سی اور برابر کی رفیق سی اور راہ کی مسافر
اور اپنی ہاتہہ کی مال سی **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیۃ مین بیان ہی سب حقوق کا
عبودیۃ کی حق چار ہین عہد کو پورا کرنا موجود پر راضی ہونا حدود کو نگاہ رکہنی نہونی پر صبر کرنا
اور والدین کی حق دو قسم ہین ایک قسم حیات مین جیسی نفقہ دینا اور کلام مین ادب کرنا اور
خبر مین کہ موافق شرع کی ہی اطاعت کرنی اور دوسری قسم بعد موت کی ہی جیسی اونکی لئی

والدین اور دوسری لوگون کی حقوق کا بیان

جیسی اونکی لئی دعا کرنی رحمت کی اور استغفار پڑہنا اور ایسی ہی لڑکونکی حق ہین والدین پر
گو یہان اللہ نی بیان نہین فرمایا پر حدیثون مین یون لکھا ہی کہ ساتوین دن عقیقہ کرنا
اور ناپاکی اوس سی دور کرنی اور چھٹی برس ادب سکہانا اور ساتوین برس محرمات سی علیحدہ
سولانا اور تیرہوین برس نماز کی لئی مارنا اور سولہوین برس شادی کر دینی جب یہ ادا کر
ہاتھہ پکڑکر کہی کہ تجکو مینی ادب سکہایا اور شادی کر دی اب پناہ مانگتا ہون دنیا
مین تیری فتنہ سی اور آخرت مین تیری عذاب سے اور ایسی ہی حق اوستاد شاگرد
اور شاگرد کی اوستاد پر اور شیخ کی طالب پر اور طالب کی شیخ پر بلکہ اوستاد اور شیخ
باپ سی افضل ہی تو ادب و نگاہ زیادہ چاہیی اور اقربا دو قسم ہین ایک وہ جو قرابت
مین اقربا ہون دوسری وہ جو دوستی مین اقربا ہون اقربا کا حق یہ ہی کہ اونپر
بخشش کری سلام کی اور کینہ اور حسد نکری گو کوئی معاملہ مین نزاع ہو گئی ہو اور جب اور قبیلہ
کی لوگ اوسپر غلبہ کرین عین نزاع مین اوس سی ملین پر دوستی کی اقربا مقدم ہین اقربا قرابت پر
اور یتیم اور مسکین کا حق یہ ہی کہ اونپر مہربانی اور احسان کری اور سوال سی اونکو غنی کری اور جو
کوئی اونپر ظلم کری تو اوسوقت مدد کری اور یتیم کی مال کو نکہاوی کیونکہ یہ حرام نص سی ثابت ہے
اور جار ذی القربی وہ ہمسایہ ہے کہ جو اوسکی گہر سی قریب ہو یا ہمسایہ بھی ہو اور نسبیا دین مین بھی
اتصال ہو اور الجار الجنب وہ ہے کہ جسکا گہر دور ہو یا وہ کہ جسسی کچہہ قرابت نہو اور بعضون نی
کہا ہی کہ جار جنب وہ ہی کہ جسکا گہر گہر سی ملا ہو اور حدیث مین ہی کہ ہمسایہ تین طرح کی ہین ایک وہ کہ جسکو
تین حق ثابت ہین ایک حق ہمسائگی کا دوسرا حق قرابت کا اور تیسرا حق اسلام کا اور دوسرا
وہ کہ دو ہی حق ہین حق جوار اور حق اسلام تیسرا وہ ہے کہ جسکو فقط حق جوار ہے کافر ہو جیسی مشرک
اور اہل کتاب ہمسایہ کی حد چالیس گہرون تک ہی اور ہمسایہ کی حق مین کیا اپنی دل و [illegible]

کہ اوسکی گہر سی بیجا باہر نہ جاوی اور اوسکی پر نالی اور ناحق ان کو منع نکری اور کہانی اور پینی کپڑی
مین فرو موشی نکری اور رنج اور غم مین مدد کری جو کہلانیکی طاقت ہو تو کہلاوی نہین تو بکنی کا نشان
جیسی چوری ان وغیرہ ظاہر نکری اور صاحب بالجنب سی اگر زوجہ مراد ہی تو اوسکا یہ حق ہی کہ نفقہ
دی اور کپڑی اور گہر اور جو ایک سی زیادہ ہون تو رعایت نوبت کی کری اور نماز اور روزہ
اور طہارت اور حیض اور نفاس اور استحاضہ کی حکم سکہلا دی اور غیرت کہ غیر محرم کو اپنی گہر مین
آنی ندی اور دہمکاتا رہی تو اوس سی غالب ہو اور عورتونکو اوسی کی خواہش پر چہوڑی خصوصاً اونکی مالیات مقدمہ
مین اور جو حق زوج کی زوجہ پر ہوتی ہین گو اونکا ذکر آیہ مین نہین ہی پر بیان کیا چاہیی وہ یہ کہ اگر
دینی امور وغیرہ مین اوسکی اطاعت کری اور بغیر اوسکی حکم کی کسیکو کوئی چیز ندی اور اوسکی گہر سی باہر نکلی
اور جب وہ ارادہ کری وطی کا تو یہ اپنی نفس کو اوس سی باہر نرکہی وقت ممنوع مین یا مکان مکروہ مین
اور صاحب بالجنب سی اگر رفیق اور یار مراد ہی تو اوسکی حقوق یہ کہ اوسکی مدد کری اور اوسکا عیب نکری
اور سکہا دی اور نصیحت کری اور اوسکی گناہ اور لغزش کو معاف کر اور حیات مین دعای خیر کری اور موت
کی بعد اوسکی لئی استغفار کری اور اوسکی اولاد اور اہل پر احسان کری اور ابن السبیل سی اگر مسافر
غریب الوطن مراد ہی تو اوسکی حقوق قریب ہین حقوق مسکین اور یتیم سی اور اگر مہمان مراد ہی کہ جو بطلب آیا
تو حق اوسکا یہ کہ اوس سی نرمی کا کلام کری اور ایسی خدمت کری کہ راضی ہو اور حتی المقدور اچہا
کہانا کہلاوی تین دن تک ایسی ہی کری پہر مختار اور لونڈی اور غلام کی حق یہ ہین کہ اونکو کہلاوی
جو آپ کہاوی اور پہناوی جو آپ پہنی اور طاقت سی زیادہ کام نلی اور اونپر عذاب نکری اور حق
مالک کی غلام پر یہ ہین کہ اطاعت کری اور تابع اوسکا ہو کر رہی اور فجر سی عشا تک اوسکی خدمت مین
رہی سوای اوقات نماز اور روزی کی اور موضح القرآن مین ہی کہ صاحب بالجنب سی وہ مراد فرمائی کہ جو ایک
کام مین ساتہہ شریک ہو جیسی ایک استاد کی دو شاگرد یا ایک خاوند کی دو نوکر قولہ تعالی

قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا ﴿ ت ﴾ اللہ تمکو فرماتا ہی کہ پہنچاؤ امانتین امانت والونکو اور جب حکم کرنی لگو لوگونمین تو حکم کرو انصاف سے اللہ اچہی نصیحت کرتا ہی تمکو اللہ ہی سنتا دیکہتا

ف تفسیر احمدیہ مین ہی کہ یہ آیہ عام ہی سب امانتون اور مکلفون کو اوس سی بہت مسئلہ ودیعت اور عاریت کی نکلتی ہین ایک یہ کہ مستعیر امانت کہانی کی مالک نہین رکہتا ہی اور دوسرے یہ کہ جو امانت کو مالک کی گہر تک پہنچایا اور مستعار نفیس جیسی جواہر وغیرہ کو مالک کی گہر تک پہنچایا حقیقت مین تسلیم نہین بلکہ تسلیم وہ ہی کہ خود مالک کو دے اس سی معلوم ہوا کہ جو امانت یا مستعار نفیس مالک کی تک پہنچائی اور تلف ہو گئی تو اوسکا ضمان لازم ہے اور جو مستعار غیر نفیس مالک کی گہر تک پہنچائی یا مستعار گہوڑ یکہ مالک کی اصطبل تک پہنچایا تو تسلیم ہی اور تیسرے یہ کہ ادا کرنے کے دینے مین مالک اور امانت رکہنے والی کا حاضر ہونا شرط نہین ہے اور ان تحکموا بالعدل دلیل ہی کہ ہر حکم پہ عدل واجب ہے امام ہو یا قاضی یا حاکم اور ہر چیز مین واجب ہے دعوی ہو یا گواہی مانگنا یا سوگند اجنبی سی معاملہ ہو یا قربت سی اور اکلیل مین ہی کہ مالکیہ نی عموم آیہ دلیل پکڑی ہی اس پر کہ جو حربی امان لی کی دار الاسلام مین آیا اور کسی پاس امانت رکہی پہر مر گیا یا مارا گیا واجب ہے کہ امانت کو حربی کی اہل کو دیوین اور جو مسلمان دار الحرب مین حربی کی مال سی کچھ لیا اور نکل آیا اوسکا وفا کرنا واجب ہے **قولہ تعالیٰ** وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَسِيْبًا ﴿ ت ﴾ اور جب تمکو دعا دیوے کوئی تو تم بہی دعا دو اوس سی بہتر یا وہی کہو الٹکر اللہ ہی ہر چیز کا حساب کرنیوالا

ف تفسیر احمدیہ مین ہے کہ اس سی معلوم ہوا کہ جو ایک جماعت نے سلام کیا اوسکا جواب بایں مقدار کہ وعلیکم السلام فرض ہے اور اس سی زیادہ کہنا بہتر

ورحمة الله وبركاته کہنا افضل ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ سلام کر نیوالا جو مسلم ہی تو ان الفاظ کہنا افضل ہی اور جو ذمی ہی تو اوسکا پہیرنا چاہی اور نخعی سی روایت ہی کہ ذمی سی جب غرض ہو تو ابتداءً اوسپر سلام کری اور ابو حنیفہ سی ہی کہ ابتداءً مطلقاً نچاہی ابو یوسف سی ہی کہ سلام اور مصافحہ کچہہ نچاہی جب اون پاس کوئی جاوی کہی السلام علی من اتبع الهدی اور جو دنیا کی مصلحت کی لئی ہو اوسکی حق مین مضائقہ نہین ولائق ہی کہ مرد اپنی عورت اور حلبی والا اپنی ہونی پر اور سوار پیادہ پر اور گہوڑی کا سوار گدہی والی پر اور بڑا چہوٹی پر اور کم بہت پر سلام کری اور جو شطرنج یا نرد کہیلتا ہو یا اپنی حاجت مین بیٹھا ہو یا کسی عذر ہیہ ہو حمام یا اور مقام مین ابو یوسف سی ہی کہ اوسپر سلام نچاہی اور خطبہ مین یا جب قرآن پڑہتی ہی یا حدیث کی روایت ہو یا علم کا ذکر ہو یا اذان یا اقامت ان صورتون مین نچاہی ۲۵ **قوله تعالی** وَلُوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ۝ **ف** اور لوط کو بہیجا جب کہا اپنی قوم کو کیا کرتی ہو بیحیائی جسکو تم سی پہلی نہین کیا کسی نی جہان مین **ف** تفسیر احمدی مین ہی یہ آیۃ اگرچہ قوم لوط کی قصہ مین ہی پر فائدہ ہی کہ امت سابق کی شریعت کو جب الله اور رسول نی بیغیر انکار کی فرمایا ہی تو وہ ہماری لئی شریعت ہی اس سی لیل لوطہ کی حرمت پر ہماری نزدیک اوسمین حد نہین ہی پر تعذیر ہی اور جب بعضون کی نزدیک حد ہی جلانا اور بعضون کی نزدیک ڈوبا دینا اور بعضون کی نزدیک اونچی سی گرا کر پتہر مارنا اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک حد اوسکی مثل حد زنا کی اور دلیلین جانبین کی کتاب الحدود مین مذکور ہو چکی ہین **قوله تعالی** الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ

لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ف وہ جو تابعدار ہوئی ہین اس رسول کی جو نبی امی ہی جسکو پاتی ہین لکہا ہوا اپنی پاس توریت اور انجیل مین بتاتا ہی اونکو نیک کام اور منع کرتا ہی بری سی اور حلال کرتا ہی اونکی واسطی پاک چیزین اور حرام کرتا ہی اونپر ناپاک اور اوتارتا ہے اونسی بوجہہ اونکی اور پہانسیان جو ان پر تہین سو جنہون نی یقین لائی اور اوسکی رفاقت کی اور مدد کی اور تابع ہوئی اوس نور کی جو اوسکی ساتہ اوترا ہی پہنچی مراد کو ف تفسیر احمدی مین ہے کہ طیبات سی وہ مراد ہی جو ہوئی حرام چیزین وغیرہ یا وہ جو شریعت مین حلال ہی جیسی وہ ذبیحہ کہ جن پر اللہ کا نام لیا گیا اور جسکا کسب حرام سے خالی ہو اور خبائث وہ مراد ہین کہ جو آیہ انما حرم علیکم کی تحت مین ہی یا وہ جو حکم مین خبیث کی ہو جیسی سود کہانا اور رشوت لینی اس مین دلیل ہی کہ سوای مچہلی کی دریائی اور جانور حرام ہین کیونکہ وہ خبیث ہین اس صورت مین رد ہی شافعی پر جو قائل ہین کہ سب جانور دریائی حلال ہین اور قاضی بیضاوی کی آیہ ہے یہ اصر اور اغلال دونو سی تکالیف شاقہ مراد ہے اکثرون نی دونون مین فرق کیا ہی صاحب کشاف نی کہا ہی کہ اصر وہ جو توبہ کی عوض قتل نفس کرنی اور اغلال وہ جو اونکی شریعتون مین شاقہ تہی جیسی قتل مین فقط قصاص ہونا اور دیت اور عفو کا مشروع نہونا اور خاطی کی عضو کاٹنا اور نجاست کے مقام کو کاٹنا آدمی کا چمڑا ہو یا کپڑا اور لوٹ کو جلا دینا اور سنیچر کی حرمت رکہنی اور امام زاہد نی کہا ہی کہ اونکو نماز فرض ہوتی اور جو تہائی مال مین زکوۃ دینی اور سنیچر کی حرمت کرنی اصر ہی اور خاطی کی عضو کاٹنی اغلال ہے اور بعضون نی کہا ہی کہ زمین تمام نجاست سی پاک نہ ہوتی اور فقط مسجد مین نماز روا ہوتی اور روزہ مین کہانا اونکی جماع حرام ہونا اور سونیکی بعد کہانا حرام ہونا اور نیکی کی جزا ایک ہی ہونا اور اغلال خلاف ہی سوا خبائث کبیر حرام ہین لعن اصر اور اغلال معاف ہوئی قوله تعالی وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ

اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي
الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ‌ ت ‌ اور نہ مارو جان جو منع کی اللہ نی مگر حق پر اور
جو مارا گیا ظلم سی تو ہمنی دیا اوسکی وارث کو زور سو وہ نہ بڑہ جاوی خون پر اوسکو
مدد ہوتی ہی ‌ ف ‌ تفسیر احمدی مین ہی کہ حق تین چیز سی ہوتا ہی یا مرتد ہو یا قتل عمداً یا محصن سی
زنا ہو اور آیہ مین دلیل ہی کہ ولی کو قصاص لینا چاہیی عصبات کی ترتیب کی موافق اور جسکا
ولی نہو اوسکا بادشاہ ولی ہی اور صاحب مدارک نی کہا ہی کہ ظاہر آیہ سی دلیل ہی اس پر کہ حر اور
عبد اور مسلم اور ذمی کی درمیان مین قصاص چاہیی کیونکہ نفس ذمی اور عبد کا بھی محرم ہی ‌ ع
قولہ تعالیٰ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ
اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ‌ ت ‌ اور حکم بھیجا ہمنی موسی کو
اور اوسکی بھائی کو کہ ٹہراؤ اپنی قوم کی واسطی مصر مین سی گہر اور بناؤ اپنی گہر قبلہ کیطرف
اور قائم کرو نماز اور خوشخبری دی ایمان والونکو ‌ ف ‌ تفسیر احمدی مین ہی کہ یہ آیہ دلیل ہی
اسپر کہ گہر مین مسجد کر لینی مشروع تہا اسکو مسجد البیت کہتی ہین اوسکو مسجد جماعت کا حکم نہین
ہی اس لئی روا ہی وطی اور بول اور براز اوس گہر کی اوپر کہ جسمین مسجد ہی اور مسجد کی کوٹہی
پر نہین روا ہی ہدایہ کی شرح مین ہی کہ نوافل مسجد البیت مین مستحب ہی حضرت اور جمہور سلف
نفل اور سنت رواتب خصوصاً فجر کی سنت اور شب جمعہ کو وتر گہر مین کرتی تہی ‌ **قولہ تعالیٰ**
وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ‌ ت ‌ اور نہ
زور کرو اپنی چھوکریون پر بدکاری کی واسطی اگر وہ چاہین قید سی رہنا کہ کمایا چاہو اسباب دنیا
زندگانی کا اور جو کوئی اونپر زور کری تو اللہ اونکی بیبسی پیچہی بخشنی والا مہربان ہی ‌ ف

ف موضح القرآن میں ہی کہ لونڈیوں سی بدکاری کروانی مال کمانی کو بڑا وبال ہے خواہ خوش ہون خواہ وہ ناخوش ہون ناخوشی اور زیادہ وبال سب ناپاک ہی ور ناخوشی مین لونڈی گناہ سے

قولہ تعالی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْکُمُ الَّذِیْنَ مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْکُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَکُمْ مِنَ الظَّهِیْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّکُمْ لَیْسَ عَلَیْکُمْ وَلَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْکُمْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْکُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا کَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمْ اٰیٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ **ت** ای ایمان والو پر وانگی مانگ کر اوین تم مین سی جو تمہاری ہاتھہ کا مال ہین اور جو نہین پہنچی تم مین عقل کی حد کو تین بار فجر کی نماز سی پہلی اور جب اوتار رکھتی اپنی کپری دوپہر مین اور عشا کی نماز سی پیچھی یہ تین وقت کہلنی کی ہین تمہاری کچھ گناہ نہین تم پر نہ اون پر اونکی پیچھی پھرا ہی کرتی ہو ایک دوسری پاس یون کہول کہول دیتا ہی اللہ تمہاری آگی باتین اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا اور جب پہنچی لڑکی تم مین عقل کی حد کو تو ویسی پروانگی لین جیسی لیتی رہی ہین وسی اگلی یون کہول سناتا ہے اللہ تمکو اپنی باتین اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا

ف تفسیر احمدی مین ہی کہ لڑکی بالغ کو ہر وقت اذن چاہیی اور مدعا یہ ہے کہ پروانگی لینی مین خوب احتیاط کری آدمی اس سی غافل ہین سعید بن جبیر سی ہی کہ لوگ آیات استیذان کو منسوخ کہتی ہین قسم خدا کی کہ منسوخ نہین ہی لوگون کی سستی ہی اکلیل مین ہی کہ یہ بعضون کی نزدیک منسوخ ہی اور بعضون کی نزدیک محکم پر اس صورت مین حکم اوسکا مستحب ہی یا واجب اور سعید بن جبیر سے کہ ماملکت ایمانکم سی عام مراد ہے لونڈی ہو یا غلام اور آیہ سی بوجھا گیا کہ سونیکا وقت عشا کی نماز کی

۹ کما استاذن

اور فجر کی قبل اور ظہر کی وقت اس سے معلوم ہوا کہ اور وقتوں میں جیسے عشا کی قبل اور فجر کی بعد نا
مکروہ ہی اور یہ دلیل ہی کہ خلوت میں عورت کا کشف درست ہے اور روا اذا بلغ الاطفال
الآیۃ سعید بن مسیب نے کہا ہی کہ اولاد بالغ والدین کی پاس بی اجازت نجاوی قولہ
تعالی وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ
يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ف اور جو بیٹھ رہی ہیں تمہاری عورتوں میں جنکو توقع نہیں بیاہ کی او نپر
گناہ نہیں کہ اوتار رکھیں اپنی کپڑے یہ نہیں کہ دکھاتی پہریں اپنا سنگار اور اوس سے بی
بچیں تو بہتر ہی اونکو اور اللہ سب سنتا جانتا ف موضح القرآن میں کہ یعنی بوڑہی عورتیں
گہر میں بوڑہی کپڑے وہی ہیں تو درست ہے اور پورا یہ وہ رکہیں اور بہتر ہی لجہ قولہ تعالی
لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا
عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ
أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ
أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَهُ
أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا فَإِذَا
دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً
طَيِّبَةً كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ف نہیں اندہی
پر کچھ تکلیف اور نہ لنگڑے پر تکلیف اور نہ بیمار پر تخفیف یعنی جو تکلیف کی کام ہیں
وہ اونکو معاف ہیں جہاد اور حج اور جمعہ اور جماعت اور ایسی چیزیں اور نہیں تکلیف تمکو
کہ کہا لو اپنی گہر سے یا اپنی باپ کی گہر سے یا اپنی ماں کی گہر سے یا اپنی بہائی کی گہر سے

یا اپنی بہن کی گہر سی یا اپنی چچا کی گہر سی یا اپنی پہوپہی کی گہر سی یا اپنی ماموں کی گہر سی
یا اپنی خالہ کی گہر سی یا جسکی کنجیوں کی مالک ہوئی ہو یا اپنی دوست کے گہر سی نہیں گناہ تم پر کہ کہا لو مل کر
یا جدا پہر جب جانی لگو کبہی گہروں مین تو سلام کہو اپنی لوگوں پر نیک دعا ہی اللہ کی ہان سی برکت کی
ستہری یوں کہولتا ہی اللہ تمہاری آگی باتین شاید تم بوجہ کہو ف موضح القرآن یعنی
کہ یعنی اپنانت کی علاقون مین کہانیکی چیز کہ ہر وقت پوچہنا ضرور نہین نہ کہانیوالا انکا جاب کرکے
نہ کہروالا دریغ کری مگر عورت کا گہر اگر اوسکی خاوند کا ہی اوسکی مرضی چاہی اور ملکر کہا و جدا
یعنی اسکی تکرار دلمین نہ کہو کہ کسنی کم کہایا یا کسنی زیادہ سب نے ملکر کہا یا سب نی ملکر کہایا اور اگر
ایک شخص کی مرضی نہو پہر ہرگز درست نہین کسیکی چیز کہانی اور تقید فرمایا سلام کا اپسکی ملاقات
مین اس سی بہتر دعا نہین جو لوگ اسکو چہوڑکر اور لفظ ٹہراتی ہین اللہ کی تجویز سی اونکی تجویز
بہتر نہین ف اور مدارک مین ہی بدوت خالاتکو کی تحت مین کہ یہ گر جدو کا اذن دلالۃ
ثابت ہی کچہہ اذن لینی کی حاجت نہین ہی اور مفاتح کی ملک سی وکالت یا نگہبانی مراد ہی
یعنی جو وکیل یا نگہبان ہو خزانہ کا تو بقدر ضرورت اوسکو اوس سے کہانا درست ہے اور بعضون نی
کہا ہی کہ اوماملکتم مفاتحہ سی غلاموں کی گہر مراد ہین کیونکہ وہ مملوک ہوتی ہین اونکی گہر
کوئی چیز بی اذن بی لینا روا ہے اور صدیقکم سی یہ مراد ہے جو یار سچا ہو اوسکی گہر سی بغیر اذن کہانا
درست ہے پر اس زمانہ مین چونکہ بخل غالب ہے اس لئی اذن کہا بہین چاہی اور بعضی انصار کا
معمول تہا کہ جبتک مہمان نہ آتا تب تک نکہاتی اوسکی دفع حرج کی لئی حکم ہوا لیس علیکم
جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا اور فاذا دخلتم بیوتا سی اگر بیوت مذکورہ مراد
تو انفسکم سی اہل مراد ہین دین کی یا بعض قرابت کی اور اگر بیوت خالی یا مسجد مراد تو نفس کی
معنی حقیقی ہی کیونکہ جب خالی گہر یا مسجد مین ہو تو سنت ہے کہ کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین

قوله تعالی والشعراء یتبعهم الغاون الم تر انهم فی کل واد یهیمون
وانهم یقولون ما لا یفعلون الا الذین امنوا وعملوا الصالحات و
ذکروا الله کثیرا وانتصروا من بعد ما ظلموا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون **ت** اور شاعروں کی بات پر چلی وہی جو براہ ہیں **فائدہ** تو نہیں دیکھا کہ وہ
ہر میدان میں سر مارتی پھرتی ہیں اور یہ کہ وہ کہتی ہیں جو نہیں کرتی مگر یقین لائی اور کیں نیک کام
اور یاد کی اللہ کی بہت اور بدلا لیا اس پیچھے کہ ان پر ظلم ہوا اور اب معلوم کریں گے ظلم کرنے والے کس کروٹ
الٹتی ہیں **فائدہ ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ جب شعرا کا بیان ہوا کہ یہ اوصاف رکھتے ہیں تو
عبد اللہ بن رواحہ اور حسان بن ثابت کہ صحابہ تھے اور مشرکوں کی ہجو میں اشعار کہتے ڈرے کہ ایسا نہو
کہ وہ بھی ان صفتوں سے موصوف ہوں اور حضرت پاس آئے تب آیۃ الا الذین امنوا الآیۃ
نازل ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا گناہ ہے پر جو شعر کہ اللہ اور رسول کی مدح میں ہو
یا مشرکوں کی ہجو میں یا ہجو میں تو درست ہے اور اکلیل میں ہے کہ ان آیات سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا
اور مدح یا ہجو میں بہت مبالغہ کرنا برا ہے اور زہد اور آداب اور مکارم اخلاق میں شعر کہنا
روا ہے **قوله تعالی** ان الله عنده علم الساعة وینزل الغیث ویعلم ما فی
الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض
تموت ان الله علیم خبیر **ت** اللہ جو ہے اوس پاس ہے قیامت کی خبر اور اوتارتا ہے
مینہ اور جانتا ہے جو ہے ماں کی پیٹ میں اور کوئی جی نہیں جانتا کیا کرے گا کل اور کوئی جی
نہیں جانتا کس زمین میں مرے گا تحقیق اللہ ہی سب جانتا ہے خبردار **ف** تفسیر احمدی میں ہے
کہ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی ان پانچوں کی علم کا دعوی کرے وہ جھوٹا ہے اور منجم جو خبر غیب
کی بتلاتا ہے وہ ستاروں سے اور طالع کی نظر کرتا ہے اور قاعدہ ہے کہ جو سے دلیل سے جو ہے جانی ہے غیب نہیں ہے

الحمد للہ کہ یہ کتاب مستطاب مسمی تفسیرات الاحکام
ساتھ اختتام کے پہنچی

تتمہ خاص الاکلیل سے بیان ہر آیۃ کی تحت مین کتاب پر حوالہ کرنیکی حاجت نہین کتاب
الایمان وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا
ف اور کوئی جی مر نہین سکتا بغیر حکم اللہ کی لکھا ہوا وعدہ ف اس سے معلوم ہوا کہ اجل زیادہ
ہوتی نہ کم اور جو کوئی مارا جاتا ہے وہ اپنی موت سے مرتا ہی قولہ تعالیٰ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا
مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَآ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مِنْ شَیْءٍ ت ای بیٹو نہ داخل ہوجیو ایک دروازے سے اور پیٹھیو کئی دروازوں سے جدا جدا
اور مین نہین بچا سکتا تمکو اللہ کی کسی چیز سے ف اس سے معلوم ہوا کہ چشم بد کی تاثیر حق ہی
اور خدا کے حکم سے کوئی نہین بچ سکتا قولہ تعالیٰ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ف
پھر کھڑی کرین ہم اونکی واسطے قیامتکی دن تول ف اس سے بعضون نے لیکر کہا ہی کہ کافرونکی اعمال
تولی نجائینگی وزن فقط مومنون کو مخصوص ہے قولہ تعالیٰ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ
يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ت دعا اونکی جسدن اوس سے ملینگی سلام ہے ف ابن مسعود سے ہے
کہ جب ملک الموت روح کی قبض کی لئی آتا ہی مومنون سے کہتا ہی کہ رب تمہارا تمکو سلام کہتا ہے
قولہ تعالیٰ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ف اور جب چھپا کر
کہی نبی نے اپنی عورت سے بات ف ابن ابی حاتم نے میمون ابن مہران سے اخراج کیا کہ حضرت نے فرمایا ابو بکر و عمر
بعد میری خلیفہ ہونگی اس سے خلافت شیخین کی ثابت ہے کتاب الوضوء
قولہ تعالیٰ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ت جو کوئی چاہتا ہو
دنیا کی کھیتی اوسکو دین ہم کچھ اوسمین سے ف اسمین دلیل ہی جو کوئی غیر کی طرف سے حج کرتا ہی اس
حج نہین واقع ہوتا یا جو کوئی وضو آرائش اور ٹھنڈک کی لئی کرتا ہی تعلیم کی لئی نہین تاہم صحیح یہ ہی کہ
حاجی کی لئی اور وضو نماز کی لئی ہو جاتا ہی لیکن ثواب نہین پاتا کتاب الصلوٰۃ

قوله تعالى يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ ف اس سی معلوم ہوا کہ نیک کام مین جلدی
مستحب ہی جیسی نماز اول وقت پڑہنی قوله تعالى وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ
ت اور ہمنی جان رکہا ہی جو آگی بڑہتی ہین ف اس سے مراد آگی ہونا یا پیچہی صفون
نماز مین ہی اِس سی معلوم ہوا کہ صف اول کو فضیلت ہی نماز مین اور سپاہی لڑائی مین صف اول
کو فضیلت ہی قوله تعالى وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَوٰةِ ت اور حکم کر اپنی گہر
والونکو نماز کا ف اس سے معلوم ہوا کہ آدمی پر واجب ہی کہ اپنی اہل کو یعنی زوجہ اور لڑکی
اور لونڈی و غلام کو حکم کری تقوی اور طاعت کا خصوصا نماز کی لئی اور عمر بن خطابؓ
جب آپ جاگتی تہی اپنی گہر والونکو نماز کی لئی جگاتی تہی قوله تعالى إِنَّ أَكْرَمَكُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ ت مقرر اللہ کی ہان اوسیکو عزت ہی جسکو بڑا ادب ف
اس سی معلوم ہوا کہ عادل پرہیزگار کو تقدم ہی امامت کا غیر پرہیزگار عالی نسب سے

کتاب الیمین

قوله تعالى يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ
حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ت لوگو کہاو زمین کی
چیزون مین سی جو حلال ہی ستہرا اور نہ چلو قدمون پر شیطان کی ف اس سی معلوم ہوا کہ
کہ جو کوئی اپنی اوپر کہانا اور کپڑا حرام کری تو بیہودہ ہے اوس پر حرام نہین ہوتا اور خطوات
الشیطان سے بعضون نی کہا ہی کہ گناہونکی نذر کرنی مراد ہی قوله تعالى يَا أَيُّهَا
النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ت اے نبی تو کیون حرام کرتا ہے جو حلال کیا
اللہ نی تجہپر ف حضرت نے ماریہ قبطیہ کو حرام کیا تہا اس لئی یہ حکم آیا اس سی معلوم ہوا
کہ جو کوئی اپنی پر لونڈی یا کہانا یا زوجہ حرام کری تو حرام نہین ہوتی اوسکو کفارہ قسم کا
لازم ہے

کتاب الاشربه

قوله تعالى يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ و

ف جلدی کرنی بیچ نیکیون

والمیسر قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس ف یعنی جوئے میں حکم شراب کا ہے اور جوئے
کا تو کہہ ان میں گناہ بڑا ہے اور فائدہ بھی ہیں لوگوں کو ف اس سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ شراب سے
دوا کرنی مباح ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جو اطبا شراب کے منافع کے قائل ہیں سو قبل حرمت کے تھا اب بعد حرمت کے
کوئی نفع اسمیں نہیں ہے کیونکہ اللہ خالق ہے اوس نے سب منافع کو سلب کر لیا اس سے معلوم ہوا کہ شراب سے
دوا کرنی منع ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام چیزوں میں اللہ نے میری امت کی شفا نہیں رکھی
کی المنفقات قولہ تعالیٰ وامنہم من خوف ف اور امن دیا ان کو ڈر سے
ف کہا بعض صاحب غرائب التفسیر نے کہ قریش کو امن ہے اس بات کا کہ سوا ان کے اور میں خلافت کی
اسی سبب سے کہ امام قریش میں سے ہیں قولہ تعالیٰ لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء
ف نہ پکڑیں مسلمان کافروں کو دوست ف اس سے معلوم ہوا کہ کافر سے دوستی کرنا حرام ہے مگر بضرورت
جیسے خوف ہو یا کچھ حاجت ہو اور دوستی کی تحت میں سلام اور تعظیم اور دعا خیر اور توقیر داخل ہے
بہر حال تمام حمد خداوند اکرم کی ہے کہ ہمکو اپنے اولیا میں اور بچایا تو ہمکو دوستی اپنے دشمنوں کی سے اور درود
اوپر رسول مقبول اور آل رسول کے صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہزار شکر خدا کا کہ فقیر بے بضاعت ہیچ کارہ
عبد العلی نامی نے باستصواب شمس العلما تاج الفضلا زمخشری کشاف مدارک جلال اکلیل معارف ہیچ مدار
بحر العلوم مولانا سید انور علی صاحب لا زالت شموس مجدہم ساطعہ کی تفسیر آیات احکام کی اردو زبان میں
واسطے نفع عام اور فائدہ تام کے کتابوں معتبر سے مثل تفسیر احمدی اور تفسیر حسینی اور بیضاوی اور عزیزی
اور زاہدی اور نیشاپوری اور اکلیل اور معالم التنزیل اور مدارک اور موضح القرآن اور کشاف اور ہدایہ
اور شرح وقایہ اور شرح مشکوۃ سید الشریف اور جامع الرموز اور غرائب التفسیر اور رسوم اور کتابوں سے
بکمال احتیاط اور تدبیر کثیر کی نکال کر اثنا اختصار میں تالیف کیا اور التزام یہ کیا کہ جو مسئلہ صریح آیت قرآن
یا باشارہ ثابت ہوا یا بدلالۃ النص نکلا اوس کو ساتھ اس کے معنی کے متقدمین مفسرین کا جو بہی اسمیں مندرج ہو اور اسکو

ترتیب اس نقشہ کی موافق کتب فقہ کی مقرر کی تاکہ ہر شخص جس مسئلہ کی تحقیق قرآن سے چاہے اوسکی آیتکی ذیل میں نکالے مثلاً نماز کی مسئلہ کتاب الصلوۃ میں اور زکوۃ کی مسئلہ کتاب الزکوۃ میں دیکھے اور اگر کسی مسئلہ پر شک معلوم ہو تو اوسکی اصل کیطرف رجوع کرے بعد اوسکی اگر پھر بھی غیر مطابق پاوے اصلاح کردے کہ بشر بھول چوک سے خالی نہیں اور مولف کے حق میں اور جو اسکا بانی ہے دعا خیر اور برکت کی کرے کیونکہ ایسی مسائل عجیب اور غریب کہ سب مستخرج قرآن سے ہوں سلف سے آج تک اردو زبان میں نہ تھا اس آسانی ترتیب اور سہولت بیان کی تصنیف اور تالیف نہیں ہوئی اسی لیے نہایت رغبت اور بڑے اہتمام و سعی سے تحصیل ہوئے آب چشمہ مروت وصفا سرو ازرد اوراق الفت وہوا سعید ازلی شیخ حبیب علی نے سلمہ اللہ تعالیٰ اس تفسیر کو سنہ ۱۲۶۲ میں چھاپا

قطعہ تاریخ از جناب مولوی سید انور علی صاحب مدظلہ العالی

خلنا عبد العلی المولوی	جاء بالتفسیر عندی و اکمل
بارتجال قلت فی تاریخه	فسرت آیات احکام مجمل

۱۲۶۲

قطعہ تاریخ از مولوی حافظ عبد العلی صاحب دام ظلہ العالی

حبیب علی نے جو چھاپا اسے	پسندیدۂ اہل اسلام ہے
کہا ہاتف غیب نے برمحل	یہ تفسیر آیات احکام ہے

۱۲۶۲

قطعہ تاریخ از شیخ عبد الرحمن صاحب متخلص باحسن سلمہ اللہ تعالیٰ

نسخۂ ارجمند طبع نمود	چو حبیب علی محمد زمن
وقت طبعش بے حساب جمل	خواند تفسیر مستطاب احسن

۱۲۶۲

قطعہ تاریخ از شیخ کرم علی صاحب متخلص باظہر سلمہ اللہ تعالیٰ

چون بعہد خسرو امجد علی در لکھنؤ	این کتاب مستطاب و دلکشا گردید طبع
خامۂ اظہر پی تاریخ طبعش زد رقم	خوش شود تاریخ آن * تفسیر سید مطبوع طبع

تمت

۱۲۶۲ ۱۲۶۲ ۱۲۶۲

صحت نامہ اغلاط تفسیر آیات الاحکام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۵	ہی	ہین
۳	۱۰	یہ	کر یہ
۴	۱۰	کمان	کمان و
〃	〃	یا	×
〃	۱۲	برابر عرش کی کرسی جیسی کہ برابر	برائی عرش کی کرسی جیسی برائی
۶	۸	لفظ جو سین سے آخر سطر تک	×
〃	۱۲	نزدیکی	نزدیک
۷	۹	اعتقا	اعتقاد
۸	۸	بزدوی	بزدوی
۹	۱	واستغفرُ	واستغفرِ
〃	۱۱	مستفید	مستفاد
〃	۱۹	کہ ہمارا	ہمارا
۱۰	۵	ہین	ہے
〃	۱۵	احادیث	احادیث احا
۱۱	۱۷	یہ	یہ کہ
۱۲	۱۷	کی	سی
〃	۱۸	کی	سی
۱۳	۲	دکہا	دکہائی
۱۴	۵	بعضی	بعضون
۱۵	۱۲	شفاعۃ	شفاعۃُ
〃	۱۵	یعرفون	یعرفون
۱۷	۴	نذر	نذر
〃	۱۱	نجاب	نجات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸	۱۵	ہونا	ہوگا
〃	۱۶	بجہالۃ	بجہالۃ
۲۱	۶	وہ دہین	سی وہ
〃	۷	گیا	×
۲۲	۱۷	دہاگ	دہاک
〃	۱۸	ہاتہو	ہاتہون
۲۳	۱۰	اوز	اور
۲۶	۵	فسرما	فرمایا
۲۷	۵	سی پیٹ	کی پیٹھ
〃	۱۹	باعوز	باعور
۲۸	۱۴	عضوہ	غزوہ
۲۹	۷	ہوتا	ہونا
۳۰	۶	تقضیل	تفصیل
〃	۱۳	وجہو	وجہون
۳۱	۵	وَلوا	وَلَّوا
〃	〃	قومنا	قومنا
〃	۱۲	سیجہاتی	سمجہاتی
〃	〃	الحق	الحق
[illegible]	۱	ہو	ابو
〃	۸	مخصون	مخصوص
۳۳	۱	ہونا آفتابکا	ہونیکا آفتاب کے
〃	۵	سیجہا	سمجہنا
〃	۸	برواج بکثرتی	رواج اور کثرت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳	۹	کی اور راگ اور بازی	اور راگ اور بازی
〃	۱۴	جہوٹ	جہوٹیکا
〃	۱۵	کی رواج ہوئی	کا رواج ہونا
۳۴	۲	وقت اونکا نکلنا	وقتین اونکی نکلنے کا
۳۵	۴	اسلام	وسلم
۳۶	۲۰	سلم	سلمہ
〃	۱۱	توضعًا	تو ضعًا
۳۷	۴	لمہ	للہ
۳۹	۷	دربیش	در پیش ہوی
۴۲	۲	لمار	مار
〃	۴	اور	اور ساقی کے [illegible]
〃	۵	اور	[illegible]
〃	۸	اور اون چیزون پر درست نہین کہ جو کہان سے پیدا ہون جیسی عقیق اور مروارید اور پکہراج وغیرہ	×
〃	۹	کہائین کہولا ہوا	کہلایا گیا ہو
۴۳	۵	دحداد	وحداح
〃	۱۰	فرتین	فراتین
〃	۱۴	کرزہ	نوزہ
〃	۱۶	موئودہ	موءدہ
۴۴	۴	اللہم جنبا	اللہم جنبنا
〃	۱۰	تسم	تسمیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۵	۹	ولاعوج	ولا تنی الاعوج
〃	۱۳	بالنی	بالنبی سی
۱۴۶	۱۰	ضرور بہو	ضرور ہو
۱۴۷	۹	معاذ	معاذ
〃	۱۲	ہونا	ہونا اور جب
۱۴۸	۸	الله	لله
〃	۹	وابن	وابن
۱۴۹	۵	شدید	ان اللہ شدید
〃	۱۲	اور غنیمت	اور غنیمت تقسیم کی حکم ہین
〃	۱۳	ہی جو	ہی جسی جو
۱۵۰	۴	کہین	ہین
〃	۵	کہین جیس سی خفا	وہان کہین جسکا حکم
〃	۷	سنحب	مستحب
۱۵۱	۶	بابری	برابری
〃	۹	عند	عن
〃	۹	جو	×
۱۵۲	۱	ارتداد یا	حالت ارتداد اور کفر میں
〃	۷	چہرا	چہرہ
۱۵۳	۵	تصدق	تصدق
〃	۱۰	فاسد	الفاسد
۱۵۴	۶	الذین	الذی
〃	۱۰	بی تو	بہی
〃	〃	سودا	سود
〃	۱۱	بہری	ہر کری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۴	۱۹	معلوم کہ	معلوم ہوا کہ
۱۵۵	۲	چاول	چاول اور اسکی مثل
〃	〃	کیونکہ	کیونکہ وحدت
〃	۵	لاتظلمون	لاتظلمون ولا تظلمون
〃	۱۳	حکم	ظلم
〃	۱۹	جھکا	جھکا تھا
۱۵۶	۸	یضل	تضل
〃	۱۳	فسوق	فسوق
۱۵۷	۵	سمن	ثمن
〃	۷	کتابۃ	کتابت
〃	۱۷	نہین	نہو
۱۵۸	۳	نہاد ہین	[illegible]
〃	۹	ولا تسامو	ولا تسامو
		ان تکتبوہ	ان تکتبوہ
〃	۱۰	کیونکہ	کیونکہ کی ... [illegible]
۱۵۹	۳	گواہی	گواہی سے
〃	۴	نہین ہی	نہین ہین
〃	۷	رضی ہی	مرضی ہون
〃	۸	دوسرسی	دوسری
〃	۱۶	فقط	حفظ
۱۶۰	۱	بغیر	بعیر
〃	۵	پکانی	پکارنی
〃	۱۱	مخطوط	مخطوط کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۰	۱۴	کم کیا	×
〃	۱۷	علی اللہ	للہ
〃	۱۹	غیر اوسکی	مثل اسکی
〃	〃	یملک	یملک
۱۶۱	۱۱	فیقسمان	فیقسمان
〃	۱۴	اولیان	اولیان
〃	۱۵	الضالین	الظالمین
۱۶۲	۱۵	ہی اکر	ہی اور اکر
۱۶۳	۸	کی ہی	کرتا ہی
〃	۱۰	جرح	جرح
۱۶۴	۱	ایمانہ	ایمانہ
〃	۹	اموالکم	اموالکم
〃	۱۸	بلغو	بلغوا
۱۶۵	۵	محفوظ	مخطوط
〃	۱۰	بابتین	تین باتین
〃	۱۹	اصلی	اصلی ہو
۱۶۶	۲	ذلو	ذلوا
〃	۱۷	للہ	للہ
〃	۱۸	الخنزیر	الخنزیر
〃	〃	اجل	اھل
۱۶۷	۲	نہ بیچکی	نہ بیچکی
〃	۵	کر	کرسکے
〃	۸	محصن	خاص
〃	۱۰	سوا	سود